

ترجمہ ناول

الایس

(بقیہ ناول ارنسٹ مارٹورس)

مصنف

رائٹ انریبل لارڈ لٹن

ج

رسالہ اودھ ریویو لکھنؤ

من ابتدا سے جولائی ۱۸۹۵ء لغایت اکتوبر ۱۸۹۵ء

شائع ہوا تھا

شائقین کی خواہش سے

دوسری بار

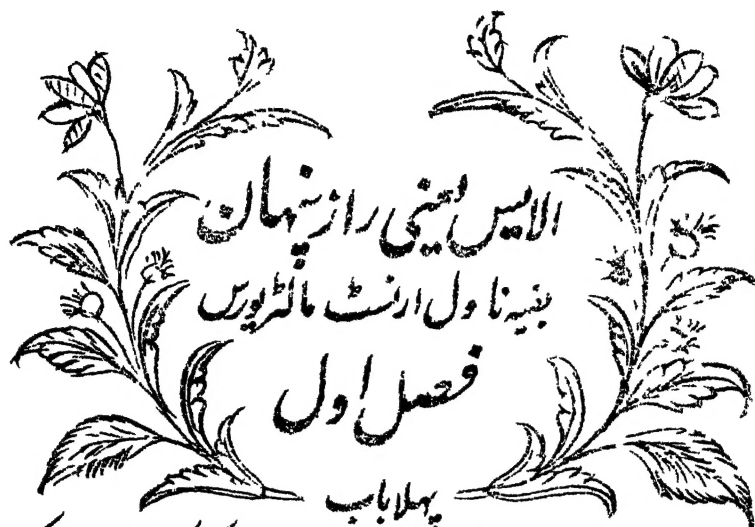
مطبع فشی نوکلٹر لکھنؤ میں چھپا

۱۸۹۶ء

تمام حقوق محفوظ ہیں

قیمت

ناول



اوائل ماہ اپریل کی ایک شام کو دو لیڈیان ڈیون شائر کے ایک مکان میں کھلی ہوئی  
انہیں صاب خانہ دوسری لیڈی سے کم سن معلوم ہوتی تھی اور اگرچہ اسکی عمر تیس  
چوبیس سے تجاوز تھی مگر اسکے بشرے سے یتیم نظر ہوتا تھا کہ ستائیس یا اٹھائیس برس  
زیادہ ہوگی۔ اسکا بدن نہایت ہی نازک اور سڈول تھا۔ ہر چند اسکے چہرے سے  
اُداسی اور مایوسی ٹپک رہی تھی لیکن وہ ہلاکی و لغزب اور دلکش نظر آتی تھی۔  
دوسری عورت جو اس عورت کی چھان تھی اگرچہ عمر میں شتر برس سے زیادہ ہوگی لیکن  
خندہ پیشانی اور زندہ دل تھی۔

صاحب خانہ۔ میری پیارے سنرلیلی پرچ ہو۔ میری ہی خطا تھی کہ میں یہاں آئی۔ مجھ کو  
سقدرخ و غرضی نہ چاہیے۔

سنرلیلی۔ پیاری سن۔ پترخ و غرضی صادق نہیں آسکتی۔ تم نے موت اور جہل کی پابندی کیا  
بلکہ وقت کا خیال رکھا۔ تم نے جو کچھ کیا بت اچھا کیا۔ اس عمر میں اور کیا اُمید ہوتی تھی

تھے جاہ و منصب سے روگردانی کی اور گو تمھاری عمر کی لڑکیاں ان خیالی ڈھکوسلوں میں بچھنس جاتی ہیں لیکن شاباش تھے سب سے کنارہ کشی کی اور خلق اللہ کی فاء ہرسانی میں مصروف ہوئیں گو یہ قصہ بالکل جھوٹا اور متبذل ہو لیکن تھے غریبوں اور ناتوانوں کی استفادہ اعانت کی ہر کہ تمکو اجر عظیم حاصل ہوگا۔ تھے یہ بھی اچھا کیا کہ اپنی ایولن کو اپنی ہی نیک عادتوں سکھا دیں اور عیسائی صفات سے متصف کر دیا۔

اس بوڑھی عورت نے نہایت سرگرمی سے گفتگو کی اور اسکی آنکھوں میں آنسو ڈھبایا۔ صاحب خانہ نے اپنا ہاتھ مسرسل کی کے ہاتھ میں ڈال دیا اور اس طرح مہکلام ہوئی۔

صاحب خانہ۔ (ایک رنج آلودہ قسم سے)۔ یہ آپ میری قدر افزائی فرماتی ہیں ورنہ مجھے یاد ہو کہ جب آپ نے مجھ غریب لاوارث کو اپنے سایہ عاطفت میں جگہ دی تھی تو میں کیا تھی۔ جیسا آپ فرماتی ہیں اب ایولن کا وہ زمانہ قریب آگیا ہے جب وہ لارڈ وارگریف کے قبول یا انکار کی لگیں میں دیکھتی ہوں کہ اس قصہ میں لارڈ وارگریف کے سوا اور کون ہو جسکو وہ پسند کرنے لگی۔ بہر حال مجھے ایولن کی خوشی اور راحت مد نظر ہو۔

مسرسل۔ یہ سچ ہو لیکن میری سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا صلاح دون تمھارے شوہر کی تو پر رضی تھی کہ اگر لارڈ وارگریف ایولن کی محبت کے قابل ہوں تو انھیں سے ایولن کی شادی ہو مگر میں سننتی ہوں کہ لارڈ وارگریف بڑے چالاک و ظاہر اور بیوقوف شخص ہیں پس ایسی صورت میں کیا کرنا چاہیے۔ میرے خیال میں یہ معاملہ ایولن ہی کی رہے پر چھوڑ دینا مناسب ہوگا۔

لیڈی، وارگریف۔ آپ کا خیال صحیح ہے جب لارڈ وارگریف مریوم بستر مرگ پر بڑے بوجھ سے تھے تو انھوں نے لیلی کے ہلانے کے قبل مجھے فرمایا تھا کہ اگر ایولن لیلی فرس شادی کرنا نہ چاہے تو اسکا فیصلہ آپ کی مرضی پر چھوڑتا ہوں۔ لیکن میری خواہش یہی ہو کہ لیلی اسی تعلیم دی جائے کہ وہ لیلی کو اپنا آئندہ شوہر تصور کرے۔ میرے متوفی شوہر کے کاغذات

میں میرے نام ایک خط بھی نکلا تھا جس کا یہی مطلب تھا۔ ہاے بیچارے کیسے نیک تھے۔  
کاش انکی شادی کسی ایسی عورت سے ہوئی ہوتی جو انکی محبت کی مستحق ہوتی!۔ لیکن اب  
افسوس کرنے سے کیا فائدہ۔

مسٹر سلسلی۔ بیشک افسوس بیکار ہو کیونکہ تھیں ایک دوسرے قسم کا رنج بھی گھیرے ہوئے  
ہو اور میں سمجھتی ہوں کہ ابھی تک وہ اپنا ابتدائی رنج نہیں بھولا ہو۔

اس وقت سامنے کے سبزے پر خیف تاریکی چھائی ہوئی تھی اور میں ایولن گھانٹ  
اچھلتی کودتی لیڈی وارگریف اور مسٹر سلسلی کے سامنے آکر کھڑی ہوئی۔

ایولن۔ مسٹر سلسلی دیکھئے کیسا سہانا وقت ہو۔ آپ اندر کیونکر بیٹھی ہیں۔ باہر آئیے۔  
اور آمان جان۔ تم تو کتنی تھیں کہ اگر منجھ نہ برسا تو تیرے ساتھ چلوں گی۔ اب چلتی کیون نہیں  
مہندی کے پھولے ہوئے درختوں سے کیسی بھینی بھینی خوشبو آرہی ہو۔

مسٹر سلسلی۔ (ہنس کر)۔ پیاری ایولن۔ میں تمھاری طرح جوان نہیں ہوں۔  
ایولن۔ لیکن جب آپ کا مزاج اچھا رہتا ہو تو آپ بھی میری طرح ہشاش بشاش رہتی ہیں  
اور یہ ممکن نہیں کہ کوئی آدمی ایسے موسم میں ہشاش بشاش نہ رہے۔

مسٹر سلسلی اور لیڈی وارگریف دونوں اس حسینہ کی طرف محبت آمیز نگاہوں سے  
دیکھنے لگیں لیکن لیڈی وارگریف کو کوئی بات ایسی یاد آئی کہ وہ ایولن کو دیکھ کر سرد آہیں  
بھرنے لگی۔

درد پہلو میں اٹھا آنکھوں میں آنسو بھر کے

بیٹھے بیٹھے ہمیں کیا جانے کیا آیا د آیا

### دوسرا باب

تھوڑی دیر میں تاریکی چھا گئی اور دروازے کی کھڑکیاں بند کر لی گئیں۔ مسٹر سلسلی  
خاموش باجے کے قریب بھی ہوئی تھیں۔ لیڈی وارگریف ایک کتاب کے مطالعہ میں



مصروف تھیں اور ایولن کتابوں اور باجہ کا ایک پارسل جو لندن سے آیا تھا انکو ملکر دیکھ رہی تھی۔

ایولن۔ ابا ابا۔ اماں جان۔ یہ دیکھو کیسی اچھی نظم کی کتاب ہو۔ یہ ویسی ہوتی ہی تم دیکھا کرتی تھیں۔

ایولن نے یہ کتاب لاکر لیڈی وارگریف کو دیکھائی۔ لیڈی وارگریف نے اپنے ہاتھ میں لے لی اور دیکھ کر کہا۔ پیاری ایولن! تعجب ہو کہ مجھکو تمھاری طرح پڑھنے کا شوق نہیں ہے لیکن جب میں اس شخص کی تصنیف پڑھتی ہوں تو مسخرت متاثر ہو جاتی ہوں۔

ایولن۔ اماں جان۔ اب بھی تو وہی کتاب پڑھ رہی ہو۔ لیکن تم کی کتاب میں نہ پڑھا کرتا میں دیکھتی ہوں کہ اسکی تصنیفات ہرگز ہمیشہ اس قدر جتنی نہیں۔

لیڈی۔ ان خیالات میں کوئی بات ایسی ہو جو میرے دل میں تیرے حلوہ نہ لگا سکے کتنی ہر جہاں بھی میں یہ کتاب پڑھتی ہوں تو مجھے ایسا یاد آتا ہے کہ میرا ایک مہربان دوست مجھے بتاتا کہ وہ اس کتاب کو پڑھا کر رہا ہے۔

سنسزلسلی۔ پیاری ایولن! تمھیں کسکی تصنیف سب سے زیادہ پسند آتی ہے۔  
ایولن۔ مالٹریورس کی۔ اور اماں جان بھی اسکی تصنیف اس قدر پسند کرتی ہیں۔  
سنسزلسلی غضب کا کھنے والا ہو۔ بیٹی! تمکو ایسی کتابیں نہ پڑھنا چاہئیں۔ اب تم جوان اور خود تمھارے جوش اور جذبات کیا کم ہیں کہ کتابوں میں تلاش کرو۔

ایولن۔ اسکی کتابوں میں صرف جوش اور جذبات ہی نہیں ہیں بلکہ وہ ایسے سادہ طور پر بیان کی گئی ہیں کہ پڑھتے ہوئے جی نہیں اکتاتا۔

لیڈی وارگریف۔ کبھی آپ کو اس سے ملنے کا بھی اتفاق ہوا ہو۔  
سنسزلسلی۔ ہاں میں ایک مرتبہ ملی تھی۔ اسوقت وہ بہت کم سن تھا۔ اسکا باپ ایک قریب کے قصبہ میں رہتا تھا اور ہم دونوں ایک دیہاتی مکان میں ملے تھے۔ خود مالٹریورس کا

علاقہ میری ہوئی کہ مکان بنی — کے قریب ہو لیکن اسکی کچھ پروا نہیں ہو اور بیٹھ  
وہ دن سے غائب ہو۔

ایولن کیا اب اُسے تالیف اور تصنیف چھوڑ دی میں نے سبکی کتابوں پر اس قدر  
 ذرا غصہ ہوا کہ کتب خانہ سبکی سیکڑوں غولین از بر باد ہیں۔

مستمر مسلسل میری بیاری۔ میں نے سنا ہو کہ اب آیت دینا ہے بالکل کسنا رکھتی  
اختیار کر لی ہو اور عموماً مشرق تک پہنچا ہو۔ سننے کے لیے کہیں لایا ہو۔ اس کی تادی  
ہونے والی تھی۔ وہ مگر گئی۔ اس کی مرگ نے، سیر کچھ ایسا انرا کیا کہ وہ پھر لگا "آری کو تو پڑ گیا  
اس کا حال ناز و ناگہایت کو محسوس ہو۔

ایولین۔ - واگر بیت کا ذکر کرو۔ - میں ان باتوں کا خیال کم رہتا ہے  
مسٹر لیسلی۔ - ایولین کے چہرے کو غور سے دیکھ کر۔ - یہ تو بڑے سنمائی بات ہی تم ہوگی  
اسکو تمہارا بھی خیال نہیں ہے۔

ایولن آہستہ سے بڑبڑائی لیکن اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ غصہ بڑھ گیا۔ اس نے  
پاؤں بجانا شروع کیا اور اس سوز چھانڈے کے لکڑی کے ٹکڑے کو لے کر اس کی ایک طرف سے  
آنسو ٹپک رہے اور وہ دوسری طرف سے ہنسنے لگی۔

حب ابولسن اپنا راکھ ختم کر چکی تو اپنی ماں کے قریب آئی۔ اس کے روتا ہوا دیکھ کر اپنی ماں نے اس کے گھٹے میں دالین اور ستوا رہو۔۔۔ نیکو راستہ خیال نہ کر کہ دیا۔ لیٹے ہی وار گریں سننے ازل سن کو دے ماکین دین اور تیون، پی این غور کا ہوا۔ کایہ، رہی۔

اولیٰ موسم بہار میں ایک روز نور کے ٹکے سمین ایلین بننے پر دو درجہ ہی قحی  
مکان کے دروازے ابھی بند تھے لیڈی واگریت جو عموماً علی الصباح آنکھ کرتی تھیں  
ابھی تک سو رہی تھیں۔ ایلین نے کھڑکی کی طرف نظر ڈالی اور یہ دیکھا کہ اس وقت کوئی ساتھی

نہیں ہو اپنے گئے۔ سلطان کو ہمراہ لیا اور دریا کی طرف چلی۔ سوقت دریا  
ستانہ دار موج زنی کر رہا تھا کہیں کہیں ماہیگیر اپنی اپنی کشتیوں پر نظر آتے تھے۔ باقی  
شناٹا ہی ستاٹا تھا۔

جب آفتاب اچھی طرح نکل آیا تو ایولن وہاں سے واپس آئی اور چاشت کے  
وقت اپنی ماں اور سسر سلسلی سے ملی۔ کھانا کھانے کے بعد اسے پھر اپنے گئے کو ہمراہ لیا  
اور اپنے مکان کے عقب کا دروازہ کھول کر گائون کے اس قبرستان کی سڑک پر پہنچی  
جہاں سے بوڑھے پادری کے مکان کا راستہ تھا۔ قبرستان چاروں طرف سے  
گھرا ہوا تھا اور اُسکے گرد سدھار درختوں کا ایک جھنڈ لگا تھا۔ وہاں سوا ایک چھوٹے  
اور بوسیدہ گرجا اور پادری کے مکان کے اور کوئی عمارت نہ تھی۔ وسط میں ایک  
نشستگاہ کے سامنے ایک قبر تھی جسکے گرد لکڑی کا کٹھن لگا ہوا تھا جسوقت کم سن ایولن  
اس مقام سے گری ایک دستاں ایک درخت کے نیچے نظر پڑا۔ اُسے اُسکو اٹھایا  
یہ اسکی ماں کا دستاں تھا جسکی علیحدگی طبیعت اور افسردگی اُسکو یاد آگئی اس عرصہ میں وہ  
قبرستان کو طے کر چکی تھی اور پادری کی یو قیادوسی عمارت کے سامنے پہنچ گئی تھی پادری  
آبے صاحب اپنے باغ میں بیٹھے ہوئے باغبانی کر رہے تھے لیکن ایولن کو دیکھ کر  
اٹھ کھڑے ہوئے اور نہایت ہی خندہ پیشانی اور تپاک سے ملنے کو بڑھے۔

پادری۔ اچھا تم اپنا روزانہ سبق پڑھنے آئی ہو۔  
ایولن۔ جی ہاں۔ لیکن اگر آپ چاہیں تو میں انتظار کر سکتی ہوں۔  
پادری۔ نہیں بیٹی مجھے کوئی کام نہیں ہو۔ اور آج تو تمکو زیادہ سبق پڑھانا ہوگا  
کیونکہ میں گل جانے والا ہوں اور پھر کئی روز بعد اُنکا۔  
ایولن۔ جی نہیں۔ آپ ہمیں اور زبرد گرین۔ چھوڑ کر کہاں جائیگی۔  
پادری۔ پیاری ایولن۔ جانا تو نہایت ضروری ہو۔ کیونکہ یہاں ایک نئے

پادری صاحب آنے والے ہیں۔ ”وے متہ“ میں ٹھہرے ہوئے ہیں اور جھکوا بلایا ہوا  
پس میں تمکو چھٹیوں کے لیے سبق دے جاؤں گا۔  
جب دل محبت سے معمور ہوتا ہو تو آنسو جلد نکلتے ہیں چنانچہ ایولن کے بھی آنسو ٹپک گئے  
اور وہ نہایت رنج و غم سے پادری کو چپٹ لگی اور کہنے لگی کہ ”اُکو لکھ بھیجے آپ خود  
نہ جانیے۔“

یہ بوڑھا پادری جولا ولد اور ناکتھا تھا اپنی حسین شاگرد کی محبت سے نا آشنا نہ تھا  
اور یا تو آج صبح خود اسکی طبیعت خلاف معمول افسردہ تھی یا ایولن کا دل پڑھنے کی طرف  
مائل نہ ہوتا تھا کیلئے کہ اسنے استاد کی تعلیم سے بہت کم فائدہ اٹھایا۔ لیکن اسین ٹیک نہیں  
کہ پادری بڑا لائق اور زبردست معلم تھا اور ایولن نے اسکی عالمانہ نصیحتوں اور تعلیم سے  
اعلیٰ درجہ کی قابلیت اور تہذیب حاصل کی تھی۔

یہ دیکھ کر کہ آج ایولن کی طبیعت پڑھنے میں نہیں لگتی پادری اُسکو اپنے ہمراہ  
بلوغ میں لایا۔

ایولن۔ آپ اطمینان رکھیں جب آپ چلے جائیں گے تو میں آپ کے بلوغ کی بہت اچھی طرح  
حفاظت کروں گی۔ اور جہن آپ واپس آئیں اُس سے جھکوا اطلاع دیجیے گا۔ اور اپنے  
جانے کے قبل مجھے سمجھاتے جانیے کہ میری آمان جان مجھے کیونکر خوش رہیں۔

جسوقت ایولن نے یہ آخری فقرہ کہا اسکی زبان میں لکنت آگئی اور پادری صاحب نے  
منجھب اور موثر ہو کر دریافت کیا۔

پادری۔ میری پیاری ایولن۔ تم یہ کیا کہتی ہو۔ کیا تمھاری ماں تمکو نہیں چاہتیں۔  
ایولن۔ وہ جھکوا اتنا نہیں چاہتیں جتنا میں اُکو چاہتی ہوں۔ یہ میں جانتی ہوں کہ وہ بڑی  
خلیق اور مہربان ہیں اور وہ سب پر مہربان ہیں وہ مجھ پر دوسرے نہیں کرتے کیونکہ اُکو کوئی  
ایسا رنج و انگیزہ نہ تھا کہ اُنھوں نے آج تک مجھے نہیں بتایا کہ میں اُکو قتل اور دلاسا دیتی

وہ اپنا ابتدائی ڈاکر بھی نہیں کرتین اور مجھے تو گفتگو بھی چھوڑ دی ہو۔ معلوم نہیں وہ کیوں اپنی پہلی شادی اور میرے والد کا ذکر کرنے سے سخت پرہیز کرتی ہیں اور جب میں انھیں گزشتہ باتوں کا ذکر کرنے کے لیے آمادہ کرتی ہوں تو کئی کئی ہفتے مجھے بات نہیں کرتیں۔ میری بھجوریں دراز مطلق ہیں۔ نام کیا میں اب بھی اتنی بڑی نہیں ہوئی کہ وہ مجھے اپنا راز کہہ سکیں۔ ایولن نے کانپتے ہوئے اور جلدی جلدی تقریر کی۔ پادری آبرے نے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور تھوڑی دیر ٹھہر کر پیاری ایولن۔ یہ پہلی ہی مرتبہ ہو کہ مجھے ایسی تقریر کی ہو لیکن اس امر کے دریافت کرنے کا تاکہ کیونکر شوق پیدا ہوا؟

ایولن۔ پادری صاحب۔ یہ تو صحیح ہو کہ میں نے کبھی پہلے آپ سے ایسا ذکر نہیں کیا مجھے۔ مگر میں نے یہ سچ آلود خیال دانگیر رہتا ہو کہ میں آمان جان کو اس قدر تو چاہتی ہوں لیکن وہ میری خوش نہیں ہیں۔ اور ان دنوں اسٹرلی میرے مکان میں ٹھہری ہوئی ہیں۔ میں نے کبھی ان کو یہ کہہ دیا کہ وہ میری نسبت اس نے زیادہ اعتبار کے ساتھ گفتگو کرتی ہیں اور جب میں اتفاقاً ان سے پاس پہنچ جاتی ہوں تو وہ چپ ہو جاتی ہیں گویا میں ان کی گفتگو میں شریک ہوں۔ کے قابل نہیں ہوں۔ پادری صاحب۔ آپ انھیں مانے گا میری سب سے بڑی خواہش ہو کہ آمان جان مجھے پیار کریں اور مجھ پر اعتبار کریں

پادری۔ بیٹی۔ تمھارے لیے یہی زیبا ہو کہ تم اپنی مان کو پیار کرتی رہو۔ ایسی ہر مان بے گناہان نصیب ہوتی ہیں۔ تمھاری مان کی پہلی خواہش یہی ہو کہ تم آرام اور راست سے رہو۔ تم چاہتی ہو کہ وہ تیرے بھروسہ کریں لیکن تم ان کیوں اعتناء نہیں کرتیں۔ تم کو چاہیے کہ اس کے نیچے ارادوں کا یقین رکھو اور یہاں کہ وہ اپنا راز اسے کب بتائیں ان کی مرضی پر۔ سننے سمجھو۔ پیاری ایولن ابھی تم بچہ ہو اور طبیعتیں غمزہ دہن وہ تمھارے دل کو جھونکے گی۔ تمھاری صورت نہیں دیکھی اپنی اندوہناک حکایتیں سننا کہ رنجیدہ کرنا نہیں چاہتیں یہ میں تم کو بتائے دیتا ہوں اور جسکو خود لیڈی وار گرین بھی چھپانا نہیں چاہتیں۔ بیشبہ ابتدا میں

بہت سی ایسی مشکلیں لاحق ہوئی ہیں جنسے تم نے اپنی خوش قسمتی کے باعث چھٹکارا پایا ہو وہ تمسے اپنے تعلقات ظاہر کرنا نہیں چاہتیں کیونکہ اس دنیا میں انکا کوئی عزیز نہیں رہا ہو اور جب سے تمہارے مردہی اور معاون کے ساتھ انکی شادی ہوئی ہو انہوں نے اپنا یہ اصول مقرر کر لیا ہو کہ اب گزشتہ تعلقات کو نہیں یاد کرتیں۔

ایولن۔ ہاں ہاں۔ پادری صاحب آپ کا خیال صحیح ہو۔ محاف کیجئے گا۔ وہ اب تک میرے اس باپ کو یاد کر کے رو یا کرتی ہیں جبکی صورت دیکھنا میری قسمت میں نہیں لکھا تھا کیون صاحب آپ انہیں نہیں جانتے ہیں۔

پادری۔ کسکو۔

ایولن۔ میرے والد یعنی میری ماں کے پہلے شوہر کو۔

پادری نہیں۔

ایولن۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ میں انکو اسقدر نہیں چاہتی جقدر میں اپنے دوسرے باپ کو چاہتی تھی جواب بہشت میں ہیں۔ بلکہ انکی یاد نہیں بھولتی۔

یہ کہہ کر ایولن خاموش ہو گئی اور سیل اشک اسکی آنکھوں سے روان ہو گیا۔

پادری۔ بیشک اگر تم انکو یاد کرتی ہو تو بہت اچھا کرتی ہو۔ وہ بھی بمنزلہ تمہارے باپ کے تھے لیکن پیاری ایولن۔ اب میری بات سنو۔ اپنی ماں کے خاموش دل کی عزت کرو۔ پڑانی باتیں کھود کھود کر نہ پوچھو بلکہ انکو تسلی اور ڈھارس دیتی رہو جب وقت آئیگا تو وہ اپنے گزشتہ حالات سے خود ہی بیان کر دیگی۔

ایولن۔ اچھا پادری صاحب۔ میں ایسا ہی کرونگی۔ یہ صرف محبت تھی جس سے میں نے اسقدر گستاخی کی۔

پادری۔ مجھے تمہاری بات کا یقین ہے اور اب میں ہر اعتبار رکھوں گا۔ آؤ۔ چلو۔

آنسو پونچھ ڈالو نہیں تو لوگ سمجھیں گے کہ میں بڑا ظالم استاد ہوں۔

وہ دونوں خرامان خرامان قبرستان کی طرف چلے اور لیڈی وارگریٹ کو ایک درخت کے نیچے کھڑا ہوا پایا۔ ایولن اس خیال سے کہ آنسوؤں کی علامت اب تک باقی ہو علاحدہ چلی گئی اور پادری صاحب جو ایولن کی طبیعت سے واقف تھے کہنے لگے ”پیارے ایولن۔ کہو تو میں تمھاری مان سے اپنے جانے کا حال بیان کر آؤں۔ اتنے میں تم غریب بن خوار ڈیمین سے مل آؤ۔ وہ تمکو دیکھنے کے لیے بہت ہی ترستی ہو۔ تھوڑی دیر میں ہم بھی تمھارے پاس آئیے ایولن شکر اگر چھوٹے چھوٹے کی طرف چلی گئی اور پادری آبرے لیڈی وارگریٹ سے آکر ملے حالانکہ ایولن ابھی بالکل کم سن تھی ”ڈیمین“ کے چھوٹے کو جاتے وقت راستہ بھر سوچتی رہی اور اسے قصہ کر لیا کہ میں آئندہ سے اپنی مہربان مان کو تسلی دینے میں کئی دقیقہ نہ اٹھا رکھوں گی وہ تھوڑی دیر میں بوڑھی پنشنوار کے چھوٹے میں پہنچ گئی اور اس کے تھوڑے عرصہ کے بعد لیڈی وارگریٹ بھی نظر آئیں ”ڈیمین“۔ انکو دیکھ کر بہت خوش ہوئی اور بڑی دیر تک اپنی لچھیدار تھریسٹنیا کی

### چوتھا باب

پادری آبرے صاحب تشریف لے گئے اور ایولن کا سبق اُنکے آنے تک ملتوی نہ اُنکی روانگی کے کئی روز بعد مسٹر سلی لیڈی وارگریٹ سے ملین اور انین اس طرح مکالمہ ہوا۔  
مسٹر سلی۔ میری پیاری۔ میں تمہیں ایک خوشخبری سنانے آئی ہوں اور وہ یہ کہ میری لڑکی مسٹر ٹرن اپنی ساس سے ملنے کارنوال گئی ہو۔ اُس نے لکھا ہو کہ میں اپنے مکان واقع بی۔ شار کو نوٹے وقت تم سب لوگوں سے ملو گی۔

لیڈی وارگریٹ۔ وہ اپنی آنٹی یا اُنکے شوہر بھی آئیے۔

مسٹر سلی۔ مسٹر ٹرن تو نہیں آئیے۔ البتہ اُنکی لڑکی کیرولائین ساتھ ہوگی۔ یہ بڑی خوبصورت اور ذہین لڑکی ہو۔ دیکھنا۔ ایولن کس قدر خوش ہوئی ہو مگر اس خوشخبری کے ساتھ ایک بات اور بھی ہو وہ یہ کہ میں بھی اُس کے ہمراہ جاؤ گی اور وہ اسی غرض سے یہاں آتی ہو کہ کچھ اپنے ساتھ

یہاں۔

لیڈی وارگریٹ نے اپنے معمولی اخلاق سے سنسٹرن کی آمد پر خوشی ظاہر کی مگر انکو اس بات کا رنج تھا کہ سنسٹرنی خلافت اُمید جلد چلی جائیگی۔ اسپر سنسٹرنی نے انکو یقین دلایا کہ ہم آپ کی دشمنی نہیں کریں گے اور جب تک آپ چاہیں گی۔ ٹھہرے رہیں گے۔

جسوقت ایولن کو انکی آمد کا حال سنایا گیا تو وہ بہت خوش ہوئی اسنے انکے رہنے کے لیے کمرے آراستہ کر دیے اور میزوں پر پھول اور کتابیں اور آرائشی چیزیں قریب سے چن دین اسنے یہ خیال کر کے کہ کیرولائین کو باجے کا شوق ہوگا اپنا پیانو کیرولائین کے کمرے میں اٹھوا منگوایا اور اپنے ہم عمر مہمان کی آسائش اور تفریح کے لیے اس خوش اسلوبی اور سلیقے سے تمام سامان بہم پہنچایا کہ لیڈی وارگریٹ کو ذرا بھی تکلیف نہ اٹھانا پڑی۔

ایولن کو اپنے مہمانوں کے دیکھنے کا اسقدر شوق تھا کہ جسدن وہ آنے والے تھے اسکے دل کو چین نہ تھا۔ وہ بار بار انکے کمرے میں جاتی تھی اور انکو نہایت ہی نفاست اور سلیقے سے آراستہ کرتی تھی۔ آخر جب انکی آمد کا وقت قریب آیا تو وہ اپنے توشک خانہ میں گئی اور ایک نئی پوشاک زیب تن کی۔ سجان اسدباکیاسن اور کیا تیز تھی جسوقت اسنے اپنے چمکدار خوبصورت باون میں ایک پھول لگایا تو بس یہ معلوم ہوتا تھا کہ ایک حور آسمان سے اتر آئی ہے۔ بلا کا حسن تھا۔ اور اسپر صفائی اور سلیقہ مزید برآں۔

مارگریٹ۔ (اسکی خادمہ کا نام جو اسکو کپڑے پہناتی تھی)۔ اس یہ ہار تو بہن بیچے ابکی دفعہ جب لارڈ وارگریٹ آئے تھے تو دے گئے تھے۔

اس خوبصورت ہار کے زمرہ چمک رہے تھے۔ ایولن نے انکی طرف دیکھا اور بے اختیار اسنے ایک آہ سرد بھری اور صندوق بند کر دیا

مارگریٹ میں صاحبہ یہ آپ نے کیا کیا ساگر پارے حضور آگئے تو کیا کہیں گے۔ دیکھو تو یہ زمرہ کیسے چمکتے ہیں۔ لوہن لو۔ جب تم لیڈی ہو جاؤ گی تو اس سے اچھا ہار پہننا۔



ایولن۔ جاؤ۔ جاؤ۔ تمہیں آمان جان بِلاتی ہیں۔

مارگریٹ چلی گئی اور گو اس نوجوان حسین کے روبرو ایک آئینہ رکھا ہوا تھا لیکن وہ اپنے تصورات میں محو تھی۔ وہ اپنے دل میں سوچنے لگی کہ جب میں لارڈ وارگریٹ اور اپنے اس کنبہ تعلق کا خیال کرتی ہوں تو مجھے یہاں کھدرخون معلوم ہوتا ہو اور بہ خون ہر لہر بڑھتا ہی جاتا ہو۔ ہاے میں اپنی پیاری ماں اور مکان کو کیونکر چھوڑ سکتی ہوں۔ جب میں بچہ تھی تو میں اُسکو چاہتی بھی تھی۔ اب تو میں اُسکے نام سے کانپتی ہوں۔ ہاے یہ کیوں ہو میرے باپ ہی کی یہ مرضی تھی۔ کاش وہ مجکو غریب اور آزاد کر کے چھوڑ جاتا تو اچھا تھا۔ اتنے میں گاڑی کے پیوں کی گھر گھرا ہٹ سٹانی دی اور ایولن جلدی سے اٹھ کھڑی اور آنسو پونچھ کر مہمانوں کے استقبال کے لیے باہر چلی گئی۔

### پانچواں باب

مسٹر مرن اور انکی لڑکی گاڑی سے اتر کر ملاقات کے کرے میں آئین اور مسٹر لیسلی کے پاس بیٹھ گئیں۔ اول الذکر ایک خاموش اور سیدھی سادی عورت تھی۔ اسکا نقشہ اب بھی اچھا تھا اور بشرے سے متانت اور قناعت نکلتی تھی۔ آخر الذکر یعنی کیرولائیں ایک سیاہ چہم بلند بالا اور حسین لڑکی تھی اسکی پوشاک بالکل سادہ مگر مروجہ فیشن کے مطابق تھی۔ مس مرن نے مس ایولن کو اور مس ایولن نے مس مرن کو دیکھا اور دونوں ایک دوسرے کی گردیدہ ہو گئیں۔

جسوقت ایولن مسٹر مرن اور انکی دختر کیرولائیں کو انکے کمرے میں لگئی تو انکو ایولن کی توجہ اور کرون کی زیبائش اور ساز و سامان دیکھتے ہی معلوم ہو گیا کہ ایولن بڑی خوش سلیقہ اور تیز دار لڑکی ہو اور انھوں نے اس توجہ اور عنایت کے صلہ میں اپنی کم سن میزبان کی بڑی تعریف کی اور خوشی اور اطمینان کے نعرے بلند کیے۔

مسٹر مرن۔ دیکھو کیرولائیں کیسی اچھی میزبان۔ اور مس ایولن نے کس نفاست سے کہا

آراستہ و پرستہ کیا ہو۔

کیرولائین۔ اور یہ باجا تو ملاحظہ فرمائیے۔

یہ کہتے ہی اُسے باجا بجانا شروع کیا۔ ایولن تھوڑی دیر تک ٹھہری رہی اُسکے بعد مسکراتی ہوئی اپنے کمرے کو چلی گئی۔

مسز مرٹن۔ پیاری کیرولائین۔ تمہارا اور ایولن کا تو خوب ساتھ ہوگا۔

کیرولائین۔ کیون نہیں۔ وہ ہن اسی قابل۔

### چھٹا باب

شام کا کھانا کھانے کے بعد بھی اس قدر روشنی باقی تھی کہ کیرولائین اور ایولن باغ میں بٹرگٹ کرنے کو چلی گئیں لیکن مسز مرٹن جھکو باہر جانے کی نیت گھر میں رہنا زیادہ پسند تھا لیڈی وارگریف سے ایولن کے بارے میں گفتگو کرتی رہیں۔

کیرولائین۔ پیاری ایولن۔ یہاں سے سمندر کا لطف خوب دیکھنے میں آتا ہے۔ کیون پیاری تم مصوری بھی جانتی ہو۔

ایولن۔ کچھ یوں ہی سی۔

کیرولائین۔ کس قسم کی تصویریں بناتی ہو۔

ایولن۔ آبی رنگ کی۔

کیرولائین۔ تعجب ہوتا ہے اس چھوٹے دیہات میں ایسا بڑا فن کیونکر کھا۔

ایولن۔ بھوکو یہاں آئے تو صرف تھوڑے دن ہوئے ہیں۔ شاید میں پندرہ برس کی تھی جب ہر دو کمرے میں آئی تھی آمان جان چاہتی تھیں کہ اپنے مکان میں غلام کو چھو دیں لیکن میرے لیے انھوں نے نہیں چھوڑا اور بڑے بڑے استادوں سے مجھ کو تعلیم دلوائی اور چونکہ میں جانتی تھی کہ وہ یہاں رہنا پسند کرتی ہیں اسلئے میں نے بھی دونی محبت کی۔

کیرولائین۔ معلوم ہوتا ہے وہ اس مقام کو پہلے سے جانتی ہیں۔

ایولن - جی ہاں - کئی برس ہو گئے وہ یہاں آئی تھیں لیکن جب بڑے لارڈ وارگریف  
جسکو میں ہمیشہ آتا تھا پکارتی تھی مرگے تو انھوں نے یہ مول لیا وہ یہاں سال میں ایک مرتبہ  
ضرورت آتی تھیں لیکن جگہ پر چھوڑ آتی تھیں اور جب واپس جاتی تھیں تو وہ ہمیشہ افسردہ اور طول  
نظر آتی تھیں -

کیرولائین - آخر لیڈی وارگریف کو اس مقام سے کیا دلچسپی ہو -  
ایولن - یہ تو مجھے نہیں معلوم - شاید انکو تنہائی اور خاموشی زیادہ پسند ہو -  
کیرولائین - اور تمہارا پڑوسی کون ہو -

ایولن - میرے ہمسایہ آبرے تھے لیکن نفوس وہ جی چند دور کے لیے چلے گئے  
ایسے نیک اور مہربان آدمی دنیا میں ڈھونڈھے - ٹینگے - مین نے ان سے کئی کتابیں پڑھی ہیں  
کیرولائین - اور انکا کوئی بیٹا بھی ہو -

ایولن - (منہ سکر) - وہ اس درجہ بوڑھے ہو گئے ہیں - لیکن انھوں نے شادی ہی نہیں کی  
کیرولائین - یہاں سے کتنی دور رہتے ہیں -  
ایولن - تھوڑی دور پر اس گرجا کے پاس -

کیرولائین - ہاں ہاں معلوم ہوا - تم بڑی خوش قسمت ہو کہ گرجا بھی گھر کے پاس ہو -  
ایولن - آہ - تمہیں نہیں دیکھا - ایسا اچھا گرجا گھر ساری کوٹھی میں نہوگا - اور چھوٹا قبرستان  
بھی بہت اچھا بنا ہوا ہو - دیکھنے سے عبرت ہوتی ہو - امان جان یہاں گھنٹوں کی گلی مٹی ہوتی ہیں  
جگہ بھی یہ جگہ بہت اچھی معلوم ہوتی ہو اور جب میں مردگی تو میری بھی خواہش یہی ہوگی کہ میں  
ہیں دفن کیجاؤں -

کیرولائین - سکرائی اور کہنے لگی - پیاری ایولن یہ تو عجیب خواہش ہو - معلوم ہوتا ہو کہ تم کسی  
ایسے کے عشق میں مبتلا ہو جو تمہاری محبت کی داد نہیں دیتا -

ایولن - تم تو مجھے ہنستی ہو -

کیرولائین۔ میں سمجھتی ہوں تم اپنے حقیقی والد سٹرکیرن کو بھول گئی ہو۔  
ایولن۔ میں یقین کرتی ہوں کہ وہ میری پیدائش سے پہلے مر گئے تھے۔  
کیرولائین۔ کیرن تو اسکاٹ لیڈ والون کا نام ہوتا ہو۔ تم کن میں سے ہو۔  
ایولن۔ میں نہیں جانتی۔ اصل تو یہ ہو کہ مجھے اپنے ماں باپ دونوں کے خاندان کا  
حال نہیں معلوم ہو میں سمجھتی ہوں کہ ہمارا کوئی رشتہ دار نہیں ہو لیکن یہ تو آپ جانتی ہو گی کہ میری  
میں سن بلورخ کو پوچھو گی تو "ٹیلٹن" کے نام سے مشہور ہو گی۔  
کیرولائین۔ اچھا۔ میں سمجھی۔ یہ تو نام وراثتاً اختیار کرنا ہو گا۔ پیاری ایولن کاش میں  
بھی تمہاری طرح امیر ہوتی۔

ایولن۔ اور کاش میں غریب ہوتی۔  
کیرولائین۔ تم تو مجھے بڑی انوکھی معلوم ہوتی ہو۔ اس سے کیا مطلب۔  
ایولن نے کوئی جواب نہیں دیا لیکن کیرولائین بولی کہ یہ خیالات اسوجہ سے پیدا ہو گئے ہیں  
کہ ابھی تک میں دنیا نہیں دیکھی ہو۔

ایولن۔ خدا نہ دکھائے میں یہیں رہنا اور مرنا پسند کرتی ہوں۔  
کیرولائین۔ ابھی نہیں۔ جب تم لیڈی وارگریٹ کہلاؤ گی تو یہ باتیں بھول جاؤ گی۔ لیکن  
یہ تو بتاؤ تم اسقدر رنجیدہ کیوں ہو۔ کیا تم لارڈ وارگریٹ کو نہیں چاہتیں۔  
ایولن۔ (دوسری طرف رخ پھیر کر) واہ! کیا سوال ہو۔

کیرولائین۔ تم چاہو یا نہ چاہو۔ یہ دوسری بات ہو۔ لیکن لیڈی وارگریٹ کہلانا بڑی  
عزت ہو لارڈ وارگریٹ میں سب باتیں ہیں۔ رتبہ۔ نام اور عمدہ۔ لیکن دولت کی کمی ہے۔ اور  
وہ تم پوری کر دو گی۔ مجھ پر قسمت کو دیکھو۔ اول تو امیر نہیں۔ دوسرے اتنی خوبصورت نہیں  
کہ کوئی خطاب یا فہمکجو پسند کرے۔ کاش میں ہی لیڈی وارگریٹ ہو جاؤں تو کیا خوب ہو۔  
ایولن۔ میں تو دل سے چاہتی ہوں کہ تم ہو جاؤ کیونکہ تم لارڈ وارگریٹ کے لیے موزوں

بھی ہو۔

کیرولائین ہنسی اور دریافت کیا کہ تنے ایسا کیونکر خیال کیا۔

ایولن۔ اکیلے کہ تمہارے خیالات لارڈ وارگرین سے ملتے ہوئے ہیں۔

کیرولائین۔ کیون میں ایولن۔ کیا وہ خدا نخواستہ پوڑھے ہیں۔

ایولن۔ عمر کا حال تو نہیں معلوم۔ لیکن صورت سے من نظر آتے ہیں۔

کیرولائین۔ کیا وہ خوبصورت بھی ہیں۔

ایولن۔ ہاں خوبصورت بھی کہے جاسکتے ہیں۔

کیرولائین۔ اچھا اگر وہ یہاں آئے تو میں انکو تنے چھڑا لوں گی۔

ایولن۔ پھر تو مجھ پر بڑا احسان ہوگا۔ میں یہی چاہتی ہوں کہ وہ تمہارے عشق میں

مبتلا ہو جائیں۔

کیرولائین۔ لیکن افسوس اسکا کوئی موقع نہیں ہو۔

ایولن۔ رکچرپس و پیش کے بعد۔ پیاری کیرولائین۔ تنے میری نسبت زیادہ دنیا دہی

میں خیال کرتی ہوں کہ شاید مسز مرٹن نے عرصہ تک ملک کی سیر کی ہو۔

کیرولائین۔ ہاں یہی سبب ہو لیکن میرے چچا سر جان مرٹن کو ٹی کے ممبر ہیں۔ اور

میری دادی لیڈی ایلینز بتھ ہر موسم میں قصبہ جایا کرتی ہیں اور میں تین ہوسون تک اُنکے ساتھ

رہتی ہوں مجھے افسوس ہو کہ وہ اس سال اپنے ایوان ٹرگونی کیل میں نہیں رہیں اور چونکہ

اُنکی طبیعت طویل رہتی ہو ایسے وہ اس سال کارنوال ہی میں رہیں گی کیونکہ ڈاکٹروں نے

منع کر دیا ہو کہ لندن کی آب و ہوا اُنکے لیے موزوں نہیں ہو۔ میرا چچا ہمارے قریب رہتا ہو

اور گو اُسکی بیوی مرگئی ہو لیکن اُسکے گھر میں بڑی رونق رہتی ہو۔ تاہم دو ہمتند اور طمنازین

امید ہو کہ تھوڑے دنوں میں بڑے پادری ہو جائیں۔ پیاری ایولن تم اپنی امان جان سے

ضرور کتنا کہ تھوڑے قصبہ کو لیا کرین۔

ایولن۔ قصبہ کا نام نہ لو۔ امان جان سنلی تو آنا کو بڑا رنج ہوگا۔

کیرو لائین۔ میں کبھی خیال نہ کرونگی کہ تم لارڈ وارگریف کی صفات سے بے بہرہ ہو بات یہ ہو کہ بوڑھے پادری کے علاوہ کسی فوجوان پادری نے تمکو کوئی خیر نہ چاہا ہو۔ میں تو یہ کوئی سبب نہیں کہ تم دیہات کو قصبہ پر ترجیح دو۔

ایولن اس قدر رکھ رکھا کر منشی کی کیرولائین کا شک دور ہو گیا۔ وہ دونوں اس وقت تک سیریلے اور گپ شپ میں مصروف رہیں جب تک رات نہ گئی۔ اس کے بعد وہ اپنے گھر چلی آئیں اور ایولن نے اپنے ہاتھ کی بنائی ہوئی تصویریں کیرولائین کو دکھائیں اور کیرولائین نے پیانو پر ایک فرانسیسی غزل گا کر اپنا جوہر دکھایا۔

### ساتواں باب

رفتہ رفتہ بمقتضائے فطرت کیرولائین اور ایولن میں بڑی گہری دوستی ہو گئی۔ کیرولائین ایک قصبائی لڑکی تھی اور ایولن سے چھ سات برس عمر میں بھی بڑی تھی۔ پس ایک ہوشیار اور دلفریب لڑکی کا ایک سترہ برس کی دیہاتی لڑکی پر حاوی ہو جانا کوئی بڑی بات نہ تھی اور یہی سبب تھا کہ ایولن اسکو بہت پسند کرتی تھی

ایک دن شام کے وقت سنسرلی اور سنسرٹن برآمدے میں بیٹھی ہوئی تھیں۔ لیکن صاحب خانہ یعنی لیڈی وارگریف موجود نہ تھیں۔ سنسرلی کہنے لگیں ”اللہ کی شان ہو کہ ایولن اسقدر توجہ میں ہو لیکن اسکو اپنے حسن کا خیال نہیں۔ اسقدر خدا داد ذہانت پر یہ سادگی کمال ہو!۔ واللہ کمال ہو!

سنسرٹن۔ ایسی دلفریب لڑکی دیکھنے ہی میں نہیں آئی۔

سنسرلی۔ مجھے اسکی بہت بڑی فکر ہو۔ لارڈ وارگریف مرحوم کی مرضی تھی کہ جب ایولن کی عمر اٹھارہ برس کی ہو تو وہ موجودہ لارڈ وارگریف سے شادی کرے۔ اس عمر کو پہنچنے میں صرف نو یا دس مہینے اور باقی رہ گئے ہیں اور ابھی اسکو دنیا اور مافیہا کی کچھ خبر ہی نہیں

پس فیصلہ کن کرے۔ رہیں بیچاری لیڈی وارگریٹ وہ خود نا تجربہ کار ہیں۔ انکو یہ نہیں معلوم کہ دنیا کیسی ہوتی ہو اور اس میں کس وضع اور فاش کے آدمی بستے ہیں۔  
مسٹر ٹرن۔ بیشک۔ صحیح ہے۔ اتان جان کہیں لڑکیوں کو زکام نہو جائے دیکھیے اس

میں ٹہل رہی ہیں

مسٹر سلی۔ (مسٹر ٹرن کی تقریر کے آخری حصہ کا خیال نہ کر کے)۔ میں خیال کرتی ہوں کہ اگر تم ایولن کو اپنے یہاں مدعو کرو اور وہ چند مہینے تمہارے یہاں مہمان رہے تو اچھا ہو گا تمہارا خصبہ لندن کی طرح آباد نہیں ہو پھر بھی وہاں سے دنیا کا حال بہت کچھ معلوم ہو سکتا ہے تمہارے گھر کی سوسائٹی بھی منتخب اور پسندیدہ ہو اور جب وہاں ایولن رہنے سے لگے گی اور اپنی عمر کے لوگوں سے ملے گی تو اس کے خیالات خود بخود اس کے لیے کوئی راستہ نکال لینگے۔  
مسٹر ٹرن۔ یہ تو میں خود سوچ رہی تھی۔ اچھا تو میں کیرولائین سے صلاح لے لوں۔  
مسٹر سلی۔ کیرولائین تو بڑی خوش ہو گی لیکن ایولن کا راضی کرنا مشکل ہے۔ وہ اپنی جان کو چھوڑ کر کہیں نہ جائیگی۔

اتنے میں ایولن اور اسکی نئی بھجولی بھی آئی اور مسٹر سلی اور ٹرن کے قریب آکر بیٹھ گئیں  
کیرولائین۔ پیاری اتان جان۔ میں ایولن سے کہہ رہی ہوں کہ وہ بھی ہمارے ساتھ چلیں تو خوب ہو۔

مسٹر ٹرن۔ یہی ہم کہہ رہے تھے۔ (ایولن سے)۔ اس کیرن ہمارے ساتھ چلو گی۔  
ایولن چلنے کو تو میں تیار ہوں۔ لیکن شرط یہ کہ اتان جان بھی ساتھ چلیں۔  
جسوقت وہ یہ کہہ رہی تھی لیڈی وارگریٹ کی صورت دکھائی دی۔ ایولن جلدی سے اٹھ کھڑی ہوئی اور دوڑ کر اپنی ماں کے گلے میں باہین ڈال دیں۔  
ایولن۔ اتان جان۔ تمہارا چہرہ آج بہت زرد ہے۔ معلوم ہوتا ہے بہت تھک گئی ہو۔  
مجھ کو اپنے ساتھ کیوں نہ لے گئیں۔

لیڈی وارگریف نے محبت سے ایولن کا ہاتھ دبایا اور کہا: ”پیارے ایولن! تھو میری  
بہت بڑی فکر رہتی ہو۔ لیکن بڑی فکر نہ کیا کرو میں بڑی خوش ہوں کہ تمھارے لیے ایک بیج بولی گئی  
لیکن جب وہ چلی جائیگی تو ہم کیا کریں گے؟“

ایولن: ”اماں جان۔ تمھارے سوا مجھے اور کسی ساتھی کی ضرورت نہیں ہو اور یہ  
”سلطان“ (سکے کا نام تھا)۔ بھی تو ہو۔“

### آٹھواں باب

رات کے وقت سنرسل لیڈی وارگریف کے کمرے میں آئیں۔ وہ کھلی ہوئی کھڑکی کے  
قریب بیٹھی ہوئی تھیں لیکن اپنے تصور رات میں اس قدر غرق تھیں کہ انکو سنرسل کا آنا معلوم نہوا  
سنرسل نے چاہا کہ پلٹ جائے لیکن لیڈی وارگریف چونک کر اٹھ بیٹھیں۔ سنرسل نے کھڑکی  
بند کر دی اور انہیں یہ کالمہ ہوا۔

سنرسل: لیڈی وارگریف۔ ہم نے ایولن سے چاہا تھا کہ وہ کچھ دنوں ہمارے مکان  
میں چکر رہے لیکن اسے ٹال دیا اور کہا کہ میں چلنے کو تیار ہوں لیکن شرط یہ ہے کہ اماں جان  
بھی ساتھ چلیں۔ پیاری لیڈی۔ میں سمجھتی ہوں کہ اسکا ہماری دعوت قبول کرنا اچھا ہوگا۔ یہ  
میں جانتی ہوں کہ اسکو تسے چھڑانا تمھارے لیے رنج کا باعث ہوگا لیکن تم بھی ایولن کے ساتھ  
کیوں نہیں چلتیں۔ تم بھی اس قدر کم سن ہو۔ تلوگرشتہ باتوں کا زیادہ خیال نہیں چاہیے

لیڈی وارگریف اٹھیں اور کمرے کے سرے کی الماری کھول کر سنرسل کو بلایا۔ اس میں  
چند زمانے کپڑے جیسے دھقانی لڑکیاں پہنتی ہیں بہت ہوشیاری سے تکیے ہوئے رکھے  
لیڈی وارگریف: (نہایت سوز سے) آپ کو یاد ہو یا نہیں کہ آپ نے مجھے یہ کپڑے  
پہلی مرتبہ عنایت فرمائے تھے۔ اب یہ کپڑے بھکودا دلائے ہیں کہ مجھے اس دنیا سے کوئی  
سروکار نہیں جو حسین اب آپ کے عزیز اور رشتہ دار اور خود ایولن کو اپنی زندگی بسر کرنی چاہیے  
سنرسل: تم بڑی نازک خیال ہو۔ پیاری لیڈی۔ تم نے خطا ہی کیا کی تھی کہ اس قدر نادماں اور



پیشیان ہو جو کچھ ہوا کم سنی اور وقت کا تقاضا تھا۔ پھر بھی تم ایسی تیک ہو کہ کسی کو شک تک کا موقع نہیں ملا۔ تمہاری گزشتہ تاریخ کو یا تو میں جانتی ہوں یا پوڑھا آبر سے جانتا ہوں کہ کسی میں اتنی قدرت نہیں ہو کہ تمہارے نام کے ساتھ ہر نامی کا لفظ شامل کر سکے۔

لیڈی وارگریٹ۔ (الماری بند کر کے اور اپنی جگہ پر واپس آکر)۔ سنرلسلی میری دنیا میرے گرد ہوں اسکو نہیں چھوڑ سکتی۔ کاش میں ایولن کے کسی کام آتی تو میں بہت سی باتیں برداشت کر سکتی تھی لیکن میں اس کے حق میں بالکل بیکار ہوں۔ جب وہ بچہ تھی تو میں اسکی خبر گیری کر سکتی تھی جب وہ بیمار ہوئی میں نے تیمار داری کی۔ اب اسکو ایک صلاح کار کی ضرورت ہو اور مجھ میں اتنی قوت نہیں کہ یہ کام انجام دے سکوں۔ میں اپنی پیاری ایولن کو سواد عاؤن کے اور کیا دے سکتی ہوں۔ بہتر ہو گا کہ آپ کی صاحبزادی اسکو اپنے ہمراہ لے جائیں۔ اسکی خبر گیری کر کے اسکو نیک راہ بتائیں اور صلاح دیں۔

سنرلسلی۔ مگر اسکو تم سے اسقدر محبت ہو کہ وہ یہ جدائی کیونکر گوارا کر سکیگی۔  
لیڈی وارگریٹ۔ آج نہیں تو کچھ دنوں بعد جدائی گوارا کرنی ہوگی۔ یہ تو میری باتیں کہ وہ ہمیشہ میرے ساتھ رہے۔ آخر اسکو کبھی مجھ سے جدا ہونا ہو گا۔ سنرلسلی اب میں روز بروز کمزور ہوتی جاتی ہوں اور میری خواہش یہی ہو کہ خدا مجکو بلا لے۔ بہر حال ایولن کو مجھ سے جدا ہونا ضروری ہے بہتر ہو کہ وہ ابھی سے مجھ جیسی بیکار شخص سے علیحدگی اختیار کرے۔

سنرلسلی۔ سخت موثر ہو کر۔ ایسی باتیں نہ کرو۔ ابھی تمہاری عمر ہی کیا ہو۔ جون جون تم بڑی ہوگی تمہاری زندگی تمہارے لیے اچھی ہوتی جائیگی۔

لیڈی۔ (آنکھیں اوپر اٹھا کر)۔ خدا ابھی مر بان ہو۔ اسیلے مجھے صبر ہو۔

### نوان باب

خدا خدا کر کے ایولن اپنی ماں سے جدا ہونے پر راضی ہوئی مگر اسکو اس جدائی کا خیال اسقدر شاق گزارا کہ وہ زار زار رونے لگی۔ لیڈی وارگریٹ کو بھی جدائی کا رنج تھا لیکن وہ

مستقل مزاج تھیں اور انکی قائم مزاجی اس جلیماٹہ ڈھنگ کی تھی جسکی ایولن ہرگز مخالفت نہیں کر سکتی تھی۔ یہ طو با گیا کہ ایولن کئی مہینے مسز مرٹن کے مکان میں قیام کر گئی لیکن اس اثنا میں کبھی کبھی اپنے مکان کو بھی جایا کر گئی۔

ایولن کو اس تجویز میں اسوجہ سے بھی تھوڑا سا اطمینان پیدا ہو گیا کہ لارڈ وارگریف جو اوقات مقررہ پر میرے مکان پر آیا کرتے ہیں انکی ملاقات سے نجات پاؤنگی کیلئے کہ وہ عموماً جولائی کے قریب آیا کرتے تھے اور اکثر اوقات ایک مہینے تک ٹھہرتے تھے۔ آخری مرتبہ جب لارڈ وارگریف آئے تھے تو ایولن کو ہانکا آنا بہت گران گزرا تھا۔ اور اس مرتبہ اسکو وہی خوف لگا ہوا تھا۔ ایولن حیران تھی کہ لارڈ وارگریف کے ساتھ کس قسم کا برتاؤ کرے اسکو لارڈ وارگریف کی باتیں ابھی نہیں معلوم ہوتی تھیں لیکن اپنے اس ستونی امر بی کی بات کا بھی خیال تھا جو بمزہ اسکے باپ کے تھا بلکہ جسکو وہ اپنا باپ ہی سمجھتی تھی۔

آخر روانگی کا دن مقرر ہوا لیکن اسی صبح لارڈ وارگریف کے پاس سے ایک خط آیا جو ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

بخدمت لیڈی وارگریف صاحبہ۔

تسلیم۔ ہمارے محکمہ میں ایک ہفتہ کی تعطیل ہوگئی ہے اور موسم نہایت خوشگوار ہو سیرا دل آپ لوگوں سے ملنے کو چاہتا ہے اور اسوجہ سے میں آج آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ ایولن کو کیا لکھوں۔ آپ ہی میری طرف سے عرض کر دیجئے گا کہ میری درخواست قبول کریں۔

آپ کا خادم۔ وارگریف

ہٹلن پلس۔ ۳۰۔ اپریل ۱۸۸۶ء

یہ خط نہ تو سرسلسلی اور نہ ایولن کے لیے خوش آئند تھا۔ سرسلسلی ڈرتی تھیں کہ لارڈ وارگریف ایولن کا جانا بڑا معلوم ہوگا کیونکہ اہلی بات انہیں ظاہر نہیں کیجائیگی اور ایولن کو وہ باتیں یاد آئیں گی جسکو وہ اپنی یاد سے بھلانا چاہتی تھی لیکن لیڈی وارگریف ملی کی آمد کے خیال سے خوش تھیں اسکا

سبب یہ تھا کہ اب تک انکو خیال تھا کہ ایولن اور لارڈ وارگریف کا تعلق لاہری ہو کیونکہ ان کے متوفی انوشہر کی وصیت اور خواہش کا ان کے دل پر بہت بھاری اثر تھا۔ جب تک ایولن سمجھتی اسکو انکا آنا ناگوار نہ تھا کیونکہ وہ ایولن کو سمجھتے تھے تھا لاکر دیا کرتے تھے اور اس سے ایولن خوش رہا کرتی تھی لیکن اب چونکہ ایولن کا رخ لارڈ وارگریف کی طرف سے بدلا ہوا نظر آتا تھا اور سسر سلی نے لیڈی وارگریف کو سمجھا دیا تھا کہ ایولن کو لارڈ وارگریف سے الفت نہیں ہو اور وہ اسی وجہ سے رنجیدہ اور افسردہ رہا کرتی ہو اس لیے انکی مادرانہ محبت جو شرن ہوئی اور انھوں نے ارادہ کر لیا کہ ان کے آنے سے نہ صرف یہ فائدہ ہو گا کہ مین ایولن کے برتاؤ سے واقف ہو جاؤ گی بلکہ خود لارڈ وارگریف کے چال چلن اور رزاج کی جتنی الوس جانچ پرتال کر لو گی۔ لیڈی وارگریف عقیل و سمجھدار عورت تھی انکو قدرت نے سمجھا دیا تھا کہ شادی مین۔ بے محبت کوئی رحمت نہیں ہے۔ کئی باڑی سبزے پر بیٹھی ہوئی تھی کہ لارڈ وارگریف وقت مقرر سے ایک گھنٹہ قبل شریف لائے اور گاڑی سے اُتو کر میزبان سے مصافحہ کیا اور اس طرح ہکلام ہوئے۔

لارڈ وارگریف۔ میری پیاری لیڈی وارگریف۔ مین آپ کو دیکھ کر بہت خوش ہوا ایولن کمان ہو؟۔ اچھا وہ رہی۔ (راہنگی سے)۔ اور یہ عورتیں کون ہیں۔

لیڈی۔ ہماری همان ہیں۔ انین سسر سلی کا نام تو آپ نے سنا ہو گا۔

لارڈ۔ اور باقی کون ہیں۔

لیڈی۔ انکی بیٹی اور پوتی ہیں۔

لارڈ۔ مجھے اُسے لمبا دیکھیے۔

لیڈی وارگریف نے لارڈ وارگریف کو سب سے جان پہچان کرادی اور لارڈ وارگریف اس خوش اخلاقی سے پیش آئے کہ انھوں نے ایک مرتبہ سب کو اپنا شیدا اور مقنون بنالیا لیکن کسی کی آنکھ چھپی نہیں رہتی۔

جب لارڈ وارگریف نے ایولن سے مصافحہ کیا اور اسکا ہاتھ اپنے ہون سے لگانے لگے

اٹھایا تو لڑکی پہنے تو شرمائی اسکے بعد ہمدی کی طرح زرد پڑ گئی۔ ملی نے ان آثار کا مطلق خیال نہ کیا اور ادھر ادھر کی وہ لچھیدار باتیں کہیں کہیں سن کر مٹن اور کیر ولاین کے دل مسخر کر لیے۔

کیر ولاین۔ دکھانا کھانے کے بعد۔ لارڈ وارگریف۔ ان دنوں تو لندن میں بڑا لطف ہو گا لارڈ۔ مس مٹن۔ یہ سچ ہو لیکن یہاں کیا لطف نہیں ہیں۔

کیر ولاین۔ کیسے۔ لندن کی نسبت کوئی تازہ خبر بھی معلوم ہو۔ کیا کون ابکی مرتبہ وادی جان تو لندن گئی ہی نہیں۔ نہیں تو میں بھی جاتی۔ اور کیوں صاحب ابھی لیڈی جین ٹی کی شادی ہوئی یا نہیں۔

لارڈ۔ ابھی ہوئی تو نہیں۔ مگر ہونے والی ہیں وہ پہلے بڑی حسین تھیں مگر افسوس اب اُن کا رنگ پھیکا پڑ گیا۔

حالانکہ لارڈ وارگریف کیر ولاین سے باتیں کر رہے تھے لیکن آنکھیں ابولن سے باتیں کرتی ہوئی معلوم ہوتی تھیں۔ اور ابولن اپنے خیالات میں غرق تھی۔

لارڈ وارگریف نے یہ تقریر چھوڑ کر اور اور باتیں چھیڑ دیں اور کل عورتوں میں کیر ولاین سب سے زیادہ خوش تھی اور سمجھتی تھی کہ اس لطف سے کوئی شام کبھی نہیں کٹی۔

جب لارڈ وارگریف اپنے کمرے کو پہنچے گئے تو اپنی آرام کر سی پر لیٹ گئے اور اُنکھیں لگے نوکر نے پنک لگا دیا اور خطوں کا صندوق اور کاغذات میز پر رکھ دیے۔

ملی۔ کیا بجا ہو۔

نوکر۔ ابھی گیارہ بجے ہیں۔

ملی۔ افوہ۔ کس قدر فائدہ غالب ہو۔ جاؤ۔ اب میں سوؤں گا۔

وہ یہ کہہ کر لیٹ گئے اور اپنے دل میں کہنے لگے۔ ”اب تو ابولن کا حسن دوبالا ہوتا جاتا ہے خدا خیر کرے کیر ولاین بھی بڑی عورتوں کی لڑکی ہو سکتی آنکھیں کسے دیتی ہیں کہ مجھے فدا ہو اچھا ہی ابولن۔ کے اُبھارنے میں خوب مدد دیگی۔“

## دسوال باب

دوسرے روز جب لارڈ وارگریف کو معلوم ہوا کہ مس ایولن بس مرٹن کے ساتھ جانے والی ہو تو وہ ایسا برا فردختہ ہوا کہ گواؤں سے کھلا ہوا اعتراض نہیں کیا مگر لیڈی وارگریف کے ہسکے نے میں کوئی دقیقہ نہیں اٹھا رکھا۔

لارڈ وارگریف۔ (لیڈی وارگریف سے)۔ یہ امر بالکل خلاف مصلحت ہو کہ آپ ایولن کو اجنبیوں کے ہمراہ بھیجے دیتی ہیں۔ لیکن مسٹر مرٹن سے تو آپ کی پہلی ملاقات ہی ہمیں شک نہیں کہ وہ بڑی معزز لیڈی ہو تاہم خیال کرنے کا مقام ہو کہ ایولن ابھی کس قدر کم سن ہو بس مرٹن ایک چالاک لڑکی ہو اور اگر گھر میں کوئی جوان لڑکا ہو تو کوئی تعجب نہیں کہ ایسی دوستی لڑکی سے مرٹن والوں سے تعلق پیدا ہو جائے۔ اس سے یہ نہ سمجھئے کہ میں خود غرضی کی راہ سے یہ اندیشہ ظاہر کر رہا ہوں بلکہ اگر میں ایولن کا بھائی ہوتا تو اس سے زیادہ خجندی کے ساتھ آپ کو اس امر سے منع کرتا۔

لیڈی وارگریف۔ لیکن یہاں بیچاری ایولن کی طبیعت نہیں گنتی۔ بقول شخصے۔

افسردہ دل افسردہ کندہ لہجے ما

میری وجہ سے وہ بھی رنجیدہ اور پریشان رہتی ہو۔ اگر اپنی عمر والوں میں اٹھے بیچگی تو اسکو تجربہ حاصل ہوگا۔ ابھی اس بیچاری نے کیا دیکھا ہو۔

لارڈ۔ جب میرے ساتھ شادی ہو جائیگی تو خود بخود تجربہ حاصل ہو جائیگا۔

لیڈی۔ لیکن اگر وہ شادی کا ارادہ ہی نہ کرے تو۔

یہ سننے ہی المی چمک پڑا۔ اپنے ہونٹ چبانے لگا اور سخت چین چین ہوا۔ لیڈی وارگریف نے اس کے چہرے پر ایسی شکن کھینچی۔ دیکھی تھی اور حیران تھی کہ اسکو کیا ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد اُس نے اپنے حواس غل بکھلے اور جواب دیا۔ لیڈی وارگریف: کیا آپ ایک ایسے امر کی نسبت پیشین گوئی کر سکتی ہیں جو میری زیت کے حق میں ہم قاتل ہو۔ خیال تو فرمائیے

کیرے ماموں کی آخری خواہش یہی تھی اور میں کس عرصے سے اپنی درخواست پیش کر رہا ہوں اور یہ بات کہ وہ میری زوجہ بیٹی اسکی طفلی میں طرہ پا چکی تھی۔  
لیڈی۔ اس بات کا تصفیہ وہ خود کر سکتی ہو۔ اگر وہ آپ سے محبت کرے تو وہ آپ کو اور آپ اسکو مبارک ہوں۔

لارڈ۔ میں اپنے آپ کو اسکی محبت کا مستحق تو بنا سکتا ہوں مگر ایسے وقت میں کہ باہمی ملاقاتوں سے ہم میں امن اتحاد بڑھے اسکا آپ کے مکان سے جانا کیا معنی؟  
لیڈی۔ میں ڈرتی ہوں کہ اگر ایملین بیان رہی تو اسکا فیصلہ آپ کی مرضی کے خلاف ہوگا اور اگر آپ نے اس امر پر زیادہ زور دیا تو یہ فیصلہ قبل از وقت سمجھے۔ اسکا سبب یہ ہے کہ اسکو اپنے مکان سے بڑی محبت ہو اگر وہ کچھ دنوں کے لیے بھی میرے پاس سے غلط نہ سمجھا تو وہ غالباً مستقل طور پر مجھے جدا رہنے پر راضی ہو سکتی ہو۔

لارڈ وائرگریف اور کچھ نہ کہہ سکے کیونکہ سسر مرن اور کیر ولاین آکر ان میں شامل ہو گئیں۔  
تھوڑی دیر بعد جب اس نے اس معاملہ کو نظر غور سے دیکھا تو اپنے دل کو اس بات سے تسلی دی کہ مرن کے کل خاندان سے دوستی پیدا کر لینا ایک آسان کام ہے اور غالباً انکی دوستی زیادہ مفید ثابت ہوگی۔ اسکو اس بات سے بھی اطمینان حاصل ہو کہ سسر مرن دیہات میں رہتی ہیں اور وہاں رقیبوں کا بھی ڈر نہیں ہو۔ خلاصہ یہ کہ بالوس نہوا اور یہ صورت بھی اسکو پسند آئی۔

گو لارڈ وائرگریف مس کیرولن یعنی ایولن کی جائیداد کے ایک ٹرسٹی تھے مگر انکو اسکی جائے سکونت قرار دینے کا کوئی استحقاق نہ تھا۔ متوفی لارڈ وائرگریف نے وصیت کر دی تھی کہ ان کل امور میں جو ایولن کی تعلیم یا سکونت کے تعلق ہوں لیڈی وائرگریف کو جزوی اور کلی اختیارات حاصل ہیں بیان یہ امر بھی اضافہ کرنا قرین صحت ہو گا کہ متوفی نے لارڈ وائرگریف اور انکے شریک متولی مسٹر گناوس ڈاوس نامے ایک مشہور مہاجن کو خریداری جائیدادوں

روپیہ لگانے کے وہی اختیارات عطا کیے تھے۔ اور انھوں نے اپنی وصیت میں بیان کیا کہ ایک سو میں ہزار پونڈ سے ایک سو میں ہزار پونڈ تک اپنی جائیداد کی خریداری میں لگایا جائے لیکن اگر متولیوں کو کوئی اچھی اور مصلحتی مل جائے تو پورا سرمایہ تک لگایا جاسکتا ہو مگر وقت اور خریداری کا انتخاب کل متولیوں کے سپرد تھا۔ لارڈ وارگریف اب تک خریداری جائیداد کا مانع رہا اور اسکا یہ سبب نہ تھا کہ وہ جائیداد ارٹھنی کی خریداری کو مفید نہ سمجھا ہو بلکہ اسے خیال کیا کہ میں جب تک قانونی محصل نہ ہو جاؤں اس کے انتظام کی دوسری مول لینا مصلحت نہیں ہے کیرولائین اور ایولن باغ میں آہستہ آہستہ چل قدمی کر رہی تھیں کیرولائین کہنے لگی۔ کیوں بس ایولن تم نے مجھے لارڈ وارگریف کے اوصاف کیوں پوشیدہ رکھے۔ وہ تو بڑے خلیق اور طنسا معلوم ہوتے ہیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ ایسے ساتھی سے تھوڑی خوشی ہوگی۔ ایولن نے چند منٹ تک کوئی جواب نہیں دیا۔ اس کے بعد افسوسناک شہتاق کے ساتھ کہا۔ پیاری کیرولائین تم اس قدر عقل مند اور مہربان ہو۔ مجھے صلاح دھوکہ میں کیا کرنا مجھے بڑا رنج رہتا ہے۔

مسٹر مرٹن۔ رموثر ہو کر۔ تھوڑی جکی قسمت۔ رشک کے قابل ہو کس بات کا رنج رہتا ہو ایولن۔ میں لارڈ وارگریف سے محبت نہیں کر سکتی۔ شادی کیا معنی۔ اگر ان کے ساتھ شادی کا خیال آجاتا ہو تو میں کانپ اٹھتی ہوں۔ مائے کیا کروں۔ کیا مجھ کو یہ کہنا لازم نہیں ہو کہ میں اس خواہش کو پورا نہیں کر سکتی۔ بس یہی خیال مجھے آٹھ ہزار روپے ڈالتا ہوا اسکے ماموں نے اپنی جائیداد جو اسکو ملنی چاہیے میرے نام وصیت کر دی تھی مگر انکو یقین یہ تھا کہ لارڈ وارگریف سے میری شادی ہونے پر یہ جائیداد اسکو مل جائیگی۔ پس اگر میں انکار کرتی ہوں تو دھوکے بانی ہو اور اگر نہیں انکار کرتی ہوں تو مصیبت ہو۔

عجب درویشیت جانم را اگر گویم زبان منور  
ماگرم در کشم ترسم کہ مغر استخوان سوز

کیرولائین۔ لیکن کیا سبب ہو کہ تم لارڈ وارگریف کو نہیں جانتیں۔ گو انکی عمر زیادہ ہو لیکن وہ اب بھی جہون رعنائیں بلکہ اچھے اچھے جوانوں سے بڑھکر ہیں۔ انہیں ریاست۔ منات۔ خوش اخلاقی۔ فلسفہ۔ رعب اور لیافت۔ غرض کیا کچھ نہیں ہو۔ ان اوصاف کے علاوہ اور کیا چاہیے۔ آخر تم ہی کو کسکو اچھا سمجھتی ہو۔

ایولن۔ مجھے ایسا شخص پسند ہو جکا دل میرے دل سے لا ہوا ہو۔ کیرولائین۔ تو تمہیں اس بات کی پروا نہیں ہو کہ ایسا شخص خواہ جو ان ہو یا حسین۔ ایولن۔ (معصومیت سے)۔ حسین بھی ہو جو ان بھی ہو۔ لیکن مجھے شادی کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر لارڈ وارگریف تمہارے عشق میں اور تم لارڈ وارگریف کے عشق میں مبتلا ہو جاؤ تو میں آزاد ہو جاؤں۔

اسوقت وہ دونوں مکان کے سامنے سبزے پر بیٹھی ہوئی تھیں اہلی نے انکو دور سے دیکھا ایک اخبار جو اسکے ہاتھ میں تھا اٹھایا اور دو تین منٹ تک سوچا رہا۔ اسکے بعد اسنے اپنی ٹیپنی اپنی اور انہیں جا کر شامل ہو گیا۔

اہلی اور کیرولائین میں کچھ عرصے تک خوش گپیاں ہوتی رہیں اور اول الذکر نے اپنی لسانی اور آتش زبانی سے کیرولائین کو اپنا مفتون بنالیا۔ تھوڑی دیر بعد کیرولائین چلی گئی اور جھامڑی کے ایک گلاب کو کھتی رہی اہلی نے بھی ایک بھول توڑا اور اسکے نذر کیا۔ اسوقت ایولن اسنے چند قدم آگے تھی۔

لارڈ۔ مس کیرولائین۔ تم ایولن کی دوست تو ہو ہی میری بھی ہو جاؤ۔ یہ لو۔ پو پھول نذر کرتا ہوں اس میں کوئی کاٹنا نہیں ہے۔ میں نے سنا ہے کہ ایولن تمہاری مہمان ہونے والی ہیں میں امید کرتا ہوں کہ تم میری ضرورت کو کالت کرو گی۔

کیرولائین۔ رکنت کرتے ہوئے، تمہیں کیل کی کیا ضرورت ہے۔

لارڈ۔ تمہیں سننا۔ عشق است دہزار ہنگامی، کوئی وکالت کرنے والا ضرور ہے۔



در نہ ایولن تک شنوائی مشکل ہو۔

وہ یہ کہہ کر خروقد جھٹکا اور ایولن سے ملا کیر و لائین ایک عقلمند لڑکی تھی اور عاقلانہ اشارہ کا فیت۔ وہ مکان کو تنہا اور سوچتی ہوئی واپس گئی۔

لارڈ بس ایولن میں چاہتا ہوں کہ تم سوقت میرے دل کا حال بڑھ لو۔ تم اپنے مکان سے جانے والی ہو۔ نئے نئے منظر تم کو گھیر رہے ہیں۔ نئی نئی صورتیں تم کو دکھائی دے گی۔ یہ تو کون مجھے یاد رکھو گی یا بھول جاؤ گی۔

جس وقت وہ یہ گفتگو کر رہا تھا اُس نے چاہا کہ ایولن کا ہاتھ کپڑے گر ایولن نے اہستگی سے اپنا ہاتھ پھینچ لیا۔

ایولن سدا بہت دھیمی آواز میں اے۔ یان یاد رکھو گی۔ بشرطیکہ آپ صرف یاد کے خواہاں ہوں لارڈ۔ بس یاد ہی کافی ہو۔ مطلب یہ کہ تم میری گزشتہ محبت اور آئندہ وعدے کو نہ بھول جانا ایولن کا پنپنے لگی اور کہا۔ ”جناب میں مجھ کو معاف فرمائیے۔ میں آپ کی محبت اور آپ کے ستودہ صفات سے ناواقف ہوں۔ اور اب چونکہ وہ وقت قریب آگیا ہو کہ آپ میرا فائدہ چاہیں۔ اسلئے میں عرض کرتی ہوں کہ مجھ کو آپ کے خیر اور فیاض دل مامون کی وصیت کے مفہوم کا قلعی ہو۔ کیا میں کوئی کفارہ نہیں کر سکتی؟ میں اپنی کل جائیداد جو حقیقت آپ کو ملنی چاہیے بخوشی دیدو گی۔ آپ اس کو قبول فرمائیے۔

لارڈ۔ ہاے بیدردی! کیا تم سمجھتی ہو کہ میں تمہاری دولت کی تلاش میں ہوں؟ پیاری میں تو تم کو چاہتا ہوں۔ خدا کو اہ ہو کہ اگر تمہارے پاس نام کو دولت نہ تھی اور تم صرف اپنا دل میرے نذر کرتی تو میں اسی کو ایک نعمت عظمیٰ سمجھتا۔ تمہارا خیال ہو کہ تم کو مجھے محبت نہیں ہو سکتی۔ لیکن یہ صرف خیال ہی خیال ہو تو وجہ کیا کہ ہم تم جدا جدا رہتے ہیں۔ ابھی تک میری قدر نہیں معلوم ہو۔ میں تمہارا بیٹا جان تیار اور وفادار عاشق ہوں۔ پیاری ایولن یہ نہ سمجھو کہ تمہاری راحت میں کسی طور پر خلل پڑ سکتا ہو میرے ساتھ رہ کر تم کو کوئی رنج نہ رہے گا لارڈ و اگر تم

تقریر میں فصاحت ضرور تھی۔ مگر طرز بیان صاف کتا تھا کہ شروع سے آخر تک بناوٹ ہی  
اس میں سچائی اور سنجیدگی کا نام نہ تھا۔ اور یہ ایسا بڑا عیب ہو کہ اس سے بڑھ کر کوئی عیب  
نہیں کر سکتا۔ پھر بھی ایولن موثر ہوئی اور اسے بزدلی سے جواب دیا۔ مین آپ کی محبت کا  
بار نہیں کر سکتی۔ پھر آپ بھلو کیون چاہتے ہیں۔ مجھے زیادہ حسین اور دولت مند آپ کو  
انصاف کی نظر سے دیکھنی تھی۔ آپ ناراض نہ ہوں۔ لیکن خیال فرمائیے کہ بھلو ایک شرط پر دولت  
دی تھی اور اگر میں وہ شرط پوری نہ کروں تو از روئے انصاف وہ دولت آپ کی ہے۔  
لارڈ۔ خدا کے لیے۔ ایسی گفتگو نہ کرو۔ میں محبت کا بھوکا ہوں۔ دولت کا بھوکا  
نہیں ہوں۔ شرط کی عدم پابندی میں صرف ایک قلیل رقم کی ضابطی ہے۔ باقی سب جائداد تمھاری  
اور تمھارے بچوں کی ہے۔ آہ۔ اس دردناک منظر کو تو یاد کرو۔ جب تمھارا امی بہتر مرگ  
پڑا ہوا تھا۔ تمھاری ماں اس کے پلنگ کے قریب دو زانو بیٹھی تھیں۔ تمھارا باپ تمھارے ہاتھ  
میں تھا اور دم واپسین پر میرے امون کی کیا تمنائی اور اسے کس محبت سے ہم سب کو  
دعا میں وی تھیں۔

ایولن بد سسکیاں بھر کر۔ میرے حضور۔ بھلو معاف فرمائیں۔

لارڈ۔ پیاری ایولن۔ مجھے اُمید نہیں کہ تم میرے خلاف فیصلہ کر دو گی۔

ایولن۔ (آنکھیں اٹھا کر) جی نہیں۔ میں اپنے فرائض کو خوب سمجھتی ہوں۔ میں انکو

ضرور انجام دوں گی۔ اس وقت مجھے کچھ نہ پوچھئے۔ میں کچھ کچھ جواب دوں گی۔

لارڈ دارگر لین چاہتے تھے کہ اس معاملہ کو اور طول دین مگر قدموں کی آہٹ سن کر

چپ ہو گئے اور پیچھے ہٹ کر دیکھا تو ایک معزز صورت نظر آئی۔ موقع جاتا رہا۔ ایولن نے

بھی پیچھے دیکھا اور نو وار کو پہچان کر اسکی طرف دوڑ گئی۔

اس نو وار بزرگ کی عمر ستتر برس سے تجاوز تھی لیکن اس کے بشرے سے تند تھی اور

خوشحالی عیاں تھی۔ وہ سیاہ کپڑے پہنے ہوئے تھا اور اس کے بلے بال جو برف کی طرح

سفید تھے سب گروہوں سے کلک کا نہ تھے پر شک رہے تھے۔

یہ پیر دیوان کو کچھ کرشکرایا اور صدق محبت سے اُسکی پشانی کا بوسہ لیا۔ اُنکے بعد وہ لارڈ وارگریف کی طرف مخاطب ہوا جس نے اپنے معمولی اخلاق سے مصافحہ کے لیے اپنا ہاتھ بڑھایا۔

لارڈ میرے پیارے مسٹر آبرے۔ میں نے سنا تھا کہ آپ باہر تشریف لگئے ہیں ورنہ میں آپ کی خدمت سراپا برکت میں ضرور حاضر ہوتا۔

پادری۔ یہ حضور کی گرم گسٹری اور عزت افزائی ہو۔

لارڈ۔ آپ کیون وہاں تشریف لگئے تھے۔

پادری۔ میری جگہ ایک نئے پادری صاحب مقرر ہوئے ہیں میں اُنہیں کے پاس گیا تھا۔

پادری۔ پیاری ایولن ستم کچھ زرد نظر آتی ہو۔ جب میں نے تلو چھوڑا تھا تب تو ایسی نہ تھیں۔

ایولن فرط محبت سے اسکے بازو سے چٹکی اور مسکرائی۔ تھوڑی دیر بعد وہ مکا کو روانہ ہوئے۔ پادری آبرے ایک گھنٹے تک اُنکے ساتھ رہے اور جب وقت وہ اپنے گھر کو جو وہاں سے صرف چند قدم کے فاصلہ پر تھا جانے لگے تو ایولن نے اپنے دروہ کا ذکر کیا اور اپنے کمرے میں چلی گئی۔ ملی فرس اپنا رنج مٹانے کے لیے کیرولائین سے باتیں کرنے لگا اور لیڈی وارگریف مادرانہ فکر کے ساتھ ایولن کے پاس چلی گئیں۔

### گیا رمھوان اور بارمھوان باب

اس رات سے لارڈ وارگریف کو ایولن سے پریوٹ گفتگو کا موقع نہیں ملا کیلئے کہ وہ

اس سے ملنے ہوئے جھجکتی تھی اور ہمیشہ اپنی مان یا سنرلسلی یا پادری کے ساتھ رہا کرتی تھی۔

چونکہ لارڈ وارگریف کو لیڈی وارگریف کے ساتھ تنہا رہنے کی خواہش نہ تھی اُس لیے

آنکھوں نے کسی دن اپنی روایتی شکل سے بھی انعام کیا جو مسز ٹرن وغیرہ کی روانگی کے لیے مقرر ہوا تھا اور وہ کئی کئی سال تک ایک ہی ساتھ جانا تھا ایسے قرار پایا تھا کہ وہ سب ملان - مقام پر کھانا کھا بیٹھے اور وہاں سے لارڈ وارگریف حازم لندن ہو گئے۔

لارڈ وارگریف نے ہزار چاہا کہ کسی طرح ایولن سے پھر کوئی اتفاقیہ ملاقات ہو جائے مگر نہوئی اور وہ ہونٹھڑ چاہا کر رہ گیا۔ اس شام کو جب ایولن رخصت ہونے والی تھی تو مسز ٹرن کا مختصر کردہ آخری گھنٹے کے لیے علیحدہ ہو گیا تھا۔ مسز ٹرن اپنے کمرے میں تھیں اور اباب بند حواس نے من مصروف تھیں۔ کیرولائین اور لارڈ وارگریف بھی موجود نہ تھے لیکن خیال تھا کہ اول الذکر ایولن کے ساتھ ہوگی اور لارڈ وارگریف خطوط لکھ رہے تھے۔ مسز سلی اپنے کمرے میں تھیں اور اپنی اس نوجوان محبوبہ کی شکل حالت پر غور کر رہی تھیں جو ایک نئی دنیا میں شامل ہونے والی تھی۔

اسوقت ایولن اپنے ایک چھوٹے کمرے میں جو ایک ٹیلے پر بنا ہوا تھا رہتھیں اور رنجیدہ بیٹھی ہوئی نظر آئی۔ اُس دن وہ بڑی چین تھی کیلئے کہ جدائی کا خیال اسکو سخت شاق گزرتا تھا اور وہ یہ خیال کر کے رہ جاتی تھی کہ آخر میں کیوں جاتی ہوں؟

جسوقت وہ بیٹھی ہوئی یہ سوچ رہی تھی اسکو نہ معلوم ہوا کہ مسٹر آبرے جنھوں نے اسکو بہت فاصلہ سے دیکھ لیا تھا اسکے پاس آ رہے ہیں اور اسکو اسوقت خبر ہوئی جب مسٹر آبرے کمرے میں داخل ہوئے اور اسکو اسکے قصورات سے بیدار کیا۔

پادری۔ میری پیاری ایولن۔ جب تم چلی جاؤ گی تو ہمیں بہت یاد آؤ گی۔ لیکن ہکو بھی تم یاد کرو گی یا بھول جاؤ گی۔

ایولن۔ بھلا آپ کو بھول سکتی ہوں۔ غیر ممکن ہے۔ لیکن میں آپ کو چھوڑ کر کیوں جاؤں؟ کیا آپ امان جان سے نہیں کہہ سکتے کہ وہ مجھ کو نہ جانے دین۔ میں تو تب ہی اچھی تھی جب یہ جہنمی نہیں آئے تھے۔

پادری میری پیاری ایولن مین نے تمھاری مان اور سنزلسی سے اس بارے میں ذکر کیا تھا انھوں نے تمھارے جانے کے کل وجہ مچو سمجھا دیے ہیں اور آئین مطلق شک نہیں ہو کہ اکا خیال بہت صحیح ہو۔ اب تمھاری اس عمر کو صرف چند تہنے باقی رہ گئے ہیں جب تمکو اس بات کا فیصلہ کرنا ہو گا کہ تم لارڈ وارگریف کو اپنا شوہر قبول کرو گی یا نہیں تمھاری والدہ تمھارے فیصلہ میں دخل دیتے ہوئے ڈرتی ہیں۔ اور تم بالکل سچہ اور ناجبر کا بندہ تمکو خود ابھی اپنے دل کا حال نہیں معلوم ہو۔

ایولن۔ (اُس سنجیدگی سے جو اس کے خوف پر غالب آئی) لیکن مسٹر آبرے۔ کیا اب بھی میری مرضی کچھ اثر رکھتی ہو۔ کیا میں اُس شخص کے حکم کی خلاف ورزی کر سکتی ہوں جو میری لیریا باپ کے تھا اگر امان جان کی یہی مرضی ہو تو میں خوشی سے اپنی راحت کو اپنرے سے تصدیق کر سکتی ہوں۔

پادری۔ (نہایت سنجیدگی سے)۔ میری بچی۔ گوجوانی کے معاملات میں بوڑھے آدمی کی رائے کوئی وقعت نہیں رکھتی لیکن میں خیال کرتا ہوں کہ اس امر میں تمھارے فیض بمحکوم صاف نظر آتے ہیں لارڈ وارگریف کے استساق کی استعداد مخالف نہ کرو بلکہ اپنے دل میں سمجھو کہ اسکا تعلق تمھارے حق میں مضر ہوگا۔ اپنی طبیعت میں اطمینان رکھو اور قبل اسکے کہ وقت محدود نہ دیک آئے اس امر پر نہایت سنجیدگی سے غور کرو اور فی الحالہ جو رائے قائم کر لی ہو اسکا خیال فراموش کر دو۔ میں سمجھتا ہوں کہ لارڈ وارگریف مسز مرٹن کے یہاں اکثر آیا جا کر بیٹھے۔ وہاں تم انکو دوسروں کے ساتھ دیکھو گی اور انکا چال چلن پتہ عیاں ہو جائیگا۔ تمکو چاہیے کہ اسکا مزاج پہچاننے کی کوشش کرو اسکے اصولوں کو سمجھو اور جانچ کر کہہ آؤ وہ اس قابل ہو یا نہیں سبکی تم عزت و توقیر کر سکو۔ پیاری ایولن بے سرگرمی کے جی عشق ہو سکتا ہو اور یہ خانگی راحت کے لیے کافی ہو۔ اگر زمانہ اور آزمائش کا نتیجہ اس قابل ہو کہ تم سنوئی کی خواہش کو خوشی سے پورا کر سکو تو تمھارے فیصلہ کا کیا کہنا ہو اگر میں قابل

اور تمہارا دل گواہی نہ دے کہ تم لارڈ وارگریٹ سے شادی کرو تو تمکو اختیار ہوا اور تم بے ترد و آزاد ہو سکتی ہو۔ ایولن۔ ہم اپنا نیک و بد خود سمجھ سکتے ہیں۔ دوسروں کا نیک و بد سمجھنا بڑا مشکل کام ہو تمہارے مرنے کی میری ہرگز نہ تھی کہ تم مصیبت میں پڑی رہو اور اس لیے جو رائے تم خود قائم کرو گی وہ نہایت مناسب بلکہ انسب ہو گی۔ انسان کو کسی بڑائی پر نظر نہ ڈالنا چاہیے بلکہ اس کے اوصاف کو، لکھنا چاہیے تاکہ لازم ہو کہ نہایت صبر و اطمینان سے اسوقت کا انتظار کرو جب لارڈ وارگریٹ تمہارے فیصلہ کے طالب ہوں گے۔

پادری کی گفتگو جس نے اس کے کل فرائض کی توضیح کر دی تھی اس قدر موثر ثابت ہوئی کہ ارلین کے دل میں اطمینان اور تشفی ہو گئی۔

جب بوڑھا پادری اور جوان لڑکی مکان کو واپس گئے تو لارڈ وارگریٹ اور کیرولائین دوسری طرف سے ٹکرائے۔ لارڈ وارگریٹ نے اس تپاک سے مصافحہ کیا کہ پادری کی موثر ہو گیا اور اس نے خیال کیا کہ ایولن ایسے خلیق شخص کے ساتھ میں خوش رہ سکتی ہو لیکن وہ بوڑھا تھا تاہم عشق کے نشیب و فراز سے واقف تھا اور جانتا تھا کہ یہ طبیعت بھی کوئی چیز ہوگی۔

جسوقت ملی باتیں کر رہا تھا باغ کا چھوٹا پھانک کھلا اور لیڈی وارگریٹ سبزے پر نظر آئیں۔

### تیرھواں باب

آدھی رات کا عمل تھا کل مہمان اپنے اپنے کمر میں سونے کے لیے چلے گئے تھے کہ لیڈی وارگریٹ کے کمرے کا دروازہ کھلا اور نصف کشیدہ پردوں کی راہ سے چاندنی پھیل گئی۔ لیڈی وارگریٹ اپنے پنگ کے سرے پر دو زانو بیٹھی ہوئی تھیں اور انکا زرد چہرہ اس چاندنی میں اور زیادہ زرد نظر آ رہا تھا ایولن چوکھٹ پر کھڑی رہی اور جب لیڈی وارگریٹ باد آہی سے خارج ہوئیں تو ان کے پاس آکر ان کے زانو پر گر پڑی۔

لیڈی وارگریٹ نے اسکو اپنے سینے سے لگایا۔ اُسکے سر پر ہاتھ بھیرا اور کئی بار  
اسکی پیشانی کا بوسہ لیا۔

ایولن۔ (سہکیان بھر کر)۔ امان جان مجھے یمنین آئی۔ مجھے بالکل سو یا نہیں گیا  
میں آئی ہوں کہ مجھے پھر دعا دیجئے۔ مجھے پیار کیجئے اور مجھ سے فرمائیے کہ میں جھکو چاہتی ہوں  
اور تو جھکو پیار ہی ہے۔

لیڈی۔ میری سب سے پیاری ایولن۔ میں دنیا میں کسی کو تسے زیادہ نہیں چاہتی ہوں  
یہ نہ خیال کرو کہ میں احسان فراموش ہوں۔

ایولن۔ (اپنی مان کے چہرے اور ہاتھوں کو بار بار رو کر بوسہ دیتے ہوئے)  
امان جان میں خاص آپ کی بیٹی ہوں۔ اکلوتی بیٹی ہوں۔ آپ نے یہ آخری فقرہ  
کیونکر فرمایا۔

یہ محبت آمیز کلمات سنکر لیڈی وارگریٹ کا دل اور زیادہ بھرا یا اور وہ زار زار  
رونے لگیں۔ اس آخری رات کو مان بیٹی جدا ہوئیں اور ایک ہی چار پائی پر بیٹھی چیں  
اور صبح کے وقت جب لیڈی وارگریٹ تھک کر سو رہیں تو ایولن کا ہاتھ انکے گرد تھا اور  
اسکی تبرک آنکھیں انکی محافظت کر رہی تھیں۔

جب دن نکل آیا تو ایولن انکو سوتا چھوڑ کر اپنے کمرے میں خاموشی سے چلی آئی اور  
اپنے تصورات میں سابق کی طرح بھر محو ہو گئی۔

قبل اسکے کہ وہاں کھانا کھانے کے لیے جمع ہوں گا ٹریان دروازے پر آکر کھڑی ہوں  
اور اخیر میں لارڈ وارگریٹ تشریف لائے۔

کھانے کے وقت لارڈ وارگریٹ نے کئی بار چاہا کہ ایولن کو اپنی جانب مائل کرے  
گما سکی زبان سے ایک حرف نہ نکلا۔ آخر جب کھانے سے فراغت ہوئی تو سب نے  
لیڈی وارگریٹ سے رخصت حاصل کی اور گاڑیوں پر سوار ہو گئے۔ یہ منظر بھی بڑا رقت بھرا

ایولن اپنی ماں سے ملے ہوئے پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی اور سب کی آنکھوں سے آنسو جا رہی تھے۔ اخیر میں ایولن بھی سوار ہو گئی اور گاڑیاں چلی گئیں۔ لیڈی وارگرینٹ بڑی دیر دہلیز پر کھڑی رہیں اور اس جگہ کو دیکھتی رہیں جہاں آخری مرتبہ ایولن کو دیکھا تھا۔ انکے دل میں تنہائی اور ویرانی کا خیال برق کی طرح گزرا اور ہر چیز تیرہ و تار نظر آئی۔

آخر آنکھوں نے بڑے رنج و حسرت سے دہلیز چھوڑی اور آنکھیں جھکائے ہوئے اس سڑک پر چلی گئیں جہاں سے قبرستان کا راستہ تھا۔

## فصل دوم

### پہلا اور دوسرا باب

مسٹر سلی اپنے مکان کو واپس گئیں اور ایولن نے چند ہفتے تک مسٹر مرن کے مکان میں قیام کیا بمقتضائے فطرت نقل مکان کرتے وقت جو تشویش و رنج پیدا ہوا تھا کم ہو گیا اور جب وقت اسے مسٹر مرن کے مکان میں قدم رکھا تھا تو اسکو پہلی مرتبہ معلوم ہوا کہ مال زندگی کیا ہو۔

پادری آبرے بہت بڑے لائق بزرگوار تھے اور اپنے باپ کے دوسرے بیٹے تھے انکے باپ ایک دولت مند دی حوصلہ شخص تھے اور انکو برونٹ کا خطاب حاصل تھا۔ ماں بھی بڑی دولت مند اور اعلیٰ خاندان کی تھیں۔ پس وہ جاہ و مال کے لطف اٹھائے ہوئے تھے اور جو فوائد مانے حاصل ہوتے ہیں انکی قدر جانتے تھے۔ اول اول انکی زندگی قابل تعریف نہ تھی مگر چونکہ وہ بڑے سمجھدار اور مذکی تھے اور انکو دینیوں میں بہت کم تھی وہ چھبیسویں سال پادریوں کے زمرے میں شامل ہو گئے اور مسٹر سلی کی لڑکی سے شادی کی جسکے پاس بیس ہزار پونڈ کی جائیداد تھی۔ پادری مرن نے بہت جلد ہر دھرمی میں حاصل کی اور سب بڑے چھوٹے انکی عزت و توقیر کرنے لگے۔ وہ بڑے فیاض اور مہمان نواز تھے



اُنکا مکان اسقدر عالی شان تھا کہ اسکو کوئی پادری کامکان نہیں کہہ سکتا تھا۔ انکے بھائی سر جان مٹن جو جائیداد کے وارث قرار دیے گئے تھے اپنے والد کی طرح پارلیمنٹ کے ممبر تھے اور ہوس آف کانفس میں بڑی قدر کی نگاہوں سے دیکھے جاتے تھے۔

سر جان مٹن پادری چارلس مٹن کی عزت و توقیر کرتے تھے اور پادری مٹن بھی اپنے بھائی کا ادب ملحوظ رکھتے تھے اور دونوں کا باہمی برتاؤ نہایت درجہ قابل تعریف تھا۔ پادری مٹن کی جائیداد تک تعریف کیجائے تو بڑی ہو لیکن انکی بی بی بھی بڑی سیدھی سادگی نیک مزاج اور خلیق عورت تھی۔ انکی لڑکیوں میں کیرولائین سب سے بڑی تھی۔ ایک لڑکا وزارت دول خارجہ پر مقرر تھا۔ اور دوسرا جبکی عمر صرف آئیس برس کی تھی ہندوستان کے ایک گورنر کا پریوٹ سکرٹری تھا۔ ان لڑکوں کے علاوہ دو لڑکیاں اور تھیں۔ ایک کی عمر دس برس اور ایک کی صرف سات برس تھی۔ عرص اس خاندان میں بہت بڑی رونق اور جہل پھیل تھی۔ اور چونکہ پادری مٹن بڑے خلیق اور ملنسار آدمی تھے ایسے اُنکے مکان اکثر امیر و کبیر آیا جابا کرتے تھے۔ سٹر مٹن کو سٹر مٹن کا دو لقمہ ایولن کے ساتھ بے تکلفانہ برتاؤ اور ایولن کی سادگی دیکھ کر سخت تعجب ہوئے اور اُنکو خیال ہوا کہ اسکی پوری نگہداشت نہیں کیجائی لیکن سٹر مٹن نے اُنکو اطمینان دلایا کہ ایولن نہایت بھولی لڑکی ہے اور اُسکو آج کل کی لڑکیوں کی طرح بنا و چناؤ کا شوق نہیں ہے پھر بھی سٹر مٹن نے نہ مانا اور یہ معلوم کر کے کہ ایولن کے لیے ایک چھوٹا صاف کمرہ جو عموماً مستورات ملاقاتیوں کے لیے مخصوص تھا تجویز کیا گیا ہے تو وہ اپنے دل میں سخت ناراض ہوئے اور کہنے لگے سٹر مٹن جو میں کیمرون یعنی ایولن کو فی الحال کوئی خیال نہوں لیکن بعد کو وہ ہم لوگوں کو کیا جانے گی میرا قول ہے کہ ہر شخص کی عزت اُسکی آئندہ حیثیت کے مطابق کرنی چاہیے تاکہ اُسکے صفحہ دل پر اسوقت بھی ایک خوشگوار نشان باقی رہے جب وہ اپنے رتبے پر پہنچے۔

غرض بہت سی غدر خواہیوں کے بعد جنھوں نے بیچاری ایولن کو بالکل دبایا اسکو

دوسرے کمرے میں منتقل کر دیا۔ میکرہ بڑا عالیشان اور خوش طبع تھا اسکے ساز و سامان کا صرف بات سے اندازہ ہو سکتا ہو کہ بڑے دن میں جب کوئٹس چیرٹن تشریف لاتی تھیں تو اسی کمرے میں ٹھہرائی جاتی تھیں۔ مرٹن کے کل خاندان کو ایولن کا سبب خیال تھا اور شاید کسی لکھ کی اس قدر آؤ بھگت نہ تھی۔

چند روز میں اسکی کپڑے پہنانے والی عورت بھی آگئی اور آخر کار ایولن کو معلوم ہوا کہ دولتمند ہونا بڑی عمدہ چیز ہے۔ پادری مرٹن نے ایک طول طویل خط میں یہ کل مفصل حالات لیڈی وارگریف کے پاس بھیج دیے اور اسکے جواب میں لیڈی موصوف کا ایک خط آیا جس میں انھوں نے اپنی پسندیدگی ظاہر کی اور عاجزی سے چاہا کہ مس کیمرون کو جس چیز کی ضرورت ہو وہ میا کر دیجائے اسی ڈاک میں ایولن کے پاس بھی دو خط آئے۔ ایک لیڈی وارگریف اور دوسرا پادری آبرے کا تھا۔

یون تو ایولن ہر ایک کے ساتھ نہایت اخلاق اور محبت سے پیش آتی تھی لیکن اسکو سب سے زیادہ محبت مسٹر مرٹن کی دو چھوٹی لڑکیوں اور سیاہ خوبصورت ”اسپیل“ کے سے تھی۔ البتہ اسکو کیرولائین کی اکثر حرکات ناپسند تھیں تو وجہ کیا کہ وہ ان دنوں ملول اور رنجیدہ رہا کرتی تھی اور اسکو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا اسکے دل پر کوئی بھاری بوجھ رکھا ہوا ہو سارے خاندان میں وہی ایک نیک مزاج نہ تھی اور بسا اوقات اپنے والدین کو ایسا سخت جواب دے بیٹھتی تھی کہ ایولن کو نہایت ناگوار گزرتا تھا تاہم وہ اسکے عیبوں کو نظر انداز کر کے اسکو خوش رکھنے کی کوشش کیا کرتی تھی اور اس طرح پادری کے مکان میں بڑے آرام سے وقت گزرتا تھا۔

### تیسرا باب

ایک دن گھر کی لیڈیاں مسٹر مرٹن کے کمرے میں بیٹھی ہوئی تھیں۔ اور ایولن مسٹر مرٹن کی دختر سیلیا کی فرانسیسی صرف کی کتاب سن رہی تھی جب سیلیا اپنا سبق ختم کر چکی تو ایولن نے

مسٹر ٹن سے دریافت کیا۔

ایولن۔ کیون مسٹر ٹن۔ وہ خوبصورت اور نچلا مکان جکے نارے وختون سے نظر آ رہے ہیں کسا ہو۔ میں اس بات کو آپ سے پوچھنا چاہتی تھی مگر بھول بھول جاتی تھی مسٹر ٹن۔ میری پیاری س کیرون۔ اس مکان کا نام ”برلی“ ہو۔ کیا تم وہاں کبھی نہیں گئیں؟ کیرون لائین بھی کتنی بیوقوف ہو کہ اسے نکلونین دکھایا۔ یہ مکان ہمارے قصبہ کی ناک ہو تھیں سنا ہوگا۔ ایک صاحب مسٹر مالٹورس میں اُنکایہ مکان ہو۔

ایولن۔ معلوم ہوا۔ اور مسٹر مالٹورس خود۔

مسٹر ٹن۔ میں نے سنا تھا کہ وہ آنے والے ہیں گر میں یقین کرتی ہوں کہ ابھی وہ باہر ہی ہیں۔ برلی ایک عجیب و غریب مقام ہو گا اگر اسکی خبر گیری نہیں ہوتی۔ سنٹی ہوں کہ چارلس اول کے زمانہ سے اسی طرح پڑا ہوا ہو۔ اسکے دیکھنے سے حسرت ٹپکتی ہو مگر سوا کتب خانے کے جو کسی زمانے میں گر جاتا تھا اور کوئی کمرہ اچھا نہیں ہو۔ پھر بھی لوگ کو سونگے دیکھنے آتے ہیں۔

کیرون لائین۔ کو تو میں نکلونین۔ زیادہ سے زیادہ نصف میل کا راستہ ہوگا۔ مگر یہ جگہ دیکھنے کے قابل ہو۔

ایولن۔ جی ہاں۔ میں ضرور چلوں گی۔

مسٹر ٹن۔ لیکن اگر مالٹورس کے آنے سے پہلے ہی دیکھ آؤ تو اچھا ہو۔ کیونکہ وہ عجب مزاج کا آدمی ہو۔ جب وہ مکان پر رہتا ہو تو کسی کو دیکھنے کی اجازت نہیں دیتا اور جب سے بن بلون کو پہونچا ہو صرف ایک مرتبہ پہلے آیا ہو۔ یہ اس زمانے کا ذکر ہو جب وہ سوسائٹی میں بہت کم شافل ہوتا تھا۔ اور گو مسٹر ٹن نے اسکی بہت آؤ بھگت کی تھی لیکن اُس نے ہمارے ساتھ صرف ایک مرتبہ کھانا کھایا تھا اسکے ملازم نکلونین کمرہ بھی دکھائیے جہاں وہ کتابیں تصنیف کیا کرتا تھا۔

کیرو لائسنس۔ گوہن اُسوقت کچھ بھی لیکن مین اسے بخوبی جانتی ہوں ایک خوبصورت شخص ہو مگر بشرے سے فکر کے آثار پائے جاتے ہیں۔

ایولن۔ اگر تم جانا چاہو تو مین حاضر ہوں۔

سیسلیا۔ (ایولن سے لپٹ کر)۔ پیاری ایولن۔ مجھے بھی اپنے ساتھ لے چلو گی۔

صوفیہ۔ (مسٹر ٹن کی سب سے چھوٹی لڑکی)۔ مین بھی چلو گی۔ وہاں ایک بڑا عمدہ

مور ہو۔

مسٹر ٹن۔ اچھا بیٹی تم بھی جانا۔

ایولن اپنی ٹوپی لینے لگی اور بچے بھی اُسکے پیچھے دوڑے کیونکہ وہ ایک لمحہ کے لیے

اس سے جدا ہونا نہیں چاہتے تھے۔

مسٹر ٹن۔ کیرو لائسنس۔ آج تمہارا کیا حال ہو۔ چہرے پر وہ رونق ہی نہیں۔ کچھ

آداس سی معلوم ہوتی ہو۔

کیرو لائسنس سچی نہیں۔ مین بہت اچھی ہوں لیکن یہاں میری طبیعت نہیں لگتی اور

زیادہ تر افسوس یہ ہو کہ لیڈی ایلزبتھ اس سال لندن جانے کو نہیں کہتیں۔

مسٹر ٹن۔ بیٹی۔ جولائی مین جب کنارسڈین کی گھوڑ دوڑیں شروع ہونگی تو دیکھنا

یہاں کیسی رونق رہتی ہو۔ لارڈ وارگریف نے بھی آنے کو کہا ہو۔

کیرو لائسنس۔ کیا لارڈ وارگریف نے حال مین کوئی خط بھیجا ہو۔

مسٹر ٹن۔ نہیں تو۔

کیرو لائسنس۔ بڑا تعجب ہو۔

مسٹر ٹن۔ کبھی ایولن بھی اسکا ذکر کرتی ہو۔

کیرو لائسنس۔ بہت کم۔ وہ یہ کہ کراٹھی اور کمرے سے چلی گئی۔

یہ بڑا ہی خوشگوار دن تھا۔ جھاڑیاں سفید پھولوں سے لدی ہوئی تھیں۔ اور باد نسیم

چھوٹی چھوٹی پیلیوں میں آہستہ آہستہ چل رہی تھی۔ ایولن اور کیرولائین دو برلی کی جانب روانہ ہوئیں۔ مگر دونوں چھوٹی لڑکیاں تیلیوں کے کپڑے کے لیے اُسے آگے بڑھائیں انھوں نے کھیت طوکیے اور ایک چھوٹے پل کو عبور کر کے جو ایک چشمہ پر بنا ہوا تھا ایک جنگل میں داخل ہوئیں۔

کیرولائین۔ چشمہ ہمارے چچا اور سٹر مالٹریوس کی ارضی کا حد فاصل پر۔ دوسری جانب مالٹریوس کی زمین ہو چکی میل تک بھٹی ہوئی ہو۔ پس یہ سمجھے کہ اس کوٹی میں میرے چچا کے بعد مالٹریوس کی ارضی جائداد سب سے بڑھی ہوئی ہو۔ بڑے تعجب کی بات ہو کہ وہ شادی نہیں کرتا۔ وہ دیکھو۔ وہ مکان دکھائی دیتا ہو۔

یہ مکان ایک وسیع احاطہ میں واقع تھا اور اس کا قیاسی منظر بڑے بڑے درختوں اور پرنے فیشن کے تالابوں سے اور زیادہ وسیع ہو گیا تھا۔ مکان کے ایک طرف عشق سچان اور مینا ریلین لگی ہوئی تھیں اور ریک کو لمبی لمبی جنگلی گھاس نے گھیر رکھا تھا۔ کیرولائین۔ افسوس۔ یہ مکان کس قدر بے مرست پڑا ہوا ہو اور مالٹریوس کے نانا کی زندگی میں بھی اسکی زیادہ خبر گیری نہیں ہوتی تھی۔ سامنے کا دروازہ بند ہو چلا پروٹ راستہ سے چلین۔

کیرولائین ایک سچا راستہ سے مالٹریوس کے مکان میں داخل ہوئی اور باقی لڑکیوں نے اسکی پیروی کی۔

اُس وقت ایولن اُس کتب خانے میں کھڑی ہوئی تھی جس کا مسز مرٹن نے ذکر کیا تھا یہ ایک وسیع کمرہ تھا اور ہزاروں کتابیں الماریوں میں چنی ہوئی تھیں۔ اس کمرے میں روشنی کم تھی کیونکہ صرف وہی ایک کھڑکی تھی جہاں سے وہ مکان میں داخل ہوئی تھیں الماریاں سیاہ لکڑی کی بنی ہوئی تھیں جھتوں پر المیتہ سنہری کام تھا مگر وہ بھی ہتھ انداز مانہ سے سیاہ ہو گیا تھا۔

یہ کمرہ نہایت ہی اونچا تھا اور اس میں اس زمانے کی تصویریں اور نقش و نگار بنے ہوئے تھے جب وہ مذہبی کام میں لایا جاتا تھا۔ اس میں دو بڑے آئینہ تھے اور ایک آئینہ نصف جلی ہوئی کڑیاں پڑی ہوئی تھیں۔ اس آئینہ کے قریب ایک بڑی آرام گاہی اور ایک چھوٹی پٹھنے کی میز تھی جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کوئی شخص حال ہی میں آکر یہاں پہنچے گا، ہر کھڑکی کے پاس ایک پیانو باجا رہا ہوا تھا اور کمرے کی نئی چیزوں میں صحن ہی باجا اور ایک تصویر تھی جس کا بعد کو ذکر ہوگا۔ ایون نے پہلے چیزیں نہایت خاموشی اور غور سے دیکھیں اور اب اسکو معلوم ہوا کہ مکان اوکھین کی خاصیتوں کے قدر کیا ہیں۔ انہیں ایون کی سب سے زیادہ توجہ ایک تصویر کی طرف مائل ہوئی۔ یہ تصویر ایک حسین لڑکی کی تھی جسکی عمر ٹھارہ برس کی ہوگی اور وہ اس قسم کا لباس پہنے ہوئے تھی جیسی چالیس برس پیشتر پہنی جاتی تھی۔ اس لڑکی کا نقشہ بہت اچھا تھا مگر رنگ اڑ گیا تھا اور چہرے سے اُداسی ٹپکتی تھی ایک ریشمی پردہ اسکے جانب پڑا ہوا تھا اور اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ صاحب خانہ اس تصویر کی بڑی قدر کرتا تھا۔

کیروولائین۔ ایون۔ یہ آج دوسری مرتبہ میں نے یہ تصویر دیکھی ہے۔ جب بوڑھے چوکیدار سے بڑی منت کی جاتی ہے تو وہ ہچکے سے پردہ اٹھا کر تصویر دکھا دیتا ہے مینیں معلوم کیا سبب ہے کہ مالٹریورس اسکو قبرک سمجھتا ہے۔ یہ تصویر اسکی مان کی ہے اور اسوقت کی ہے جب اسکی شادی نہیں ہوئی تھی۔ یہ عورت مالٹریورس کے پیدا ہوتے ہی گر گئی تھی۔

ایون نے ایک آہ بھری اور کیروولائین نے پھر کہا۔

”بھائے اسکے کہ اس تصویر کے محاذی ایک سہاہی کی تصویر آویزاں ہے اگر ٹیڈی فلورنس سلیس کی تصویر موتی تو اچھا تھا۔ لوگ کہتے ہیں کہ مالٹریورس نے اسکی وفات کے صدمہ سے اپنا ملک چھوڑ دیا تھا۔ مگر یہ بات نہیں۔ شاید اسکی صدمے سے یہ بات اختیار کر لی ہو۔“

ایولن غصہ سے ا۔ یہ تم کیونکر کہہ سکتی ہو۔ فسوس ا۔

سیلیا۔ پیاری ایولن۔ اس تصویر سے تمہاری شکل بہت ملتی ہے۔ صرف فرق یہ ہو کہ تم کسی قدر زیادہ خوبصورت ہو۔ ذرا اپنی ٹوپی اتار ڈالو۔ پھر دیکھو تمہارے بال ویسے ہی نظر آئیں گے۔

ایولن نے سنجیدگی سے گردن ہلاتی مگر ستاخ سیلیا نے فیتہ کھول کر ٹوپی اتار لی اور ایولن کے خوبصورت چمکتے ہوئے بال شانوں پر پھیل گئے۔ ایولن اور تصویر میں کوئی مشابہت نہ تھی البتہ بالوں کا رنگ ملتا تھا۔

سیلیا۔ ”صوفیہ ڈ۔ ناچیں۔“ وہ یہ کہہ کر ناچنے اور ہنسنے لگیں لیکن ایولن نے منع کیا۔

ایولن کیون مں کیرولائین۔ مالٹریورس اسی کمرے میں زیادہ قریب سے ہیں۔

کیرولائین۔ نہیں۔ وہ دوسرا ہے۔

یہ کہہ کر اُس نے دروازہ کھولنا چاہا مگر وہ اندر سے بند تھا اس کے بعد اُس نے دوسرا دروازہ کھولا اور اس کمرے میں لے گئی جو پوپ کے زمانے میں گرجا کا کام دیتا تھا۔ کیرولائین۔ پہلے یہ کمرہ گرجا کا کام دیتا تھا لیکن سٹر مالٹریورس کے ایک بزرگ نے جبکا نام نامی سرکینم ڈگبی تھا اسکو موجودہ صورت کا بنا کر بلخ کے دوسری جانب گرجا بنو دیا ایولن کے بشرے سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ اس مکان سے تمام دن جانا نہیں جاتی تھی اور غالباً یہی سبب تھا کہ وہ پانچو کے قریب آئی اور اسکو کھلا ہوا دیکھ کر بجانے لگی۔ اس وکٹس باجے کی آواز حسرتناک کمرے میں گونج اُٹھی اور سیلیا اور کیرولائین نے گانے کی فرمائش کی۔

ایولن تو چاہتی ہی تھی اشارہ پاتے ہی مالٹریورس کی تصنیف کی ہوئی غزل گانے لگی اسی کمرے کے متصل کمرے میں جبکا کیرولائین نے ذکر کیا تھا مالک مکان بیٹھا ہوا تھا کیونکہ

وہ گزشتہ شب کو یکایک واپس آگیا تھا سرے میں شور و غل کی آواز سن کر سخت چین چہین ہوا اور خانسا مان سے ناراض ہو کر کہنے لگا۔

مالٹو پورس۔ تنے میرے مکان کو عجائب خانہ مقرر کیا ہو۔

خانسا مان۔ اگر حضور یہاں رہتے ہوئے تو یہ حالت نہوتی۔

مالٹو پورس۔ بس جاؤ! اُنے کہ دو کہ مالک مکان آگیا ہی اسکو مہمانوں کی ضرورت

نہیں ہے۔ تشریف لے جائیں۔

خانسا مان۔ حضور!۔

مالٹو پورس۔ تنے نہیں سنا۔ میں کیا کہتا ہوں۔ کہ دو یہ میری ذاتی ملکیت ہے۔

عجائب خانہ نہیں ہے۔

خانسا مان۔ حضور۔ اگر وہ کوئی بڑے آدمی ہوئے تو۔

مالٹو پورس۔ کچھ پروا نہیں۔ اگر وہ بڑے آدمی ہیں تو اُنکے خود بڑے بڑے

مکان موجود ہیں۔

خانسا مان۔ (چو کنا ہو کر) حضور شاید سٹرٹن کے خاندان والے آئے ہوں۔ وہ

یہاں اکثر آیا کرتے ہیں۔

مالٹو پورس۔ جاؤ۔ جاؤ۔ اگر اب تنے ایک لفظ بھی زبان سے نکالا تو موقع

کر دیے جاؤ گے۔

خانسا مان نے (جب کا نام سٹرٹن تھا)۔ اپنی آنکھیں اور ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے

لیکن اسکے مالک کی آواز اور نگاہ میں کوئی بات ایسی تھی کہ اسکو جواب دینے کی جرات نہ تھی

وہ آہستہ سے دروازے کی طرف مڑا اور شکل سے دروازے تک پہنچا ہو گا کہ باہر سے

ایک ایسی شیریں آواز سنائی دی کہ وہ خود ٹھٹک گیا اور مالٹو پورس بھی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا

اُس نے خانسا مان کو منہ کر دیا کہ اب وہاں نہ جاے اور خود اس لکڑی آواز سے ایسا محو ہو گیا



گو یا کسی نے جادو کر دیا ہو وہی غول جو اسکی ابتدائی تصنیف میں تھی گائی جا رہی تھی اور گلے والے کی آواز اس قیامت کی تھی کہ سارا مکان گونج رہا تھا۔ تھوڑی دیر میں گانا بند ہوا اور مالٹریو رس ایک آہ بھر کر دروازے کی طرف چلا۔

خافساناں۔ رنجیدگی سے۔ کیون حضور۔ کیا میں آپ کا پیام پہنچاؤں۔

مالٹریو رس۔ نہیں۔ کچھ ضرورت نہیں۔ ذرا ٹھو۔ مجھے جانے دو۔

مستر جٹس نے اپنی ٹانگیں ہٹالیں اور اپنے دل میں بہت ہی خوش ہوا۔ وہ اپنے دل میں خیال کرنے لگا کہ صحبت کا کس قدر اثر ہوتا ہو۔ ایک وہ دن تھا کہ مسٹر مالٹریو رس کے برابر کوئی حلیم شخص نہوگا۔ یا ایک آج ہو کہ جامے سے باہر ہوئے جاتے ہیں۔ ہمارے مالک کا مزاج خراب ہو گیا ہو۔

جب ایولن نے اپنا گانا ختم کیا تو سوگوار باج کی آواز اور پرنور نعمت سے اس قدر موثر ہوئی کہ اسکی زبان میں لکنت آگئی۔ لڑکیاں اٹھ کھڑی ہوئیں اور فرط محبت سے اسکو خوب پیار کیا۔

سیسلیا۔ پیاری ایولن۔ وہ دیکھو۔ کیسا اچھا مورا ہو۔

یہ کہہ کر سیسلیا اور صوفیہ مور کے قریب چلی گئیں مگر اول الذکر لڑکی تھوڑی دیر میں اپنی آواز کیرولائین سے کہنے لگی۔ ”ہن۔ کیرولائین۔ دیکھو باغ میں کیسے خوبصورت گھوٹے ہیں کیرولائین کو گھوڑوں کا بڑا شوق تھا۔ وہ سیسلیا کے ہمراہ گھوٹے دیکھنے کے لیے چلی گئی اور اسکو طبعی میں ایولن کا بھی خیال نہ رہا۔ ایولن کچھ دیر کے لیے تنہا رہ گئی اور ایک مرتبہ پھر اس تصویر کا نظارہ کرنے لگی جسکو اول مرتبہ بھی بڑے غور سے دیکھا تھا اور جسکی حجاب آلود نگاہ سے گمان ہوتا تھا کہ اسکی ماں کی تصویر ہو۔

ایولن۔ (اپنے دل میں)۔ اس حسین عورت کو اپنے بیٹے کی ناموری اور شہرت دیکھنی نصیب نہیں ہوئی اور چل بسی۔

ایولن بڑی دیر تک تصویر کو دیکھتی رہی اور اسکی آنکھوں میں آنسو بھرا آئے آخر وہ ہانکے چل دی اور وہ دروازہ جس سے متصل کے کمرے کا راستہ تھا کھلا ہوا ملا اس روبرو میں ایک جوان شخص نظر پڑا۔ ایولن اسکو دیکھ کر ششدر رہ گئی کیلئے کہ یہ وہی شخص تھا جسکو اسنے ایک مرتبہ اپنی کم سنی میں دیکھا تھا۔

اجنبی۔ (آگے بڑھ کر اور نہایت بردباری سے)۔ ڈرو نہیں۔ مالک خانہ تمہارا آنے سے ناراض نہیں ہو۔

ایولن۔ (آہستہ سے)۔ تو آپ ہی مالک ہیں۔

اجنبی۔ (اخلاق سے)۔ ہاں۔ میں ہی مالک ہوں۔ میرا نام مالٹریورس ہے۔ تم کیسی ہو یا تمہارے ساتھ کوئی اور بھی ہے۔

ایولن۔ میں بس مٹرن کے ساتھ آئی ہوں۔ معلوم نہیں وہ کہاں چلی گئیں۔ لیکن میں انھیں ڈھونڈ لیتی ہوں۔

مالٹریورس۔ تو کیا تم اس کے خاندان میں نہیں ہو۔

ایولن۔ میں انکے یہاں مسافرانہ ٹھہری ہوئی ہوں۔ اب جاتی ہوں۔ تلاش کرونگی مجھے یہ خبر ملے گی کہ آپ یہاں تشریف رکھتے تھے۔

مالٹریورس اسکی بیانی دیکھ کر مسکرایا اور اسکی نگاہ اوتھیں سے ایولن کو وہ وقت یاد آگیا جب اسنے اسکو اپنی گود میں لیکر اسکو ڈھارس دی تھی اور اسکے حوصلے کی تعریف کر کے اسکا ہوسہ لیا تھا اس خیال سے اسکے رخساروں کا رنگ شرم آلود ہو گیا اور پچھلے جھاک جانے کی کوشش کرنے لگی۔ مالٹریورس نے اسکو نہیں روکا لیکن چپ چاپ اسکے ہمراہ ہولیا وہ مشکل سے کھڑکی کے پاس پہنچی ہوگی کہ سیلیا دوڑتی ہوئی آئی اور کہنے لگی۔ ایولن میٹر مالٹریورس تو وہاں آگئے ہیں اور دیکھو کیسے اچھے گھوڑے لائے ہیں۔

جوہن سیلیا نے مالٹریورس کو دیکھا کبارگی رک گئی اور اتنے میں کیرولائین بھی آہوئی

کیرولائین ایک عقلمند اور سمجھدار لڑکی تھی۔ اجنبی کے بشرے سے تاثر لگتی کہ وہ مالٹریورس ہی اور جلدی سے عذر خواہی کر کے اسکی واپسی پر اس فصاحت اور لہجہ سے مبارکباد دی کہ ایولن دنگ رہ گئی اور مالٹریورس بھی خوش ہوا۔

کیرولائین میرے آبا جان آپ کی واپسی کا حال سن کر بہت خوش ہونگے۔ اور آپ سے غالباً جلد تر ملینگے۔ (ایولن کی طرف اشارہ کر کے)۔ آپ لا۔ ڈوار گرین مرحوم کے بھتیجے کو منسوب ہیں آپ کا نام مس کیرولن ہو۔

مالٹریورس۔ (ایولن سے)۔ میں سمجھتا ہوں تم مجھ کو بھول گئیں۔

ایولن۔ جی ہاں۔ اس وقت مجھے یاد نہیں رہا۔

کیرولائین۔ (متعجب ہو کر)۔ ایولن۔ کیا تم نے مسٹر مالٹریورس کبھی اس سے قبل بھی دیکھا تھا۔

مالٹریورس۔ ”مجھے سن لو۔ عرصہ ہوا جب مس کیرولن بالکل بچہ تھیں تو سڑک پر ٹھوکر کھا کر گر پڑی تھیں اور میں نے انکو اٹھا کر انکے گھر پہنچا دیا تھا۔ یا تو اس دن مجھے ملاقات ہوئی تھی یا آج ہوئی ہو۔ واللہ۔ اس وقت انکا ضبط دیکھ کر تعجب معلوم ہوتا تھا۔

کیرولائین۔ اچھا صاحب۔ اب ہم رخصت ہوتے ہیں۔ کیونکہ آپ کو بہت کام کرنے ہیں۔

یہ کہ کیرولائین سرودھ جھکی اور سسکا کر اپنے ساتھیوں کے ہمراہ روانہ ہوئی۔ مالٹریورس اسی جگہ ہٹا ہٹا کھڑا رہا۔ اگر ایولن پیچھے مڑ کر دیکھتی تو وہ انکے ہمراہ انکے گھر تک جاتا مگر چونکہ ایولن نے پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا۔ اسلئے وہ نہیں گیا۔

راستہ میں کیرولائین نے ایولن سے اس واقعہ کا حال کھو دکھو کر دریافت کیا جو مالٹریورس نے بیان کیا تھا مگر ایولن نے صرف مختصر طور پر جواب دیا اور مکان کو واپس آ کر اپنی ماں کو ایک خط میں مالٹریورس کی ملاقات کا حال لکھا۔

## چوتھا باب

جس طرح بجز ذخار اور دریائے ناپیدا کنار سیکڑوں جوار بھائے مشاہدہ کرتا ہوا سطح  
مالٹریورس کی زندگی نے دنیا کے سیکڑوں نشیب و فراز دیکھے۔ یوں تو جب سے اُس نے  
مہوش ہنجالا مختلف اوقات میں مختلف قسم کے جذبات کا شکار ہوتا رہا لیکن لیڈی فلورینس  
کے انتقال کا صدمہ ایسا نہ تھا جو اُس کے دل سے جلد فراموش ہو جاتا۔ اُس کے دماغ سے  
عملی زندگی کا خیال حرف غلط کی طرح مٹ گیا اور اسکا دنیا کی سیر و سیاحت سے اپنے وطن  
کو واپس آنا کچھ اسکی منتشر طبیعت کا سبب نہ تھا بلکہ اُس کے بوڑھے اور مہربان محافظ سٹرکیولینڈ  
کی بھی یہی خواہش تھی اور انھوں نے نہایت محبت آمیز خط میں اس سے واپس کی استدعا  
کی تھی۔ جب مالٹریورس برلیٹ کو آنے لگا تو اُس نے دو دن تک سٹرکیولینڈ کے مکان  
واقعہ رچمنڈ میں قیام کیا اور اس مختصر قیام نے اُس کے خیالات اور جذبات میں اس قدر  
لامیت پیدا کر دی کہ اُس کے کئی ناموزون ارادے بدل گئے مگر قبل اُس کے کہ کلیولینڈ کو  
اسکی طبیعت کا انقلاب کا حال معلوم ہو وہ چلا گیا اور سٹرکیولینڈ نے وعدہ کیا کہ میں چند  
روز میں تمہارے پاس ضرور آؤں گا۔

افسوس۔ ابھی مالٹریورس کی عمر ہی کیا تھی لیکن باوجود اس قدر فہم و فراست دولت  
قوت اور رتبے کے اسکی ایسی حالت ہو گئی۔ اس عمر میں انسان کا دل اور دماغ  
درجہ ارتقاء کو پہنچتا ہو اور وہ سمجھتا ہو کہ میں نے اب اپنی زندگی شروع کی لیکن حیف  
مالٹریورس کی کیفیت بالکل برعکس تھی۔

## پانچواں باب

شام کا کھانا کھانے کے وقت کیرولائین نے صبح کا واقعہ بیان کیا جسکو نہ صرف  
اُس کے گھر والوں نے پچھپی سے سنا بلکہ وہ لوگ بھی سنکر بہت غصہ ہوئے جسکی سٹرڈن  
کے یہاں دعوت تھی۔

مالٹریورس اپنے آبائی مکان میں اس قدر قیام کرتا تھا کہ ایک طور پر چینی سمجھا جاتا تھا۔ اسکی ذاتی عادتوں سخاوت اور آزادی کی نسبت صد ہار وائٹین بیان کیجاتی تھیں۔ یوں نے کمال اشتیاق اور خوشی سے گل روائٹین سنیں اور بہت محظوظ ہوئی۔

پادری مرٹن نے ہکوا اپنے معزز اور ممتاز ہمسایہ کی ہر طرح خاطر داری کرنی چاہیے اور اگر ہم اسکو اپنی ریکٹری (پادری کا گھر) میں نہ لائیں تو واقعی خود ہمارا قصور ہو۔ ابولن یہ سنکر شکر اُٹائی اور ایک بوڑھی عورت کہنے لگی میں مالٹریورس اور سیر کیروائٹین کا جوڑا اچھا ہو۔

سیر ولایتین نے سنا اور لب ہلا کر رہ گئی۔

تھوڑی دیر میں جب ہمان اور میزبان کھانا کھا چکے تو باجا شروع ہوا اور مالٹریورس کا ذکر جاتا رہا۔

دوسرے دن سٹر مرٹن گھوڑے پر سوار ہو کر ”برلی“ تشریف لے گئے مگر مالٹریورس مکان پر نہ تھا سٹر مرٹن اپنا ایک کارڈ اور ایک دوستانہ خط چھوڑ آئے جس میں درخواست کی کہ ازراہ ہربانی اور عنایت تکلف بالائے طاق رکھ کر غریب خانے پر کل چھتر خاں فرمائیے پادری کو ”برلی“ پہنچنے پر معلوم ہوا کہ مالٹریورس گائیکلی جوت۔ ایک گونہ کام میں مصروف ہو آٹھون نے دیکھا کہ بے مرمت زمین پر بہت سے مزدور جمع ہیں اور بخار اور لوہار وروان اور کٹھڑے بنانے میں مصروف ہیں جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ مالٹریورس مستقل طور سے رہنے کے لیے آیا ہو۔ اسوقت پادری نے سیر ولایتین کا خیال کیا اور خوش ہوا۔

دوسرے روز سیلیا کی سالگرہ ہونے والی تھی اور ہر سالگرہ کو مرٹن ریکٹری میں ہمسایوں کے بچوں کی دعوت ہوتی تھی اور شام کو ناچ ہوتا تھا۔

ابولن کو بچوں سے بڑی الفت تھی اور وہ خاصکر سیلیا کو بہت چاہتی تھی اسنے اس سالگرہ کے ایک ہفتہ قبل ایک قریب کے قصبے سے بہت سے کھلونے گڑیان لگوا

اور تصویر بن گئی تھی۔ جب بچے گھاس پر جم ہوئے تو اُسے کھلونوں کا صندوق کھولا  
لیکن وہ نہیں جانتی تھی کہ بچوں کو کسٹور پر خوش کرے۔ چنانچہ اُسے صندوق کا صندوق  
سیلیا کے نذر کر دیا تاکہ وہ خود اپنے ہاتھ سے بچوں کو تقسیم کر دے مگر حسد کے ڈر سے  
یہ بات قرار پائی کہ یہ اشیا لڑی یعنی چٹھی کے ذریعہ سے تقسیم کر دی جائیں۔  
سیلیا "اچھا یوں" دولت کی دیسی "ہنگی اور جبکہ جو کھلونا ملے وہ لے لے  
اور ناراض نہ ہو۔ لیکن اگر کوئی ناراض ہوا تو یوں اسکو پیار نہ کریگی۔

مسٹر مٹن جبکہ مادرانہ دل یوں کی مہربان الفت سے مسخر ہو گیا تھا اپنے شوہر کی  
بات بھول گئیں اور کھلونوں پر ٹکٹ لگانے اور ان ٹکٹوں پر منبر کاغذ کے چھوٹے چھوٹے  
ٹکٹوں پر لکھنے میں مصروف ہو گئیں۔ جب منبر وغیرہ لکھ گئے تو وہ ایک بڑا گھڑا لے آئیں  
اور اس میں کل ٹکٹ ڈال دیے اور سیلیا اُٹھ کر یوں کی آنکھوں میں ٹپی باندھنے لگی۔  
اسوقت بچے حلقہ باندھ کر عمدہ کھلونا پانے کی امید میں خوشی منا رہے تھے کہ انکا شوہر کی  
موقوف ہو گیا اور سیلیا نے جو رومال باندھنے میں مصروف تھی اپنے چھوٹے چھوٹے  
ہاتھ روک لیے۔ آخر کیا ہوا؟

یوں نے بندش کھسکا دی اور اسکی آنکھیں مالٹو لورس پر پڑیں۔  
پادری۔ مالٹو لورس کو ساتھ لیے ہوئے آکر اس کی میروں ابھی تو ان بچوں نے  
تھاری آنکھوں میں ٹپی باندھی ہو۔ اسکے بعد دیکھنا۔ تمہارے ساتھ کیا برتاؤ کرتے ہیں  
مالٹو لورس۔ (نہایت خندہ پیشانی سے)۔ پادری صاحب۔ ہمیں آکر ان بچوں  
کے گھیل میں خلل ڈالنا بہتر ہو کہ میں ان بچوں کا شکار بنوں۔

جسوقت وہ یہ تقریر کر رہا تھا اسکی آنکھیں یوں سے دوچار ہوئیں اور اُسے یوں  
کی شرم مٹانے کے لیے جو اسکے آنے سے یوں پر طاری ہو گئی تھی سیلیا کو گود میں  
اٹھالیا اور بڑے پیار سے اسکو دیکھنے لگا۔

اتنے میں چھوٹی صوفی اس کے پاس دوڑتی ہوئی آئی اور اس کے منہ کے پاس اپنے  
عارضہ تابان لاکر کہنے لگی۔ کیون صاحب آپ کا مور کیا ہے۔  
مالٹریورس کو صوفی کی شیریں گوار تقریر بہت پسند آئی اور وہ خوش ہو کر بچوں کے ساتھ  
گھانسنس رہ بیٹھ گیا۔  
صوفی۔ اے کو بھی انعام ملنا چاہیے۔ انکا دوسرا نام کیا ہے۔ یہ نام تو اتنا بڑا ہو کہ بڑی شکل سے  
نکلتا ہو۔

مالٹریورس۔ مجھے ارنسٹ کہہ کر پکارو۔

بچے۔ تو اب کھیل کیون نہیں شروع ہوتا۔

صوفی۔ (ایولن کو شرماتی ہوئی دیکھ کر)۔ ایولن آخر کیا دیر ہو۔

ایولن بڑی بندھوانے سے اٹھا کر کرنے لگی اور گو مسمرٹن نے منع کیا کہ ایولن کو چھو نہ  
مگر بچے کھلی ماننے والے تھے۔ انھوں نے شور مچا کر ایک حشر پا کر دیا اور ایولن کو جلدی  
سے سر تسلیم خم کرنا پڑا۔ چنانچہ ایولن کی آنکھوں پر بڑی باندھی گئی اور اسکا یہ کام قرار پایا کہ جو نام  
بولا جائے اس نام پر ایک نمک گھڑے میں نکال کر دیدے۔ جب مالٹریورس کا نام آیا تو  
وہ مسکرائی اور شرم کی جھلک اس کے رخساروں پر نمایاں ہو گئی۔

جو وقت مالٹریورس کے نام کا نمک نکالا گیا اور مالٹریورس کے نام سب سے خراب  
چیز یعنی ایک ”نیلا فیتہ“ نکلا تو سب بچے کھلکھلا کر ہنس پڑے اور گو صوفی کہنے لگی کہ میں بلانوی  
مگر مالٹریورس نے نہیں دیا۔

مالٹریورس تمام دن ایک ٹری میں رہا کہ جب سے وہ بائیس برس کا ہوا نہیں جانتا تھا کہ  
نہیں کیا ہو لیکن آج وہ ناچین شریک ہوا اور ایولن کے ساتھ ناچا۔

جو وقت وہ اپنے مکان کو واپس آنے لگا تو مہمانوں میں بوڑھے سے بچے تک  
اس سے حوصلہ معلوم ہوتے تھے۔

## پچھٹا باب

اب مالٹریورس کی مڑن والوں کے یہاں بے تکلفی ہو گئی اور وہ انکے یہاں متواتر آنے جانے لگا۔

ایک دن کیرولائین اور ایولن مالٹریورس کے مکان کو گئیں اور مکان کا جائزہ کر کے اسٹبل مین آئین۔ یہاں کیرولائین کو ایک عربی گھوڑا پسند آیا جسکو مالٹریورس نے فوراً اسکے گھر کو بھجوا دیا پادری مڑن اس عطیہ کو قبول کرنا نہیں چاہتے تھے مگر کیرولائین بڑی ضدی تھی اور اسوجہ سے اُن کو اپنے اور گھوڑوں کے ساتھ اس گھوڑے کو بھی بندھوانا پڑا۔ چونکہ ایولن کے پاس کوئی گھوڑا نہ تھا اور کیرولائین اور مالٹریورس سیر کو جانا چاہیں لیسے ایولن کے لیے بھی ایک بڑا سیدھا گھوڑا خریدا اور وہ سب دو تین مرتبہ گھوڑوں پر سوار ہو کر سیر کو گئے۔ کبھی کبھی صرف مالٹریورس اور مسٹر مڑن ان لیڈیوں کے ہمراہ جایا کرتے تھے لیکن بعض اوقات پارٹی کی تعداد بہت بڑھ جاتی تھی۔ مالٹریورس دونوں لڑکیوں یعنی کیرولائین اور ایولن کو ایک ہی گاہ سے دیکھتا تھا اور انہیں اکثر مفید امور پر گفتگو ہوا کرتی تھی اب ایولن مین بھی تھوڑی تھوڑی بے تکلفی آگئی اور وہ ان دونوں سابق کی نسبت زیادہ خوش ہوتی تھی۔ مسٹر مڑن کو یہ دیکھ کر کہ مالٹریورس اور لڑکیوں مین محبت اور الفت کا مطلق ذکر نہیں ہوتا بہت اطمینان حاصل ہوا اور سمجھ کر کہ مالٹریورس ملی کا دوست ہو، اُنھوں نے اس پر تائید کا یہ نتیجہ نکالا کہ وہ ایولن اور اُس کے دوست ملی سے واقف ہو لیکن یہاں مالٹریورس کو یہ بھی خبر نہ تھی کہ کوئی شخص لارڈ وارگریٹ کے نام کا موجود ہو۔

یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہو کہ مالٹریورس ایسے خلیق اور ملنسار شخص کی روزمرہ آمد و رفت نے نازک دل لڑکیوں کے خیالات پر بے اندازہ اثر پیدا کیا۔ ایولن اول تو شروع ہی سے مالٹریورس کی طرف سے حسن ظن رکھتی تھی دوسرے چونکہ وہ ایسی سوسائٹی مین کبھی نہیں شریک ہوئی تھی جس مین اس قدر دلفریب اور دلکش باتیں موجود ہوں اس لیے وہ



مالٹریورس کو بڑی عزت اور وقعت کی نگاہ سے دیکھتی تھی۔

مالٹریورس کی طبیعت بہت پاک اور صاف تھی اور وہ جن امور پر گفتگو کرتا تھا وہ عاشقانہ خیالات سے کوسوں دور تھے۔ لیکن رفتہ رفتہ ایولن کی دلفریباہ گفتگو اور برتاؤ کا یہ اثر ہوا کہ یہ بات تو صاف معلوم ہوئی کہ مالٹریورس ایولن کے عشق میں مبتلا ہو جائیگا مگر یہ حقیقی مطلب تھا کہ آیا ایولن بھی اسکے محبت میں گرفتار ہوگی یا نہیں۔

### ساتواں باب

ایک دن کا ذکر ہے کہ ایولن اور صفی مین ادھر ادھر کی باتیں ہو رہی تھیں اور انہیں کچھ فاصلے پر مسٹر مرٹن اور مالٹریورس بیٹھے ہوئے تھے۔ مسٹر مرٹن کہنے لگے۔ دو کیون مسٹر مالٹریورس آپ کی رائے میں ایولن خوبصورت ہی یا نہیں؟

مالٹریورس چونک پڑا کیونکہ اسوقت وہ خود بھی یہی خیال کرتا رہا اُسے آہستہ سے کہا۔ ”واقعی خوبصورت ہے۔“

مسٹر مرٹن۔ اور نہایت خوش مزاج اور سادہ لڑکی ہو۔ والدہ بہت اچھی تربیت پائی ہو مین یقین کرتا ہوں کہ لیڈی وارگریف بڑی خوش سلیقہ اور قابل تعریف عورت ہو۔ مین شک نہیں کہ جس شخص کی مس ایولن کے ساتھ شادی ہونے والی ہو اسکی قسمت جاگ اٹھے گی مالٹریورس (زندہ ہو کر) اسکے ساتھ ہونے والی ہو۔

مرٹن۔ آپ کو نہیں معلوم۔ وہ بچپن ہی سے لارڈ وارگریف سے منسوب ہو۔ لارڈ وارگریف کی آخری خواہش یہی تھی بلکہ قدغن تھا کہ موجودہ لارڈ وارگریف سے اسکی شادی ہو۔ وہ اپنی کل جائیداد اس لڑکی کے نام لکھ گئے ہیں۔ کیا آپ نے یہ بات کبھی نہیں سنی؟

جسوقت مسٹر مرٹن گفتگو کر رہے تھے مالٹریورس کو یکایک کوئی بات یاد آگئی۔ اسنے خود لمبی کو اس نسبت کا ذکر کرتے ہوئے سنا تھا مگر چونکہ یہ امر بیمار فلورنس کے کمرے میں بیان ہوا تھا اسلئے اس موقع پر اسکی طرف توجہ کی گئی تھی اور بعد کو پی در پی ایسے زبردست حادثے

گورے کہ وہ بھول گیا تھا۔

مسٹر مرن سلارڈ وارگریف بھی چند دنوں میں یہاں آنے والے ہیں یہ تو خیال ہی کہ وہ بڑے پکے عشق باز ہیں مگر ملک زندگی اکولندن میں جکڑے ہوئے ہیں۔ شب گزشتہ کو انھوں نے ہوس آف لارڈ مین بڑی عمدہ تقریر کی۔ سنتے ہیں کہ جب ایولن کی عمر اٹھارہ برس کی ہوگی تو لارڈ وارگریف سے اسکی شادی ہوگی چونکہ مالٹوریوس کو بہت بڑا تحمل تھا اور اپنے جذبات کے چھپانے میں کامل مشق تھی اسلئے اسکی صورت سے تعجب یا خوف کے آثار نہیں پائے گئے اگر پادری کو پہلے سے اس بات کا شبہہ ہو تا کہ مالٹوریوس بڑا احسن پرست ہی تو اسکا شبہہ مالٹوریوس کے ذیل کے جواب سے جو نہایت سرد مہری سے دیا گیا تھا دور ہو جاتا مگر انکو یہ گمان نہ تھا۔

مالٹوریوس۔ خدا لارڈ وارگریف کو مبارک کرے اور میں اُمید کرتا ہوں کہ وہ آپ راحت کے مستحق ثابت ہونگے۔ کیون مسٹر جسٹس تمھاری کیا رائے ہو۔  
اسکے بعد اور ادھر معاملات پر گفتگو ہوئی اور بالآخر مالٹوریوس خست ہونے کے لیے مسٹر مرن۔ کیون صاحب کیا آج آپ دعوت میں شریک ہونگے۔  
مالٹوریوس۔ آپ کی عنایت کا شکریہ ہی۔ مگر آج معاف فرمائیے۔ مجھ کو گھر پر کئی کام ہیں یہ کہ مالٹوریوس نے صوفی کو گود میں اٹھا کر پیار کیا اور ایولن سے مصافحہ کر کے چلا گیا۔

اسکے بعد کئی دن گزر گئے مگر مالٹوریوس انکے یہاں نہیں گیا۔ وہ کبھی کبھی کام کا جھک کر دیتا اور کبھی کوئی عذر پیش کر دیتا تھا۔ مسٹر مرن کو اسکی نسبت کوئی شبہ نہ تھا بس وہ اسکے عذر کو قبول کر لیتے تھے اور یہ بھی جانتے تھے کہ مالٹوریوس بہت مصروف رہتا ہی۔  
اب مالٹوریوس کی آمد کا حال تمام ملک کو معلوم ہو گیا اور ہر طرف سے مبارکباد اور دعوت کے نیوتے آنے لگے۔ ناظرین کو معلوم ہو کہ مالٹوریوس بہت کم دعوتوں میں شریک

ہوتا تھا لیکن چونکہ مسٹر مٹن کے سامنے بہت سے عذر پیش کیے تھے اسلئے انکو سچا ثابت کرنے کے لیے اکثر دعوتیں قبول کر لیا تھا۔ مالٹریورس اپنے قصبہ میں بڑا کاروباری مشہور ہو گیا اور اسنے اپنے خاندان مان مسٹر جسٹس کو جسے گاؤن کا اہتمام بھی سپرد تھا بیلٹ کی مدد سے ہرجاست کر دیا کیونکہ حساب کتاب کی جانچ پر سال سے معلوم ہوا کہ اسنے مالٹریورس کی غیر حاضری میں بڑا ستم ڈھا رکھا تھا اور علاوہ غلب اور تصرف کے غریب کرایہ داروں اور سامیوں کو بہت ستا تا اور پریشان کرتا تھا۔

اسکے بعد مالٹریورس نے اپنی ریاست کی حالت پر نظر ڈالی اور اس بد نظمی کے دور کرنے کے لیے جو اسکی بے توجہی اور غفلت اور مسٹر جسٹس کی چالاکی اور دغا بازی سے پیدا ہو گئی تھی مفید اصلاحیں کیں اور عام و خاص میں ہر دلعزیزی کا رتبہ حاصل کیا۔

مٹن کے خاندان والے نہ صرف ملاقاتیوں سے مالٹریورس کا حال وقتاً فوقتاً سنا کرتے تھے بلکہ مسٹر مٹن خود بھی مالٹریورس کے پاس جایا کرتے تھے۔ مسٹر مٹن ہی نہیں بلکہ ہر شخص کو مالٹریورس کی جدائی کا افسوس تھا یہاں تک کہ کیرولائین بھی اسکو یاد کیا کرتی تھی۔ بچوں کے رنج کا یہ عالم تھا کہ بار بار مسٹر مٹن سے دریافت کیا کرتے تھے کہ مسٹر مٹن کیوں نہیں آتے اور ابولن نے خلاف معمول سنجیدگی اختیار کر لی اور اسکو دوسروں کی باتیں تھکانے والی اور بے لطف معلوم ہوتی تھیں

کیا مالٹریورس بھی اپنے کاموں سے خوش تھا؟۔ والد علم۔ اسوقت اسکی طبیعت کا حال معلوم کرنا آسان نہیں ہے۔ صرف اسقدر کہنا کافی ہو کہ اسکا مردانہ جوش اور مغرور مزاج ان خیالات سے جنگ کر رہا تھا جو جذبات کی صورت اختیار کرتے جاتے تھے اور رات کے وقت جب وہ تنہا ہوتا تھا تو عالم رویا میں اپنے باغی دل سے کہا کرتا تھا کہ "تو نے کیوں ہنگامہ برپا کر رکھا ہے صرف چند سال کی بات ہے۔ آخر چپ ہو جانا پڑے گا۔"

## فصل سوم

### پہلا باب

مللی لارڈ وارگریف ایک بڑی سیز کے سامنے جیپریارلمینٹ کے کاغذات کا ایک ڈھیر لگا ہوا تھا نیٹھے ہوئے تھے۔ اس وقت ان کا ایک رخسار ان کے ایک ہاتھ پر کھایا ہوا تھا اور دوسرا ہاتھ ان کاغذات پر پڑا ہوا تھا جو ان کے روبرو ترتیب وار رکھے ہوئے تھے معلوم ہوتا تھا کہ انھوں نے کچھ دیر کے لیے اپنا کام بند کر دیا ہو اور کسی خیال میں غرق ہیں جس دن سے مللی فورس کو لارڈ کا خطاب ملا ہو انھوں نے اُمید سے کم ترقی کی شروع شروع میں انھوں نے اپنی پارٹی میں بڑی ہر دلعزیزی حاصل کی تھی اور اپنی خوش اخلاقی اور شیریں بیانی سے بہت سے دوست بنالے تھے مگر رفتہ رفتہ ان کے دوست اُن سے حد کرنے لگے اور لارڈ وارگریف نے اس قدر خود رانی اختیار کر لی کہ نہ صرف پارٹی کے سرغنہ اُن سے ناراض اور برگشتہ ہو گئے بلکہ انھوں نے جس قدر ذاتی ہر دلعزیزی حاصل کی تھی وہ سب خاک میں مل گئی ان کی کارروائیوں پر ہر طرف سے کتہ چنیاں ہونے لگیں اور ان کی غلطی اور قلاشی پر لوگ لعن طعن کرنے لگے۔ اس طعن سے بچنے کے لیے انھوں نے اپنے اخراجات بڑھا دیے اور مشہور کیا کہ ایک دولت مند وارثہ سے میری شادی ہونے والی ہے جس کی کثیر دولت کو میرے تعلق سے اور زیادہ ترقی ہوگی۔ اس نے اپنا پہلا مکان جو گریٹ جارج میں واقع تھا اپنے رتبے کے خیال سے چھوڑ دیا اور اب ایک بڑے عالیشان مکان میں جو ہلٹن پلیس کہلاتا تھا سکونت اختیار کی وہ پہلے تو معمولی قسم کی دعوتیں کیا کرتے تھے مگر اب ان کی دعوتیں بڑی پر تکلف ہونے لگیں ان کو خیال تھا کہ ایسے بڑے اور دولت مند شرمین رکھ کر سادہ طور پر زندگی بسر کرنا اپنے رقیبوں کو دھیسروں کی وقعت بڑھانا ہو چنانچہ اس خیال اور ایک دولت مند وارثہ سے شادی کی اُمید میں اس نے اپنی کثیر جائیداد تباہ کر ڈالی۔ آخر

یہاں تک نوبت پہنچی کہ اسکے اخراجات انکی آمدنی سے زیادہ ہو گئے اور روز بروز قرض بڑھتا گیا۔

مگر لارڈ وارگریف بڑا چالاک شخص تھا اسکو کسی کی طعن و تشنیع کی پروا نہ تھی۔ اسکو اپنی سازشوں اور چالاکیاں پر بھروسہ تھا اور اسی وجہ سے وہ بالکل بخیر ہوتا تھا۔

جب وہ آخری مرتبہ لیڈی وارگریف سے ملنے گیا تھا تو ایولن کی گفتگو سے اسکے دل میں بھینپی اور خوف پیدا ہو گیا تھا۔ اوائل میں تو اس نے تحفہ تحائف دیکر ایولن کو اس قدر خوش کر لیا کہ وہ اسکو اپنا عزیز سمجھنے لگی تھی لیکن جب وہ جوان ہوئی اور اپنے تعلقات سے واقف ہوئی تو اسکی صحبت سے نفرت کرنے لگی اور اسوقت لمبی لارڈ وارگریف کو اپنے ماموں کی خواہش کے پورا ہونے میں شک معلوم ہوا۔ اگر مشتمہ معاملات نے اسکے شکوک کو اور زیادہ سخت کر دیا تھا اور اسکو معلوم ہوا کہ ایولن مجھے محبت نہیں کرتی اور اس سے صرف اسی حالت میں شادی ہو سکتی ہے۔ جب اسکے پاس رقیبوں کا گرد نہو۔ اس نے لیڈی وارگریف کو ترغیب دی کہ ایولن کو لندن بھیج دو لیکن اسکو یہ بھی اندیشہ تھا کہ لندن جیسے بڑے شہر میں میری دال نہیں چلیگی کیلئے کہ او رقیبوں میں تو رقیبوں کا کم ڈر ہو لیکن لندن ایسا شہر ہے جہاں عشاق کا ہر دم جمع رہتا ہے اس کے علاوہ اسکو یہ بھی خوف تھا کہ اگر ایولن لندن میں رہی تو سیکرٹوں باتیں جو میں اس جوان وارثہ سے چھپانا چاہتا ہوں روز بروز ان کی طرح ظاہر ہو جائیں گی۔ وہ کسی ایک عورت کو نہیں چاہتا تھا بلکہ کئی درجن عورتوں کا عاشق تھا جنکی اسکو ہر اسے نام بھی پروا نہ تھی لیکن انکی طرفداری سے اسکی عزت کیجاتی تھی اور سوسائٹی میں مانا جاتا تھا۔

ہر چند ایسی حالت اور ایسے خیالات سے بہت سی نا اُمیدیاں پیدا ہو جاتی ہیں مگر لارڈ وارگریف نا اُمید اور مایوس نہیں ہوا۔ ایولن کے پاس ضرورت سے زیادہ دولت تھی اور یہ اس نے ارادہ کر لیا تھا کہ ایولن کو شادی کے بغیر نہ چھوڑے گا۔

## دوسرا باب

لارڈ وائرگریف اپنے خیالات میں محو تھے اتنے میں لارڈ سیکنگھام تشریف لائے۔  
 ملی۔ خوب آئے۔ میں اس وقت آپ کو یاد ہی کر رہا تھا۔  
 لارڈ سیکنگھام ایک کرسی پر بیٹھ گئے اور مخاطب ہوئے۔  
 لارڈ سیکنگھام۔ وائرگریف واقعی یہ بڑی ناگوار بات ہو کہ خود اپنی ہی پارٹی کے  
 ہماری مخالفت پر آمادہ ہیں۔ اگر یہی حال رہا تو بڑی لمبی اور بھلی محکی۔  
 لارڈ وائرگریف۔ جی ہاں یہ بات تو صحیح ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ ہمارے خلاف ساز  
 زوڑ ڈالا جاتا ہو۔ اور اگر کہیں اس معاملہ نے طول پکڑا تو خدا ہی حافظ ہو۔  
 سیکنگھام۔ میں استغفا داخل کروں گا۔ اسی میں اپنی عزت و آبرو ہو۔  
 وائرگریف۔ قصور معاف۔ حضور غلطی پر ہیں۔ اگر ارشاد ہو تو ایک تدبیر عرض کروں  
 سیکنگھام۔ فرمائیے۔ فرمائیے۔  
 وائرگریف۔ میری رائے ہو کہ آپ اپنی ایک خاص کمیٹی (جلسہ وزراء) مقرر کیجیے  
 یہ بڑی توہین کی بات ہو کہ حضور کی اس قدر عزت اور ناموری کا مطلق خیال نہ کیا۔ سچ تو  
 یوں ہو کہ حضور نے اب تک کچھ خیال نہیں فرمایا۔ ورنہ آپ وزیر اعظم ہو جاتے اور اگر  
 آپ میرے کہنے پر چلے تو انشا اللہ بہ شرط زندگی ایک دن آپ ضرور وزیر ہونگے۔  
 لارڈ سیکنگھام کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ نتھنے پھول گئے اور انھوں نے کہا  
 ملی تنے واقعی پہلے ہی کئی مرتبہ مجھے اسکا اشارہ کیا تھا۔ مگر۔  
 وائرگریف۔ یہاں۔ (اگر گرا۔) کی گنجائش نہیں ہو۔ اخبارات ہمارے طرفدار ہیں  
 اور کانس اور کورٹ بھی ہماری موید ہو۔ اور کیا چاہیے۔ البتہ مضبوطی اور استقلال  
 شرط ہو خدا کی قسم یہ سال ختم ہونے پائیکا کہ حضور بالضرور وزیر اعظم ہو جائیگے اور  
 حضور کے وزیر اعظم ہونے پر میں بھی کمیٹی میں شریک کر لیا جاؤں گا۔

سیکسنگھام۔ تم تو بڑی دون کی لینے لگے۔ کو تو سہی یہ کیونکر ہوگا۔  
 وارگریف۔ گجھرا نے نہیں۔ کوئی شکل نہیں ہو۔ مگر یا درکھے کہ بناو اور بگاڑ کا یہی  
 موقع ہو سیدان سے قدم نہ ہٹے۔ ورنہ اگر ابکی خارج ہوئے تو برسوں بلکہ مدتوں ہی  
 بھرتی ہونا دشوار ہو جائیگا اور اسوقت کینٹ بھی ہمارا ساتھ نہ دیگی۔ بہر کیف کچھ ہی ہو  
 انجان تو کبھی استعفا داخل نہ کریں گے۔ جب بادشاہ ہمارا حامی ہو تو ان شکبر کز ورون کو  
 ترک دنیا کتنی بڑی بات ہو اگر چاہہ کنندہ را چاہہ درپیش کی مثل اپنر صادق نہ آئے تو بات کیا  
 ملی نے اس وثوق کے ساتھ تقریر کی گویا اسکو اپنے دل میں کامیابی کا پورا پورا  
 یقین تھا لارڈ سیکسنگھام تو ریشہ خطمی ہو گئے سمجھے کہ وزارت گئی نہیں۔ سلاڑ سے ڈیوک کلاؤنگا  
 لیکن آگوییہ خبر نہ تھی کہ انکی زندگی کے دن پورے ہونے کو ہیں اور اولاد کوئی نہیں صرف  
 انھیں کے دم تک یہ سارے اعزاز ہیں۔ پھر کسی کو یہ بھی نہ معلوم ہوگا کہ لارڈ سیکسنگھام  
 کون تھے اور کہاں گئے۔

ملی۔ (سلسلہ تقریر جاری رکھ کر)۔ میں نے اخبارات میں اسقدر  
 رامن کانس میں اسقدر۔ کوئیون میں اسقدر۔ اور دربار میں اسقدر۔  
 حاصل کر لی ہیں آپ کسی وقت مناسب پر بادشاہ سے ملیے۔ میں موجودہ وزیر اعظم کی بیہودہ  
 طبیعت کا حال جانتا ہوں۔ وہ فوراً ہی ناراض ہو کر استعفا داخل کر دیگا اور خدا نے  
 چاہا تو منظور بھی ہو جائیگا اسکے استعفی ہوتے ہی آپ طلب ہوں گے۔ پارلیمنٹ برخاست  
 ہو جائیگا اور انتخاب شروع ہوگا۔ پھر کیا مجال ہو کہ آپ وزیر اعظم ہو جائیں۔ والندرمین  
 جمع کرنے میں جان لڑاؤ دنگا مگر بھی اس امر کو افشا نہ کیجیے۔ اپنے ہی تک رکھیے۔ انھیں  
 سمجھنے دیجیے کہ آپ کو شکست ہو گئی بلکہ آپ بھی اپنے استعفا کا اشارہ کرتے رہے لیکن  
 اپنے دل میں یہ یقین رکھیے۔ طرفداروں کی تعداد بڑھتی ہی جائیگی۔ اور اگر آپ نے یہ  
 معاملہ میرے سپرد کیا تو انکی آنکھوں میں ضرور خاک جھونکوں گا۔

لارڈ سیکنگھام کا کمزور دل شیخی باز مللی کے ہاتھ کا کھلونہ تھا کبھی اسپر خون طاری ہو جاتا تھا۔ کبھی اسکی امید بندم جاتی تھی۔

مللی کی اس تجویز سے کیٹے پن اور چالاک کی اسقدر بواقی تھی کہ لارڈ سیکنگھام نے کسی طرح پسند نہ کی۔ مگر وارگریف نے ایسی پراثر تقریر کی کہ جب لارڈ سیکنگھام رخصت ہوئے تو نکادل گر بھر کا ہو گیا کیلے کہ وہ اپنی اس ترقی کے لیے تیار یاں کر رہے ہیں۔

مللی (تنہائی میں) خوب ہوا۔ وہ تو صرف برائے نام مین لیکن مین عملی طور پر نکا قائم مقام ہو جاؤنگا۔

اتنے میں لارڈ وارگریف کا ملازم ایک خط لایا۔ اسنے اسکو بڑی بھیری سے کھلا یہ خط ایک سنار کے پاس سے آیا تھا جس میں اسنے اپنے روپیہ کا تقاضا کیا تھا اور قرقی کی دھکی دی تھی۔ امرا کے لیے تو ”تقاضا“ کوئی بات نہیں لیکن ایسے شخص کے لیے واقعی موت کا پروانہ ہو جسپر خلاشی کا شک ہو اور جو اس خلاشی کی حالت میں ایسا بڑا مقصد حاصل کرنے کی کوشش میں ہو جسکو پبلک رائے کی اسقدر ضرورت ہو اور جو جاتا ہو کہ میرا خطاب محکوم بچائے ہوئے ہو ورنہ لوگ محکوم و غایب اور عیار مشہور کرنے کے لیے تیار رہیں؟۔ ایسی حالت میں وہ کیا کر سکتا تھا جب قدر جاؤ تھی سب رہن تھی زلی ضمانت ہو تو روپیہ ملے۔

مللی (اپنے دل میں)۔ صرف چند مہینے کی بات ہو لیون اپنی ہو سیکنگھام تو بہت کچھ روپیے دیکھے ہیں۔ اب اور زیادہ نہیں دینگے۔ اچھا اپنے دولتمند شریک متولی سے ملو گا اسکو تو وصیت کا حال معلوم ہو کہ اگر مین چند مہینے بھی زندہ رہا تو اقل درجہ ۲۰۰۰۰۰ پونڈ ضرور ہی ملینگے۔

### تیسرا باب

سٹرٹیلٹن مرحوم ایک ایسے بڑے منصبہ مین مہاجنی کرتے تھے جو تجارت اور زراعت کا



مرکز تھا۔ انھوں نے زیادہ تر دولت ایام جنگ میں کمائی تھی اور علاوہ ایک ذاتی بینک کے لندن کے ایک نامی بینک کے بھی بہت بڑے حصہ دار تھے جب لیڈی وارگریف سے شادی کی تو انھوں نے اپنا تجارتی کاروبار ترک کر دیا تھا اور اس جگہ کبھی نہیں گئے جہاں انکی دولت جمع تھی۔ انکی لندن والی بینک کے بڑے اور خاص حصہ دار مسٹر گٹاؤس اس سے بڑی گہری دوستی تھی۔ جس وقت دم توڑنے لگے تو انھوں نے ملی کے ساتھ مسٹر گٹاؤس کو بھی ایولن کی جائیداد کا شریک متولی قرار دیا۔ متولیوں کو اختیار دیا گیا تھا کہ جب طور پنجاب اور سفید سمجھیں وہ پیہ کو لگائیں اور چونکہ ملی اس دولت کا شریک تھا اور مسٹر گٹاؤس اپنے پیشے کی وجہ سے ان معاملات میں اعلیٰ درجہ کا تجربہ رکھتے تھے ایسے لارڈ ٹیلٹن رحمہ کا انتخاب برآمد تھا۔

ہر چند لارڈ وارگریف اور مسٹر گٹاؤس ڈاوس میں بہت بڑا ربط و ضبط تھا اور انکو باہم ملاقات کے بہت کم موقع ملتے تھے۔ تاہم لارڈ وارگریف کو دو لمٹنڈون سے تعلق پیدا کرنے کے رکالے خوب معلوم تھے۔ وہ سال میں ایک مرتبہ ضرور دعوت کرتے تھے اور خود بھی یہاں دو مرتبہ دعوت کھا چکے تھے اور اسوجہ سے انکو امید تھی کہ وہ میری درخواست ضرور قبول کریگا۔

انھوں نے مہاجن کو اپنے پریوٹ کمرے میں اور انکی گاڑی کو دروازے پر پایا اسوقت ٹھیک چار بجے تھے اور یہ وہ وقت تھا جب مسٹر ڈاوس بلاناغہ اپنے گائون میں کیسٹرا کو جایا کرتے تھے۔

مسٹر ڈاوس کوئی خوبصورت شخص نہ تھے مگر اپنے کاروبار میں بڑے ہوشیار اور لائق تھے اور بڑے آدمیوں کی سوسائٹی انکو نہایت پسند تھی۔

لارڈ وارگریف (سلام کے بعد)۔ میں اسوقت آپ کو ایک تکلیف دینے آیا ہوں آپ جانتے ہیں کہ مس کیرون چند مہینے میں لیڈی وارگریف ہونے والی ہو۔

مسٹر ڈاؤس نے اپنے آگے کے چھوٹے تین دانت نکال دیے اور پھر یہ سمجھا کر ایسے موقع پر ہنسنا ناموزون ہو کر کسی کو پیچھے ہٹا کر سنجیدگی سے بیٹھ گئے۔

لارڈ وائرگریف۔ ہاں مجھے اُمید ہو کہ چند مہینے میں ہماری شادی ہو جائیگی۔ اور آپ جانتے ہیں کہ پھر محکوم روپیہ کی کوئی کمی نہیں رہیگی۔

مسٹر ڈاؤس۔ (ہلکا کر اور پس و پیش کے بعد) جی۔ جی۔ جی۔ جی۔ جی ہاں۔ مومومومو مجھے یہ یہ یقین ہو کہ آ۔ آ۔ آپ کو اب بھی کہ کہ کہ کہ کہ کمی نہ نہ نہ نہیں ہو۔

لارڈ۔ یہ آپ کا حسنِ خلاق ہو ورنہ فی الحال یہی کیفیت ہو۔ محکوم اپنی ذاتی ضمانت پر چند ہزار پونڈ کی ضرورت ہو۔ میری ریاست کا ایک حصہ پہلے ہی سے رہن ہو۔ اب میں اس پر اور زیادہ بار ڈالنا نہیں چاہتا۔ سو اس کے یہ قرض ایک عارضی طور کا ہو گا۔ آپ تو جانتے ہونگے کہ اگر س کیرون اٹھارہ برس کی عمر میں مجھے شادی نہ کریگی۔ حالانکہ یہ بات نہیں ہوتی تاہم پیش منی کے یہی معنی ہیں کہ کل باتیں سوچ لی جائیں۔ تو اذروے وصیت ۳۰۰۰۰۔ پونڈ ایون کی جائداد سے محکوم ملے گی۔

مسٹر ڈاؤس۔ بہ بہ بہ خدا مومومو مجھے نہ نہ نہ نہیں یاد۔ لہ لہ لہ لیکن۔ ح ح ح ح حضور کو مومومو مجھ سے زر زیادہ یا یا یا یاد ہو گا۔

وائرگریف۔ اگر آپ وصیت کھول کر دیکھیں گے تو آپ کو معلوم ہو جائیگا۔ اب یہ فرمائیے کہ آپ محکوم تھوڑے دنوں کے لیے چند ہزار پونڈ دے سکیں گے یا نہیں؟ لیکن میں دیکھتا ہوں آپ دنیا نہیں چاہتے ہیں۔ خیر کچھ فکر نہ کیجیے میں اور جگہ لے لوں گا۔ آپ سے میں نے صرف اس لیے کہا تھا کہ آپ میرے ماموں کے دوست تھے۔

مسٹر ڈاؤس۔ حضور کا ماما ماما جن تو تو تو تو تو ڈر زندہ ہو۔

وائرگریف۔ وہ وہ ہیات آدمی ہو۔ میرا ارادہ ہو کہ جب میرا حساب کتاب ٹھیک ہو جائیگا تو آپ کے یہاں حساب کھول دوں گا۔

مسٹر ڈاؤس۔ یہ آپ کی بہ بڑی قندہ دانی ہے۔ ماما مین ابھی حاضر ہوا ذرا مسٹر  
ڈاؤس سے ایک دو بابا بات کر لیں۔ ماما معاف کیجیے گا۔ اتنے ماما مارنگ  
کا کا کر نکل پڑیے۔

لارڈ وائرگریف نے اخبار لے لیا اور اپنے دل میں کہنے لگے کہ عجیب برقی منڈک  
اسکے بعد انھوں نے ورق گردانی شروع کی اور دیکھا کہ ایک لیڈنگ آرگل میں اُنیر حملہ  
کیا گیا ہے۔ لی ان حملوں کی پروا نہیں کرتا تھا بلکہ خوش ہوتا تھا کیونکہ اُسے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ  
بھی دنیا میں بڑا مشہور شخص ہے۔

مسٹر ڈاؤس فوراً واپس آیا۔ اور لارڈ وائرگریف نے سنکر بڑے تعجب اور خوش ہوئے  
کہ سرس ڈورمند کے بیان دس ہزار پونڈ فوراً جمع کر دیے جائینگے۔ ہنڈوی کی میعاد تین  
کی ہوگی اور پانچ فیصدی سود لیا جائیگا لیکن چونکہ یہ مدت بہت قلیل ہے اسلئے وہ اطمینان سے  
روپیہ ادا کریں اور ہر سہ ماہی پر تمسک برتتے جائیں۔

یہ کہ مسٹر ڈاؤس نے وائرگریف سے کہا کہ آئندہ دو شنبہ کو میرے غریب خانہ کیسٹر طا  
مین آپ کی دعوت ہے۔

لارڈ وائرگریف رضامندی اور خوشی کے سبب بول نہ سکے لیکن انھوں نے بڑی خوشی  
سے مسٹر ڈاؤس کے ہاتھ دبائے۔ اُنکو اُسیدھی کہ صرف پانچ ہزار پونڈ ملینگے لیکن چونکہ مسٹر  
ڈاؤس نے یکبارگی دس ہزار پونڈ کا وعدہ کر لیا اسلئے وہ سمجھے کہ مجھے موجودہ مشکلات سے  
فوراً نجات مل جائیگی جب انہیں بولنے کی طاقت آئی تو انھوں نے اس جوش سے مسٹر ڈاؤس کا  
شکر یاد کیا کہ وہ پھول کر کپا ہو گیا اور وعدہ کیا کہ اگر آپ چاہینگے تو میں سال میں ہر دو شنبہ کو  
آپ کے ساتھ دعوت میں شریک ہوا کروں گا۔

اسکے بعد لارڈ وائرگریف جانے کے لیے اُٹھے مگر اُنکو معاً خیال آیا کہ کام نہ کھتے ہی کھٹانا  
خود غرضی سمجھی جائیگی اسلئے وہ پھر بیٹھ گئے اور پولکس وغیرہ پر گفتگو کرتے رہے۔

استے میں پلنچہ اور لارڈ وارگریف یہ کہہ کر کہ میں نے آج آپ کا بہت وقت ضائع کیا پھر شکریہ ادا کیا اور رخصت ہوئے۔

مسٹر ڈاوس جو جو حضور بحکومت ہمیشہ آآپنا خادم تانا تصور فرمائیں۔ مسٹر ڈاوس انکو گاڑی تک پہنچانے کے لیے جاتے تھے مگر لارڈ وارگریف نے منع کیا کہ آپ کو زکام ہو جائیگا تکلیف نہ کیجیے۔ اور خود مصافحہ کر کے اپنی گاڑی پر سوار ہو کر چلے گئے

### چوتھا باب

اس شام کو جس آن لارڈز میں بڑی پر جوش بحث رہی کیلئے کہ نشست پارلیمنٹ کی آخری بحث تھی۔ مخالفت گروہ نے اس مسئلہ کو پیش کیا جسکی نسبت خیال کیا جاتا تھا کہ مجلس وزراء میں اتفاق پہلی ہوئی ہو۔ لارڈ وارگریف اپنی دینے کے لیے دیر میں کھڑے ہوئے اور چونکہ اس دن انکی مراد خلاف توقع پوری ہوئی تھی ایسے انکے مزاج میں کچھ جوش پیدا ہو گیا جس طرح کسی حاجمند کو مہاجن کے بیان سے بڑی رقم قرض مل جاتی ہو اور وہ اپنے کو کچھ سمجھنے لگتا ہو اسی طرح آج لارڈ وارگریف بھی سمجھتے تھے کہ میں ہم چیزے ہستم۔ علاوہ برین چونکہ چند اسپچوں میں انکی ذات خاص کا اشارہ کیا گیا تھا ایسے لارڈ وارگریف نے معمول سے زیادہ زور اور سرگرمی سے تقریر کی۔ انکی شروع پر خوشی کے نعرے بلند ہوئے اور انھوں نے جوش میں آکر اس مسئلہ پر جبکا اوپر ذکر ہو چکا ہو مقدر زور دیا کہ مخالفت پارٹی مارے غصہ کے تھرانے لگی۔ مگر وزیر اعظم اور اسکے چند شرکاء نے خاموشی کا برتاؤ کیا۔ اور ہر چند یہ آثار ملی کے حق میں مفید نہ تھے مگر اسے مطلق خیال نہ کیا۔ وہ ایک نعمندانہ شان سے بیٹھ گیا کیلئے کہ اسنے ایک بڑی موثر اور مفید انداز میں کئی مخالفت پارٹی کے لیڈرنے نہایت سنجیدگی اور غصہ سے جواب دیا۔ اور ملی کے چند نالائیم فقروں کو متاثر کر وزیر اعظم سے دریافت کیا کہ آپ بھی ان رایوں سے اتفاق کرتے ہیں۔

وزیر اعظم نے آدھی رات کو نشست برخاست کی۔ انکی سپیچ مختصر و معتدل تھی اور اس سوال

انکی نسبت جو مخالفت پارٹی کے لیڈر نے دریافت کیا تھا ارشاد کیا کہ میں ان رایوں سے اتفاق نہیں کرتا اور نہ اس کینیٹ کو اتفاق ہوگا جسکا میں ممبر ہوں۔ (مخالفت پارٹی نے خوب تالیان بجائیں)۔

چونکہ ہوس میں بڑا جوش پھیل ہوا تھا ایسے لارڈ وارگریف سے جواب طلب کیا گیا۔ وہ اٹھا اور نہایت معقول طریقہ سے جواب دیا۔ پبلک سکر نے ایک پریوٹ جھگڑے کی صورت پکڑی۔ ہوس کی آنکھیں بند ہو گئیں اور ایک نیا جوش پھیل گیا۔

اسکے بعد کئی اسپیکروں نے اس معاملہ کو صاف کرنا چاہا مگر کسی کے بنائے نہ بنی۔ آخر جلسہ برخاست ہوا اور ممبروں نے اپنے اپنے گھروں کا۔ استہ لیا۔ لیکن دوسرے روز شہر میں طرح طرح کی افواہیں اُڑنے لگیں۔ اخباروں نے بھی اپنے کالم سیاہ کیے اور یہ عام خیال پیدا ہو گیا کہ گورنمنٹ اس سشن۔ (نشست)۔ اور جم جائے لیکن پارلیمنٹ کی دوسری میٹنگ تک اُسکے قدم اُٹھ جائیں گے۔

جبوقت ملی اپنا چہرہ اوڑھ کر جانے لگا تو مارکوئس ریسی جو بڑے متول نہیں تھے اور ملی کی رایوں سے پورا اتفاق کرتے تھے ملی کے پاس آئے اور کہا کہ آج آپ میری ہی گاڑی میں مکان چین ملی رہی ہو گیا اور اپنی گاڑی اور لازم واپس کر دیے۔

لارڈ ریسی۔ (گاڑی میں)۔ آپ نے خوب کیا یہی چاہیے تھا۔ جبوقت وزیر اعظم اٹھا اور اُس نے آپ کو — کرنا چاہا تو اتد میرا خون جوش کھا گیا۔ آپ کا خیال بہت صحیح تھا۔ اب حضرت بہت۔ ہیں تو ایک مہینا۔

لارڈ وارگریف۔ میں مشکور ہوں کہ آپ کو میرے خیالات سے اتفاق ہو رہا ہے اس کے جھگڑے نتیجے بھی معلوم ہیں۔ مگر عورت اور ایمان کے لیے سب گوارا کرنا۔

پوٹیکل معاملات پر تھوڑی دیر گفتگو کرنے کے بعد لارڈ ریسی نے لارڈ وارگریف کو مدعو کیا۔ اس کے جواب میں ملی نے کہا کہ میں آئندہ دو شنبہ کو کنا۔ سیدین کو جانے والا ہوں

کیونکہ وہاں بڑی عمدہ گھوڑ دوڑ ہونے والی ہوا اور بعض اوقات وہاں بڑا لطیف رہتا ہے۔ آپ یقین کیجئے کہ میں آپ کی دعوت سے ہرگز نہیں انکار کر سکتا تھا مگر میں نے عرصہ سے ارادہ کر لیا تھا کہ آپ کی کوٹھی کی سیر کرونگا۔ آپ سرمرٹن کو تو جانتے ہونگے۔

لارڈ ریسی۔ میں خوب جانتا ہوں۔ وہ بڑے شریف آدمی ہیں اور آپ انہیں کتنے دنوں سے جانتے ہیں۔

لارڈ وارگریف۔ میں ابھی سرمرٹن سے تو نہیں ملا مگر انکی بی بی اور بیٹی سے ملاقات میری منگیت مس کیرون وہیں ٹھہری ہوئی ہے۔

لارڈ ریسی۔ میں نے بھی افواہا سنا تھا۔

ملی ہنسا اور اتنے میں گاڑی اُسکے دروازے پر پہنچ گئی۔

لارڈ ریسی۔ کیا دو شنبہ کو آپ کا انتظار کیا جائے۔

لارڈ وارگریف۔ جی نہیں۔ دو شنبہ کو مجھے کام ہے۔ شنبہ کو حاضر ہونگا۔

لارڈ ریسی۔ بہت اچھا۔ اور گھوڑ دوڑ تو چار شنبہ سے شروع ہوگی۔

### پانچواں باب

باب ماسبق کا خلاصہ یہ ہے کہ امر متنازعہ وہ تھا جو مجموعہ مکمل گورنمنٹوں میں ہوتا ہے جس پر جلسہ وزراء اتفاق نہیں کرتا اور مرکز و پارٹی زبردست پارٹی کو زک دینے کی کوشش کرتی ہے۔

جن لوگوں کے دلوں میں بے اطمینانی پھیل گئی تھی انہیں بھی دو فریق ہو گئے۔ ایک فریق چاہتا تھا کہ استعفا داخل کرے اور دوسرا چاہتا تھا کہ اپنی جگہ پر قائم رہے اور مخالف پارٹی والوں سے استعفا دلوائے۔ جو لوگ دو ٹنڈ اور ایما نڈار تھے انہوں نے اہل الذکر طریقہ پسند کیا لیکن جو غریب اور سہارا ڈھونڈنے والے تھے وہ دوسرے طریقہ کے موید تھے لارڈ وارگریف اس آخری پالیسی کا تھا کیونکہ وہ ڈرتا تھا کہ اگر طاقتور پارٹی نے

گیمبارگی استعفا بھی دیدیا تو اس بات کا پورا یقین نہ تھا کہ اسکی پارٹی والے اسکو پھر منتخب کریں گے پس اسکو اپنی حال کی شنا باندہ کارروائی کا بہت افسوس ہوا اور کچھ عرصہ کے لیے اسنے رضا و تسلیم خنیا رکی اور اسکو اس بات کی ضرورت معلوم ہوئی کہ کسی طرح ایولن کی دولت سیرے ہاتھ آجائے تاکہ اگر میری تنخواہ جاتی رہے تو شان و شوکت میں فرق نہ آئے۔ اس اثنا میں اسنے خیال کیا کہ اس کو فت سے بچنے کے لیے مناسب تدبیر یہی ہو کہ بی۔ ٹاؤن کی سیر کو چلا جائوں۔

مسٹر ڈاوس کے مکان پر لارڈ وارگریٹ کی ایک جوان رئیس سے ملاقات ہوئی جو انھیں دنوں میں ایک بڑی جائیداد کا وارث ہوا تھا۔ اس شخص کا نام لارڈ ڈیٹمو تھا چونکہ اسکی ریاست ایک چھوٹی کوٹھی میں واقع تھی اسلئے اسکی ریاست سے صرف ایک قائم مقام بھرتی ہو سکتا تھا لیکن اسکی دوسری ریاست سے دو ممبر نامزد ہو سکتے تھے۔ لارڈ ڈیٹمو ہر حال ہی میں بر اعظم سے واپس آئے تھے اور انھوں نے ہوس آف لارڈز میں نشست بھی نہیں کی۔ اور ہر چند اسکا خاندانی تعلق وزرا سے گرا پایا یہ سے رہا ہو لیکن ابھی تک وہ کسی رائے میں ظاہر نہیں ہوتی تھیں۔

لارڈ وارگریٹ اس جوان رئیس کے ساتھ بڑے تپاک سے پیش آئے اور چونکہ اپنے سے کم عمروں کو اپنا شدید انبانے میں بڑا ہوشیار تھا اسلئے اسنے لارڈ ڈیٹمو کو بھی اپنی طرف مائل کر لیا۔

لارڈ ڈیٹمو ایک بہت قد زرد روا اور معمولی عقل کے آدمی تھے۔ انکے مزاج میں ترشی نہ تھی مگر بے سرے کے مغرور اور مدبغہ تھے۔ انکی صحبت اسنے کم سن لوگوں میں ہی تھی جو انکی خوشامد کرنے اور انکو کوٹتے تھے اور یہی سب تھا کہ انکے مزاج میں تسامت نہ تھی۔

لارڈ وارگریٹ۔ اب تو لندن کا موسم ختم ہو گیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اب کیا آپ یہاں باؤ

دونوں نہیں رہینگے۔

لارڈ ڈالیمور۔ جی نہیں۔ مجھے لندن پسند نہیں ہے کیونکہ پیرس کی ہوا میرے دماغ میں سائی ہوئی ہے۔

لارڈ وارگریف۔ واقعی پیرس بہت اچھا مقام ہے لیکن آپ کے لیے لندن بھی بُرا نہیں ہے۔

ڈالیمور۔ ہاں یہاں بھی میرے بہت بڑے دوست ہیں مگر جو لطف وہاں ہے وہ یہاں نہیں۔

وارگریف۔ آپ کے بھی گھوڑے گھوڑ دوڑ میں دوڑتے ہیں یا نہیں۔  
ڈالیمور۔ جی نہیں۔ مگر کرنل لیگارد ڈو مجھے اکثر قسمت آزمائی کے لیے کہا کرتے ہیں

میں نے پیرس میں بازیان البتہ بدین اور جیتی ہیں۔  
وارگریف۔ کل میں لارڈ ری کے یہاں جاؤنگا۔ اُسے بھی اس معاملہ پر گفتگو کرنی ہے مجھے خیال ہے کہ میں نے کسی اخبار میں یہ پڑھا تھا کہ آپ نے کنارسیڈین میں ایک گھوڑے پر بڑی بھاری بازی بدی تھی۔

ڈالیمور۔ جی ہاں۔ اسکا نام ٹھنڈر ہے میرا ارادہ ہے کہ اس گھوڑے کو خرید لوں کہ نل لیگارد کو خوب شناخت ہے۔ وہ مجھے کہتے تھے کہ یہ گھوڑا خرید لو۔

ملی بہت خوش ہوا اور جبوقت پارٹی برسات ہوئی تو لارڈ ڈالیمور نے آکر کہا کہ اگر کیسے تو کرنل لیگارد کو بھی چلنے کے لیے کہہ دوں۔

وارگریف۔ بہت اچھا۔ مگر کسوقت چلنا مناسب ہوگا۔

ڈالیمور۔ کوئی دن بچے۔

وارگریف۔ اور آپ کہاں ٹھہرے ہوئے ہیں۔

ڈالیمور۔ ”فنٹن“ میں۔



وار گر لیف۔ بہت اچھا۔ میں آپ کو بلا لوں گا۔

### چھٹا باب

ہر چند مالٹریورس کی یہ کوشش تھی کہ ایولن سے نہ ملے مگر وہ بعض اوقات ضرور مل جاتے تھے اور اگر سٹرٹن یا کیرولائین مین سے کسی کو اس بات کا شک ہو تا کہ ایولن نے مالٹریورس کا دل لے لیا ہو تو وہ ایسے موقعوں پر ان کا شک ضرور رفع کر دیتا۔

اب مالٹریورس بچہ نہ تھا کہ کسی لالچ دلانے والی خواہش کا مطیع ہو جاتا بلکہ وہ ہر چیز کو بڑے غور و تعمق سے دیکھتا تھا۔ ہم کہ چکے ہیں کہ اندرون اسکو تحمل و برداشت کی بڑی عادت تھی لیکن ان صفات کے علاوہ اسکو سچی "عزت" کا بھی بہت بڑا پاس تھا۔ آئین شک نہیں ہو کہ وہ ایولن کو چاہتا تھا مگر وہ اپنے جذبات کا بھی بہت کم مطیع تھا۔ وہ اپنے دل میں کہا کرتا تھا کہ گو وار گر لیف مین ایولن کے قابل نہیں ہو لیکن اس امر کا فیصلہ ایولن کی ذات پر مخصوص ہو چکا ہے نہ کہ ہنر پر کہ جب تک ان کا رشتہ قائم ہو میں ان کے تعلق کے توڑنے کی کوشش نہ کروں۔ ان خیالات کی وجہ سے وہ جب کبھی ایولن سے ملتا بھی تو بڑے تکلف سے پیش آتا اس پر ایولن کا خیال ہوتا کہ میں نے اسکو ناراض کر دیا ہو اور وہ اس سے دریافت کرتی کہ میری خطا کیا کہ آپ مجھے بیکیدہ خاطر رہتے ہیں۔ وہ مالٹریورس کی گفتگو کو بار بار یاد کر کے رہ جاتی تھی اور اس کے دل پر مالٹریورس نے جو بات نقش کا لہجہ کر دی تھی اسکا منہ مشکل تھا۔ وہ لیڈی وار گر لیف کے پاس معمول کی نسبت زیادہ خطوط بھیجنے لگی اور ایسا کوئی صفحہ نہیں ہوتا تھا کہ مین مالٹریورس کا ذکر نہ کرتی ہو۔

ایک روز شام کو مین ایولن مع خاندان مرن کے ایک پڑوسی کے مکان میں ٹھیک اسی وقت داخل ہوئی جب اسٹ مالٹریورس داخل ہوا۔ پارٹی بہت مختصر تھی اور اب تک اس قدر ہمان آئے تھے کہ مالٹریورس نے اپنے دوستوں سے نظر ہٹا کر چلا جانا ظان ہلاک سمجھا تھا۔ اور سٹرٹن نے جو ایولن کے بعد بیٹھی ہوئی تھیں مالٹریورس کو اشارہ سے بکا کر اپنے

قریب بٹھایا۔

مسٹر مرٹن۔ آپ کو ہماری سوسائٹی میں تو کیا لطف آتا ہوگا لیکن ہم نے لارڈ وارگریف کو دعوت دی ہو۔ انکی صحبت سے البتہ آپ کو خوشی حاصل ہوگی۔

مالٹریورس نے اس آخری فقرہ پر اپنی آنکھیں اٹھائیں اور بڑی خاموشی اور غور سے ایولن کو دیکھا۔ وہ اسوقت زرد نظر آتی تھی اور میا خستہ آہن بھر رہی تھی۔

مالٹریورس جب مجھے لارڈ وارگریف سے اول اول ملاقات ہوئی ہو تو انکے جوش بہت بڑھے ہوئے تھے لیکن وہ مجھ کو اسوقت بھی خوش نہیں رکھ سکتے تھے۔ اب کیا امید ہو سکتی ہو۔

مسٹر مرٹن مسکرائیں۔ اور ایولن کی طرف مخاطب ہوئیں۔

مالٹریورس۔ لارڈ وارگریف مرحوم سے کبھی مجھے ملاقات نہیں ہوئی۔ میں یقین کرتا ہوں کہ انہیں اپنے بھانجے کی سی تیزی نہ تھی۔

مسٹر مرٹن۔ میں نے سنا ہے وہ بڑے سنگدل اور کٹر تھے۔

ایولن۔ آپ انکو سنگدل فرماتی ہیں۔ آہ۔ اگر آپ انکو جانتی ہو تو معلوم ہوتا کہ وہ کیسے نیک مزاج تھے۔ مجھ کو کسی نے اس قدر نہیں پکارا کہ جقدر وہ پیار کرتے تھے۔

وہ یہ کہہ کر رگ گئی کیونکہ اس کے لب کا پھٹنے لگے۔ مالٹریورس کا بھی دل بھرا یا اور مسٹر مرٹن نے کہا۔ مس ایولن۔ معاف کرنا۔ میں تمہارا دل دکھانا نہیں چاہتی تھی اس میں تعجب نہیں ہوگا وہ تمہارے حق میں بڑے مہربان تھے مگر وہ عموماً سخت مزاج سمجھے جاتے تھے۔

ایولن۔ (غصہ سے)۔ لیڈی صاحبہ۔ میں نے انکے چہرے پر کبھی غصے کے آثار نہیں دیکھے وہ کبھی کوئی سخت کلمہ زبان سے نہیں نکالتے تھے۔ یہاں تک کہ میں انکو کوئی ٹھکانا تقریر کرتے بھی نہیں سنا۔

مسٹر مرٹن جواب دینے کو تھیں کہ انھوں نے ایک عورت کو دیکھا جسکی چھوٹی لڑکی بیمار تھی



وہ یہ کہہ ٹھہر گئی لیکن تھوڑی دیر بعد پھر سنجیدگی سے کہا: "مسٹر مالٹریورس۔ میں آپ کے ساتھ تو بحث نہیں کر سکتی لیکن امید کرتی ہوں کہ آپ اپنے فلسفہ کی تردید کرینگے۔"

مالٹریورس سدا ایک دردناک لہجہ میں اسکاٹش میں اپنے فلسفہ کی تردید کر سکتا تو تھا راستہ مشکور ہوتا۔

وہ یہ کہہ کر جلدی سے اٹھا اور چلا گیا۔

ایولن کو نہایت رنج ہوا اور اپنے دل میں سوچنے لگی کہ میں جب کبھی اس سے گفتگو کرتی ہوں تو وہ ناراض ہو جاتا ہو۔ آخر میں نے کیا کہا تھا؟

وہ اپنی سادہ مزاجی سے اُسکے پیچھے ہولیتی اور اُسکو راضی کرتی مگر وہ بہت جلد کہہ چھوڑ کر چلا گیا اور اُسکے بعد ہفتوں نظر نہیں آیا۔

### ساتواں باب

ایک ناگہانی اور افسوسناک واقعہ مرٹن ریکٹری کی خوشنما زندگی کے ہموار و ہارے میں حائل ہو گیا۔ ایک دن صبح کے وقت جب ایولن کھانا کھانے آئی تو اُسے صوفی کو نہ دیکھا جو روزمرہ اُسکے قریب ایک تباہی بچھا کر بیٹھا کرتی تھی۔ مسمرٹن کا چہرہ خلاص معمول زیادہ سنجیدہ تھا۔ صوفی کی طبیعت اچھی نہ تھی کیونکہ بخار میں مبتلا تھی۔ پڑوس میں لال بخار بھیلایا ہوا تھا اور مسمرٹن بڑی جبین تھیں۔

مسمرٹن۔ (کیرولائٹ سے)۔ کہاں تو یہ ارادہ تھا کہ چند دنوں میں کنا رسلڈ میں گھوڑوں دیکھنے جائے کہ کہاں پیچاری صوفی بخار میں مبتلا ہو۔ اچھا کیرولائٹ۔ اگر صوفی کی طبیعت اچھی نہیں رہی تو تم اور مس ایولن چلی جانا اور میں مسمرٹن کو تمہارے ساتھ کر دوں گی۔

کیرولائٹ۔ نہایت افسوس ہو کہ پیچاری بیمار ہو گئی۔ لیکن میں سمجھتی ہوں کہ ٹیلو اسکی بڑی تیار داری کرے گی اگر صوفی کی حالت اور زیادہ اتر نہ تو آپ کو یہاں ٹھہرے کی چند ان ضرورت نہیں ہے۔

مسز مرن بڑی ہوشیار اور مہربان ماں تھی۔ سنے اپنا سر بلایا اور کچھ نہ کہا۔ لیکن دو پہر کے قبل صوفی کی حالت بہت اتر ہو گئی۔ ڈاکٹر بلوایا گیا اور اسے تشخیص کی کہ اسکو لال بخار ہو۔ اب یہ ضرورت لاحق ہوئی کہ کہیں اس مرض میں اور لوگ بھی مبتلا نہ ہو جائیں۔ کیرولائن کو بھی کشتہ شکایت تھی لیکن اسے دو تین گھنٹے تک اسکی تیمارداری کی۔ مسز مرن تھوڑی دیر کے لیے چلی گئیں اور مس کیرولائن اور ایولن کے لیے مسز ہیر جو ایک متول ہسپتالہ کی بی بی تھیں بلوائی گئیں اور انھوں نے آنے کا وعدہ کیا۔

مسز مرن صوفی کو سوتا چھوڑ گئی تھیں۔ جب وہ واپس آئیں تو انھوں نے ایولن کو اسے ہانگ کے قریب خاموش بیٹھا پایا۔ اس سے مسز مرن کو خوف معلوم ہوا کیونکہ ایولن کبھی اس مرض میں مبتلا نہیں ہوئی تھی اور اس سے منع کر دیا تھا کہ مریضہ کے کمرے میں نہ جائے لیکن چھوٹی صوفی مسز مرن کی غیبت میں جاگ اٹھی تھی اور بار بار ایولن کو یاد کرتی تھی۔ اسوقت ایولن اس کے کمرے کے در پہل رہی تھی۔ اسے باتونی دایہ سے دریافت کیا اور کمرے میں چلی آئی۔ جسوقت مسز مرن کمرے میں داخل ہوئیں تو صوفی نے نہایت منت سے انکی طرف دیکھا اور بڑے درد سے کہا: پیاری اماں۔ ایولن کو نہ لیجاؤ۔ ایولن اس تقریر سے اسقدر موثر ہوئی کہ اسے صوفی کو پیار کیا اور کہا کہ مجھے اس بیماری کا کوئی ڈر نہیں ہو اور میں یہاں سے نہیں جاؤں گی۔

مسز مرن۔ لیکن کیا تم مس کیرولائن کے ساتھ کنار سڈن کو گھوڑ دوڑ دیکھنے جاؤ گی۔ ایولن۔ مجھے گھوڑ دوڑوں کا شوق نہیں ہو۔ میں یہیں رہوں گی اور مجھے یقین ہو کہ میرے بغیر صوفی کو جلد آرام ہوگا۔ کیونکہ پیاری ہی بات ہو نا۔

صوفی۔ ہاں ہو تو یہی بات۔ لیکن اگر تم میری سبب سے اس گھوڑ دوڑ کو نہیں جاتی ہو تو میری حالت اور بھی اتر ہو جائیگی۔

ایولن۔ نہیں پیاری۔ مجھے تمہاری بہن کی طرح گھوڑ دوڑوں کا شوق نہیں۔ اسکا تو

جانا ضرور ہو اور وہ بغیر گئے نہ مانے گی لیکن مجھے کون جانتا ہو۔ اگر میں گئی تو کیا اور نہ گئی کیا مسٹر ٹرن کی آنکھوں میں آنسو بھرائے اور انھوں نے کہا: "ایولن! مجھے یہ باتیں نہیں سننی جاتیں۔" ایولن خاموش ہو گئی اور اُسے کچھ نہ کہا۔ دوسرے دن صوفی کی حالت اور اتر ہو گئی اور مسٹر ٹرن اس قدر متفکر اور غموں میں تھے کہ ایولن نے گھوڑ دوڑ میں شریک ہونے کا ارادہ قطعی ملتوی کر دیا۔

ایک مرتبہ تو گھوڑی دیر کے لیے اسکو خیال آیا کہ کنارسڈن کی گھوڑ دوڑ میں کئی ہفتوں کے بعد مارٹینورس سے ملنے کا موقع ملے گا لیکن پھر سوچا کہ اگر موقع جاتا رہا تو بھی مارٹینورس سے مجھے کیا مطلب ہو؟

حبوت کیرولائن اپنی بھریلی پوشاک اور عمدہ ٹوپی پہنے ہوئے مریضہ کے کمرے میں آئی تو اُسکے دل نے اسکو سخت لعنت ولامت کی اور چھوٹی صوفی نے کیرولائن کے چھکیلے کپڑوں کو دیکھ کر کہا: "ہن ستم بڑی اچھی معلوم ہوتی ہو۔ ایولن کو اپنے ساتھ لیتی جاؤ۔ وہ بھی اچھی معلوم ہوتی ہو۔" کیرولائن نے پیچھے سے صوفی کا بوسہ لیا اور ایک غیر مستقل ارادے کی حالت میں کھڑی ہو گئی اور کبھی اپنے اور کبھی ایولن کے کپڑوں کو دیکھنے لگی۔ اپنے دل میں کبھی کہتی تھی کہ جاؤں اور کبھی یہ کہ نہ جاؤں۔ اتنے میں مسٹر ٹرن مارٹینورس کا ایک خط لے ہوئے آئیں یہ خط مختصر سا تھا اور اس میں لکھا تھا کہ میں کنارسڈن کی گھوڑ دوڑ میں شریک ہو گا اور آپ لوگوں کے ہمراہ ریکیٹری کو آؤ گا اس خط نے کیرولائن کا ارادہ پورا کر دیا چند من میں مسٹر میرٹن اور کیرولائن جلدی سے یہ کہہ کہہ کر نہ کرنا۔ کل تک بالکل آرام ہو جائیگا۔ چلی گئی حبوت مسٹر ٹرن نے اسکو گاڑی تک پہنچایا تو وہ بڑے افسردہ اور غمگین معلوم ہوئے تھے لیکن جب کیرولائن گاڑی میں بیٹھ گئی اور اُس نے اُنکے ہاتھ کا بوسہ لیا تو وہ اس قدر ممتاز اور خوبصورت نظر آئی کہ وہ افسردگی جو کیرولائن کی بیدردی سے اُنکے دل میں پیدا ہو گئی تھی پورا نہ محبت کی وجہ سے جاتی رہی۔ انھوں نے خود گھوڑوں کا جانا ملتوی کر دیا۔ لیکن کچھ

ویر بعد جب صوفی کی آنکھ لگ گئی تو آنکھوں نے وہاں جانے اور شام تک واپس آنے کا اپنے دل میں ارادہ کیا۔ پورا ہفتہ گزر گیا اور گھوڑے دوڑ بھی ختم ہو گئی لیکن کیرولائن واپس نہ آئی۔ اس اثنا میں صوفی کا بخار جاتا رہا اور وہ چلنے پھرنے لگی۔ دلون میں اطمینان ہو گیا۔ اور سارا خاندان پھر ویسا ہی بننا شروع کر دیا اور خوش نظر آیا جیسا پہلے تھا۔ خوش قسمتی سے ایون بخار میں مبتلا نہیں ہوئی اور گوتھکا وٹ کی وجہ سے کچھ زبرد نظر آتی تھی مگر وہ خوش تھی کہ مجھ کو اپنی محبت کا صلہ مل گیا کیلئے کہ صوفی کو آرام ہو گیا اور مسٹر اور مسٹر مرن اسکی بہت مشکور تھیں۔

اسی اثنا میں کیرولائن کے پاس سے دوسرے خط آئے اور اسے اپنا آنا ملتوی رکھا۔ اور لکھا کہ لارڈ ری اسقدر مہربان ہیں کہ جب تک پارٹی برخاست نہ ہو جائے میرا ناشکل معلوم ہوتا ہے۔

لارڈ وائرگریف اب تک ریکٹری میں قیام کرنے کی غرض سے نہیں آئے مگر گھوڑے پر سوار ہو کر دوسرے آئے اور دو تین گھنٹے ٹھہر کر چلے گئے۔ آنکھوں نے ایون کو خوش کرنے کی پوری کوشش کی اور ایون اسکا ظاہر اچھا دیکھا اور قدیم اور دوستانہ تعلقات کا خیال کر کے ایسی ادھی ہو گئی کہ اسکو لارڈ وائرگریف کے چال چلن کی اصلی حالت نظر آتی اور اپنے دل کو بعینہ مانتے کرتے لگی کہ میں نے اسکی درخواست پر اسقدر بے اعتنائی ظاہر کی اور اپنے ربی کی خواہشوں کو پورا کرنے میں پس و پیش کیا۔

ملی کی عادت تھی کہ مرن دلون سے کیرولائن کی از حد تعریف کرتا تھا اور کہتا تھا کہ شخص اسکا علاج ہو اور وہ کتنا سٹن کی حسینہ ہو۔ میرے ایک دوست لارڈ ڈیلمور نے بھی اس سے مسخر کی کھائی، والدین نے ملی کے اس آخری فقرے پر بہت غور کیا اور اپنے دل میں بہت خوش تھے کہ ہماری لڑکی اسقدر حسین ہو کہ بڑے بڑے آدمی جان دیتے ہیں۔

ایک دن مسٹر میرج سارے محلہ میں بڑی باتونی مشہور تھیں۔ ریکٹری میں آئیں۔ وہ کتنا سٹن سے دو دن قبل چلی آئی تھیں۔ اور انکو بھی کیرولائن کی فحشہ یوں کا قصہ کہنا تھا۔

مسٹر میر۔ میری پیاری مسٹر مین۔ میں آپ کو یقین دلاتی ہوں کہ اگر لارڈ وارگریٹ کا دل پہلے سے دوسرے کے عشق میں مبتلا ہو جاتا تو میں خیال کرتی ہوں کہ وہ کیرولین ہی کے شیدائے ہوتے۔ لارڈ ڈائمیٹور تو کچھ یوہین سے ہیں۔ لارڈ وارگریٹ کو کمان پاتے ہیں۔ مسٹر مین۔ کیا لارڈ ری تصبیہ کو واپس آئیگی یا ابکی کنار سڈن ہی میں رہیں گی۔ مسٹر میر۔ وہ جمعہ کو جائیں گی۔ لیکن اب وہاں بہت کم لوگ رہ گئے ہیں۔ صرف بیڈی اسے اور لارڈ بی اور لارڈ وارگریٹ اور آپ کی دختر اور مسٹر لیگارڈ اور لارڈ ڈائمیٹور اور مسٹر ادیس سائفرر گئی ہیں۔ اور باقی سب اسی دن چلے گئے۔ مسٹر مین۔ کیا مسٹر مالٹورس بھی کنار سڈن میں موجود تھے۔

مسٹر میر۔ مجھے خیال ہوتا ہے کہ وہ نہیں تھے۔ لیکن لارڈ ری نے اُسے اصرار کے ساتھ کہہ دیا تھا کہ ضرور آنا اور وہ اُنکے نہ آنے سے بڑے اُداس تھے۔ لیکن ابھی کوئی پاؤ گھنٹہ بھی نہیں ہوا جب میں اُنکے یہاں سے آرہی تھی تو میں نے مالٹورس کو دیکھا تھا میں نے اپنی گاڑی ٹھہرائی اور اُسے تھوڑی دیر تک بات چیت کرتی رہی۔ میں نے اُسے کہہ دیا تھا کہ میں مسٹر مین کے یہاں جاتی ہوں اور وہ اسوجہ سے گھوڑ دوڑ میں نہ شریک ہو سکیں کہ تمام گھوڑیں لال سجا رہی ہیں۔ وہ یہ سن کر زرد پڑ گیا اور حد درجہ خائف معلوم ہوتا تھا میں نے اُس سے یہ بھی کہہ دیا کہ ہم سب کو بڑا ڈر یہ لگا ہوا تھا کہ کہیں مس کیرولین نہ مبتلا ہو جائیں۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ وہ بچ گئیں۔

اتنے میں خانسا مان آیا اور اُس نے اطلاع دی کہ مالٹورس آئے ہیں۔ مالٹورس جلدی سے کمرے میں داخل ہوا لیکن ایولن کو دیکھتے ہی ٹھہر گیا۔ اور جرح اُس کے چہرے پر خوشی کی روشنی کا ایک طاری ہوئی تھی اسی طرح غائب ہو گئی۔ مسٹر مین۔ آپ نے بڑی مہربانی کی کہ آپ تشریف لائے۔ ہنسنے تو آپ کو بہت دنوں سے نہیں دیکھا تھا۔



مالٹریورس۔ (ایولن کے قریب ٹیچھ کر)۔ مجھے بہت کام تھے لیکن ابھی معلوم ہوا کہ آپ کے گھر میں بیماری تھی۔ بس کیمرون تھا۔ کیا حال ہو۔ تمہارا چہرہ کیوں زرد ہو۔  
ایولن۔ (دستکرا کر) کیونکہ اسکو معلوم ہوا کہ میرا دوست مجھے مہربان ہی۔ میں تو بعض لہ  
اجھی ہوں۔

مالٹریورس۔ (رگودین لیکر)۔ بیماری صوفی کہیں میں تکو فراموش کر سکتا ہوں۔  
سنسزیر مالٹریورس کی اتفاقاً آمد پر سخت تعجب ہوئیں اور اپنی گفتگو کا دفتر پھر کھول دیا۔ اتنے  
میں گاڑی آئی اور سنسزیر رخصت ہونے کے لیے اٹھیں۔

سنسزیر۔ سنسزیر۔ ذرا دروازے تک تشریف لائے۔ دیکھیے میری پونی فٹن کیسی  
اجھی ہو۔ لیڈی ریسی اسکو بہت پسند فرماتی ہیں۔ ایک آپ بھی اپنے لیے بنوایے۔  
جبوقت وہ تقریر کر رہی تھی اسنے سنسزیر کی طرف اس نگاہ سے دیکھا جسکا صاف  
مطلب یہ تھا کہ مجھے سے کچھ کہنا ہو۔ سنسزیر اشارہ پاتے ہی اٹھ کھڑی ہوئیں اور سنسزیر کے  
ساتھ کمرے کے باہر چلی گئیں۔

سنسزیر۔ (خاص کمرے سے باہر نکل کر)۔ سنسزیر۔ کیا تمہیں معلوم ہو کہ لارڈ وارگریف  
اور مسٹر مالٹریورس ولی دوست ہیں۔

سنسزیر۔ مجھے تو نہیں معلوم۔ لیکن یہ سننے پوچھا کیوں۔

سنسزیر۔ اسلئے کہ جب میں لارڈ وارگریف سے مالٹریورس کی نسبت کچھ کہہ رہی تھی تو انھوں  
نے اپنا سر ہٹا دیا تھا اور کچھ کہا بھی تھا جو مجھ کو یا نہیں رہا لیکن اُنکی گفتگو سے ایسا معلوم ہوتا تھا  
کہ گویا آپس میں طبعیت صاف نہیں ہیں۔ وہ مجھے پوچھتے تھے کہ مالٹریورس ریکٹری میں آتا ہے  
یا نہیں اور جب میں نے کہا کہ وہ تو پادری صاحب کے مکان کے پاس ہی رہتا ہے تو اُسکے  
چہرے سے مایوسی ظاہر ہوتی تھی۔ میں نے آپ کو اسی لیے بلایا تھا کہ آپ سے یہ حال کہنا  
کیے فٹن کیسی ہو۔ سنسزیر۔ میں اسلام کہہ دیجئے گا۔

یہ کہ مسز میر گارڈی پر سوار ہوئیں اور چلی گئیں اس ٹھانین مالٹریورس اور ایولون صوفی کے ساتھ تھا۔ وہ گئے۔ مالٹریورس صوفی پر جھکا ہوا اسکی شیریں گوار تقریر سن رہا تھا اور ایولون جو مسز میر سے مصافحہ کرنے کے لیے اٹھی تھی اب تک اپنی جگہ پر نہیں بیٹھی تھی بلکہ کھڑکی کے پاس جا کر ایک بھولہ ان آراستہ کر رہی تھی۔

صوفی۔ مسٹر انٹ۔ آپ اتنے دنوں تک غائب رہتے ہیں۔ اب میں بھی آپ سے نہیں بولونگی۔

مالٹریورس۔ صوفی یہ تو بہت بھاری سزا ہو کہ میں ایسا نہ کرنا۔ نہیں تو تم ہی کو مشکل پڑی اگر تم باتیں نہیں کرو گی تو تمہارا دل کیوں کر لگے گا۔

صوفی۔ خیر۔ لیکن اب آپ اتنے دنوں تک نہ غیر حاضر ہو جائیے گا۔ جیسے آپ کیا کہتے ہیں۔

حبوت صوفی گفتگو کر رہی تھی ایولون نے مکر مالٹریورس کا جواب سننے لگی مگر مالٹریورس نے جواب میں کچھ پس و پیش کیا اور ایولون کہنے لگی۔ ”صوفی۔ مسٹر مالٹریورس کو اتنا نہ ستاؤ۔ انہیں اتنا کام رہتا ہے کہ وہ بیان کیوں کر آسکتے ہیں۔“

ایولون کی یہ تقریر بڑی دلچسپ تھی اور حبوت وہ گفتگو کر رہی تھی اسکا رخ انور چمک رہا تھا اور ایولون پر تبسم تھلا۔

ایولون کے علامت آمیز لہجہ اور الفاظ نے اسکو کچھ شرمندہ اور کچھ خوش کیا اور وہ اسطرح ہلکام ہوا۔

مالٹریورس۔ بس کیمرون۔ نہ آنے سے تو درحقیقت میرا ہی نقصان ہو۔

ایولون۔ کیا خوب۔ گویا ہم مقتدر ناقابل ہیں کہ آپ کی صحبت کی قدر نہیں جانتے۔ بھکوتو معلوم ہوتا ہے کہ شاید آپ ناراض ہو گئے ہیں۔ غالباً میں نے کچھ کہا ہو اور آپ کو برا معلوم ہوا ہو۔

مالٹریورس۔ ”تمنے۔“

صوفی جو بڑے غور سے سن رہی تھی کہنے لگی۔۔۔ لو۔۔۔ اسٹ ایولن سے ہاتھ ملاؤ۔۔۔ تم پر شریر ہو۔۔۔ ہماری ایولن سے لڑتے ہو۔

ایولن ہنسی اور اپنے چمکتے ہوئے بالوں کا کچھا چویشانی پر گیا تھا۔ پیچھے ڈال دیا۔ ایولن۔ (نہایت دلفریب سا دنگی سے)۔ میں سمجھتی ہوں کہ صوفی سچ کہتی ہو۔ آئیے مصاحبت کر لیجیے۔

یہ کہہ کر اس نے ہاتھ بڑھا دیے۔ مالٹریورس نے اس کا خوبصورت ہاتھ اپنے لبوں سے لگا لیا اور ان جذبات سے موثر ہو کر جنگی وجہ سے اکی آواز میں گنت پیدا ہو گئی۔ کہا۔۔۔ تمہارا صرف یہ قصور ہو کہ تمہاری سوسائٹی مجھ کو اپنے سنان مکان سے ناخوش کیے دیتی ہو۔ اور چونکہ میری قسمت میں باقی ماندہ عمر تنہائی میں بسر کرنا لکھا ہوا ہے اس لیے میں چاہتا ہوں کہ اپنے کو تنہائی کا عادی کر لوں۔ اس موقع پر اتفاق سے مسٹر ٹرن واپس آئیں۔ اور اتنی دیر تک موجود نہ رہنے کی معافی طلب کر کے اوپر اُدھر کی باتیں کرتی رہی ہیں اور مالٹریورس سے دریافت کیا کہ جب سے لارڈ وارگریف اس کو نئی مین آئے ہیں آپ سے بھی ملاقات ہوئی ہے یا نہیں مالٹریورس نے رکھائی سے جواب دیا کہ مجھ کو اس کو نئی مین آنے سے ملنے کا فخر حاصل نہیں ہوا چند روز ہوئے جب لارڈ وارگریف ریکیٹری کو آئے تھے تو میرے گھر گئے تھے لیکن میں موجود نہ تھا اور انکو دیکھے ہوئے کئی برس ہو گئے ہیں۔

مسٹر ٹرن۔ وہ بڑے تین اور لائق معلوم ہوتے ہیں۔

مالٹریورس۔ امین کیا شک ہو۔

مسٹر ٹرن۔ اور بڑے منساں اور محبت کے قابل بھی ہیں۔

مالٹریورس نے سر جھکایا اور ایولن کی طرف دیکھا لیکن وہ اپنا سر دوسری طرف کیے ہوئے تھی۔ اس گفتگو نے مالٹریورس کا دل کھٹاکر دیا اور وہ رخصت ہونے کے لیے اٹھا۔

مسٹر ٹرن۔ شاید کل شام کے وقت آپ سے اور لارڈ وارگریف سے ملاقات ہو۔ وہ

ہاں یہاں چند روز تک قیام کرینگے۔

ناظرین اندازہ کر سکتے ہیں کہ مالٹریورس کو اس اعلان سے کس قدر متحج ہوا ہوگا۔ مگر اس نے نہایت سنجیدگی سے جواب دیا۔ سنرٹن۔ آپ کی مہربانی ہو کہ آپ مجھ کو مدعو کرتے ہیں لیکن میرے یہاں کل ایک پڑا نے دوست مسٹر کلیوٹڈ آنے والے ہیں۔ اس لیے میں حاضر نہو سکتا ہوں۔

سنرٹن۔ وہ بھی تشریف لائیں تو بہت اچھا ہو۔ انکو دیکھے ہوئے بہت عرصہ ہوا۔ جب آپ بالکل سچے تھے تو وہ تین مرتبہ ”برلی“ تشریف لائے تھے۔ مالٹریورس۔ اب وہ بالکل بدل گئے ہیں۔ اکثر بیمار رہتے ہیں۔ اسکے بعد مالٹریورس چلا گیا۔ اس نے دور ہی سے ایولن کو سلام کیا اور ایولن نے اپنی طرف ملامت آمیز نگاہ سے دیکھا۔

### آٹھواں باب

اسی دن اور غریب اسی وقت جب ریکٹری مین ایولن اور مالٹریورس سے گفتگو ہو رہی تھی لارڈ وارگریف اور مس کیرولائن کنارسٹن کے دعوت گھر میں اکیلے بیٹھے ہوئے تھے حسب معمول دوپہر کے وقت پارٹی منتشر ہو گئی اور انھوں نے اپنا کھیلنے کے گیندوں کی آوازیں دیرین لارڈ ڈائیوٹور کرل لیگارڈ سے جو اس فن میں بڑے شائق تھے کھیل رہے تھے انکو یہ افسوس تھا کہ اب لیگارڈ نے باری بد کر کھیلنا چھوڑ دیا تھا۔ مسٹر اورس سیفرا اور بہت سے مہمان اٹا گھر میں غائب دیکھ رہے تھے۔ لیڈی بری خطوط کھڑے ہی تھیں اور لارڈ بری اپنے مکان کی طرف سیر کے لیے گئے ہوئے تھے۔ کیرولائن اور ملی کچھ دیر سے چھپکے چھپکے باتیں کر رہے تھے سنرٹن ایک بڑی آرام کرسی پر بیٹھی ہوئی تھیں اور کسی رقت آمیز خیال کے سبب سے اپنی آنکھوں پر رومال رکھے ہوئے تھیں۔ لارڈ وارگریف جھکے ہوئے گنگو کر رہے تھے مگر انکی آنکھیں جلد جلد ادھر ادھر پھر رہی تھیں تاکہ اگر کوئی آجائے تو فوراً خاموش ہو جائیں۔

لارڈ وائرگریف - میری پیاری - اب تم یقین کر لو کہ میں تم کو دل سے چاہتا ہوں۔ میں نہیں جانتا میں کن الفاظ میں اپنا اشتیاق ظاہر کروں۔  
کیروولائن - تو کیوں نہیں۔

لارڈ - پیاری میں کیا کہوں کہ میں ایولن سے شادی کرنے پر کیوں مجبور ہوں۔ میں نے کئی مرتبہ کہا ہو گا کہ ہم لوگ اس دنیا میں قسمت کے شکار ہو رہے ہیں اور اس سے شادی کرنا نہایت ضروری ہو۔ میں ایولن کو ضرور چاہتا لیکن تمہارے دلفریب حسن نے مجھ کو اپنا مستون بنالیا ہو مگر تمہاری بلند خیالی کے سامنے تمہارا حسن بھی ماند ہو اور مجھ کو اس قدر حسن کا خیال نہیں ہے جقدر میں تمہاری بلند وصلگی کا شیدا ہوں۔ تمہارا دل میرے دل سے ملا ہوا ہو۔ اس سے زیادہ اور کیا چاہیے۔

کیروولائن - وائرگریف - گو میں دنیاوی خیال کی ہوں لیکن تمہارے لیے سب کچھ چھوڑ دوں گی۔

لارڈ - لیکن ابھی تمہیں نہیں معلوم ہو کہ اس میں کقدر دقتیں ہیں۔ تم مجھ کو ظاہر دلتند اور صاحب قوت دیکھتی ہو اور میری اس قسمت میں شریک ہونا چاہتی ہو لیکن کاش یہ قسمت سچی قسمت ہوتی تو بیشک تم کو اس میں شریک ہونا چاہیے تھا۔ لیکن میری قسمت الٹی ہو۔ میرا عمدہ جاتا رہا دولت باقی نہیں رہی۔ فرض خواہ جدا ستا رہے ہیں۔ افلاس کی بدنامی کا ڈیر جان کھلائے دیتا ہو۔ جو صلہ پست ہیں غرض فقروں سے بدتر حالت ہو۔ ہمارے ایک خور وہ فروش کو بھی میری آمدنی پر رشک ہو گا پیارے کیروولائن فرض کر لو کہ میں خود یہ مصیبتیں برداشت کروں گا لیکن مجھے یہ نہو سیکے گا کہ تم کو اپنی مصیبت کا شریک دیکھوں۔ تم امرا کو زینت دینے کے لیے پیدا ہوئی ہو تے میری مفلسی کیونکر دیکھی جائے گی۔ میں اپنی قلاشی سے اپنی تمہاری محبت کو مصیبت بنانا نہیں چاہتا۔ پیاری کیروولائن اس دنیا کے خلاف جنگ کرنا مشکل ہو اور گو میں اس کیرون سے شادی کروں گا لیکن میرا دل تمہارے قبضہ میں ہو گا۔ روپیہ بغیر کوئی کام

نہیں چلتا اور میں وہ پیہ لیکر باز آؤں گا۔ میرا مقولہ ہے کہ روپیہ ہو تو جان ہو۔ روپیہ نہیں تو جان نہیں۔

وارگرین ٹھہر گیا۔ اور کیرولائن کا ہاتھ پکڑ لیا۔

کیرولائن۔ میں آپ سے بحث نہیں کر سکتی۔ آپ جانتے ہیں کہ آپ نے میرا دل تھیر کر لیا ہے اور گو سب کچھ ٹو ہو گیا ہے پھر بھی مجھے یہ برداشت ہو سکیگا کہ آپ مجھ کو خود غرض تصور فرمائیں اور سمجھیں کہ میں نے آپ کے اغراض اور سچے حوصلے کی داد نہیں دی۔

لارڈ وارگرین۔ جانن۔ یہ میں نہیں کہتا کہ تمہاری دوسرے سے شادی دیکھ کر میرے دل میں ایک نیرنگ و زباز نہو جائیگا۔ لیکن اس بات کا تو اطمینان رہیگا کہ میں نے تمہارے لیے ایک ایسا شوہر تجویز کر دیا جو تمہارے رستے اور اوصاف کے لحاظ سے میرے نسبت اچھا ہو۔ لارڈ ڈاؤنٹور وولمنڈ میں تم انکو اپنی دولت کو اچھے کاموں میں لگانا سکھاؤ گی وہ کمزور ہیں تمہاری عقل انکی رہنمائی کریگی۔ وہ تمہارے عشق میں مبتلا ہیں تمہارا حسن انکو پاس ادب رکھنے کے لیے کافی ہوگا۔ آہ۔ پیاری کیرولائن۔ ہم مرتے دم تک سچے دوست رہیں گے۔

لارڈ وارگرین نے اس قدر تقریر پر اکتفا نہیں کی بلکہ اپنی استاد سے بڑی دیر تک اسی قسم کی گفتگو کرتا رہا۔ کیرولائن اس سے درحقیقت محبت کرتی تھی۔ لیکن اسکے رہتے تمام اور شہرت نے اسکو اور زیادہ مشغول بنالیا تھا اور چونکہ کیرولائن کو لارڈ وارگرین کی صحبت نہیں معلوم تھی اسلئے اسکو امید تھی کہ اگر ایولن نے انکار کر دیا تو وہ غالباً مجھے شادی کریگا وہ اسی دھوکے میں اسکو چاہتی تھی اور اتنے دنوں تک اسی امید میں اس مار صفت عیار سے کھیل رہی تھی اور یہ نہیں جانتی تھی کہ سانپ اسکے گرد لپٹ گیا ہے اور اب اسکو چھپھڑانا مشکل ہے وہ درحقیقت لارڈ وارگرین کے لیے سب کچھ ترک کر دیتی لیکن لارڈ وارگرین نے

اپنی حالت کا وہ نقشہ کھینچا کہ کیرولائن کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔

کیرولائن بہت صبر سے لارڈ وائرگریف کی اس تقریر کو سن رہی تھی جو اس نے اسکی اور لارڈ ڈائلمون کی نسبت کی تھی اور اسکو ایک گونہ اطمینان بھی ہو گیا تھا لیکن ایولن کا پھر خیال آتا تھا کہ آتش خدا اسکے مزور دل میں جھڑک اٹھی اور وہ اس طرح ہلکلام ہوئی۔

کیرولائن لیکن ابھی سے ایسا ارادہ کر لینا ظلم ہو۔ لیکن ہو کہ ایولن انکار کر دے تو وہ کیا کہ وہ ٹکومیری نگاہ سے نہیں دیکھتی ہو۔ اسکو صبر و عفت کا پاس ہو کہ وہ صاف طور پر انکار نہیں کرتی لیکن یہ مین بھولی جانتی ہوں کہ اسکو جسے محبت نہیں ہو۔ پس اگر اسے انکار کر دیا اور آپ آزاد ہو گئے تو بھی کیا مین دوسرے کی ہو کر رہو گی۔

لارڈ وائرگریف اسی حالت میں بھی میرا نام اور پتہ میرے لیے ایک ایسی دولت مند وارثہ ڈھونڈ لایا جو میرے قرض کی بربخیر مجھکو چھڑا دیگی لیکن مجھے یہ امید نہیں ہو کہ ایولن مجھکو چھوڑ دے کیونکہ ابھی تک اسے کوئی ارادہ نہیں کیا ہو۔ اور مین سمجھتا ہوں کہ اسے تمہارے والد کے مکان پر کسی اور کو بھی دیکھا نہیں ہو۔

کیرولائن جی ہاں۔ ابھی تک اسکا دل کسی پر نہیں آیا ہو۔

وائرگریف۔ اور مسٹر مالٹریورس کا کیا حال ہو؟

کیرولائن۔ معلوم نہیں۔ ہمارے یہاں تو بہت دنوں سے نہیں آیا ہو۔ وہ ایولن سے اسطرت سے باتیں کرتا تھا جس طرح کوئی بچوں سے باتیں کرتا ہو۔ وونون کی عیرون مین بھی بڑا تفاوت ہو۔

لارڈ وائرگریف۔ مین مالٹریورس سے کئی برس بڑا ہوں۔

کیرولائن۔ لیکن تمہارے طریقوں سے تو زندہ دلی ٹپکتی ہو۔ یہی سب ہو کہ تم کم سن نظر آتے ہو۔

وائرگریف۔ اندری چا پلوسی!۔ مالٹریورس سے مجھے نہیں بنتی۔ مین تو رتا ہوں کہ

میرے چال چلن کی نسبت ضرور حرف لانا ہوگا۔

کیرو لائنس۔ مین نے اسکو تھا، یہی نسبت کہی گفتگو کرتے نہیں سنا۔

وارگریف۔ اٹا کے گیندوں کی آوازیں نہیں سنائی دیتیں چلو ہٹ چلیں نہیں تو وہ  
ہیں آئیے۔

لارڈ وارگریف اٹا ٹھہر مین چلا گیا۔ کھیل ختم ہو چکا تھا اور سب لوگ ٹنڈر رار نامے  
گھوٹے کو دیکھنے کے لیے جانے والے تھے جسے دو طرحی تھی اور اب لارڈ وائیٹور  
کی ملکیت تھا۔ وارگریف اُنکے ہمراہ اٹھل کو گیا اور جبکہ کرنل لیگار۔ بڑے کو چبان سے  
باتیں کر رہے تھے تو لارڈ وائیٹور کو صحن مین بھاگ گویا ہوا۔

لارڈ وارگریف۔ مین کل کنار سٹن سے جانے والا ہوں اور آپ لندن جائیے گا۔  
اسیے ہر بانی فرما کہ چند کاغذات کا ایک پکیٹ ہوم آفس مین پہنچا دیجیے گا۔  
لارڈ وائیٹور۔ جب جاؤ گا تو بینک بجاؤ گا۔ لیکن ابھی کچھ دن لگاؤ گے چپا  
بوڑھے امیر البحر کے ساتھ ٹوٹا گا۔ اٹا اسی قرب مین ایک مکان ہو اور انھوں نے ہم  
دونوں کو شکار کھیلنے کی دعوت دی ہو۔

لارڈ وارگریف۔ مین تھا، اٹا، سمجھ گیا۔ والدہ ایسی حسین لڑکی کو نئی بھر مین نکلی گی  
لیکن افسوس کہ وہ دولت پائیں۔

لارڈ وائیٹور۔ مجھے دولت کی پروا نہیں ہو۔ اس بات سے آپ خار مچ رکھے  
البتہ اس کے سن کا دلدادہ ہوں۔ لیکن مجھے ابھی اس بات کا شک ہو کہ اسکو میری پروا ہو  
یا نہیں

لارڈ وارگریف۔ آپ یقین کر لیجیے مین اس عورت سے ہرگز شادی نہیں کروں گا جسکو  
مجھے دلی محبت نہ ہوگی۔

لارڈ وائیٹور۔ خیر مین پیشینگوئی کرتا ہوں کہ کیرو لائنس لیڈی ڈائیٹور کملائیگی۔



یہاں پر گفتگو ختم ہو گئی۔ اور لارڈ وائرگریف اپنے دل میں کہنے لگا۔ "کیرو لائن ڈیپٹور کو رہنی کر لگی اور میں ایک دوٹ کا ہوس آف ٹارڈز میں اور تین کا کانس میں اشتہام کر لوں گا اب چین کھتا ہے۔ لارڈ ڈیپٹور اسیر ہیں اور اسیر کی دوستی اچھی ہے۔ کیرو لائن بھی اپنی ہی ایولن کے بارے میں بڑی کامیابی۔"

### نوائے باب

دوسرے روز کیرو لائن لیڈی ریپی کی گاڑی میں ریکشری کو واپس آئی۔ اور اسکے دو گھنٹے بعد لارڈ وائرگریف تشریف لائے۔ مسٹر مرٹن نے اپنے س معزز مہمان کی ملاقات کے لیے ہمسایہ کے بہت سے معزز دوست بلوائے تھے اور چونکہ لارڈ وائرگریف ایولن کی نگاہ میں متاثر نظر آنے کی کوشش کر رہا تھا اس لیے اسے اس موقع پر اپنی ساری بیانتا ظاہر کرنا اور اپنے اخلاق سے سارے مجمع کو اپنا مسنون بنالیا۔ اب ایولن کچھ بچہ کھتا ہو گئی تھی اور پیسیر کی نسبت لارڈ وائرگریف کی قابلیت کو زیادہ سمجھنے لگی تھی لیکن جب وہ لارڈ وائرگریف اور مالٹریورس کی گفتگو کا مقابلہ کرتی تھی تو اس کا دل لارڈ وائرگریف کی طرف سے کھٹا ہوتا تھا تاہم جبوقت وہ شہید ہو جیت کے ذکر پڑتا تھا تو اس کی قلعی کھل جاتی تھی۔ اللہ دنیاوی امور میں اس کی تفریح زیادہ نہ کرتی۔

دوسرے دن ملی فرس مالٹریورس سے ملنے کے لیے "برئی" کو گیارہ گیارہ کو اپنے مکان عالی شان کے ایک مقام پر آہستہ آہستہ ٹپلتے دیکھا اس نے اسکو دیکھتے ہی پہچان لیا اور بہت خوش ہو کر مصافحہ کے لیے ہاتھ بڑھائے۔

مالٹریورس۔ (فرط جوش سے)۔ لارڈ وائرگریف۔ آج بہت دنوں بعد آپ سے ملاقات ہوئی ہے۔

وائرگریف۔ ہاں مہینے گزرے ہیں۔ لیکن میں آہستہ آہستہ کہہ رہا ہوں کہ مجھ میں آپ میں پڑانی دوستی کی یاد باقی ہوگی۔

مالٹریوس خاموش ہو گیا اور لارڈ وائرگریف پھر بولے۔

وائرگریف۔ مالٹریوس۔ جو اب کیون نہیں دیتے کیا پولیسکی اختلافات یا محض اتنے دنوں تک عدم ملاقات کے سبب سے ہم میں آپ میں تفرقہ واقع ہو گیا ہو۔ یہ کوئی بات نہیں کہ ہم آپ پھر دوست ہو سکتے ہیں۔

مالٹریوس۔ کہیں اس عزیز میں بھی بلا سمجھے بوجھے دوستی ہو سکتی ہو۔ ان کم سنی میں اور بات تھی۔

وائرگریف۔ تو پڑانی دوستی کی جڑ ہی کیون نہ مضبوط کر لیجائے۔

مالٹریوس۔ ہماری آپ کی زندگی کے طور و طریق مختلف ہیں۔ بھائی۔ اب مجھ میں حوصہ نہیں رہا مجھ کو ظاہر طاری پسند نہیں۔

وائرگریف۔ واہ وا۔ پھر تو ہمارا آپ کا خیال مل گیا۔ جس طرح آپ کو ظاہر واری سے کلیہ نفرت ہو اسی طرح مجھ کو بھی اس سے حدود پر پہنچاؤ۔ مالٹریوس پولیسکی اختلافات کو پڑا دوستی سے کوئی سروکار نہیں ہے۔

مالٹریوس۔ بشرطیکہ دونوں طرف کے پولیسکی اختلافات ایمانداری کا نتیجہ ہوں۔ لیکن یہ کہاں سچ کہے۔ کیا آپ کے اختلافات ایمانداری پر مبنی ہیں۔

وائرگریف۔ ایمان کی قسم۔ میرا خیال تو ایسا ہی ہے۔ خیر یہ بتاؤ کہ تم ریکٹری میں اس قدر کہہ کر کہ جاتے ہو میٹن والے تو حکومت چاہتے ہیں۔ اور یہ کہنا میری منگیترس کیمرون کی نسبت تمہارا کیا خیال ہے مالٹریوس۔ آپ تمہارے کرتے ہیں۔

وائرگریف۔ جی نہیں۔ میں تمہارے نہیں کرتا۔ بات یہ ہو کہ اگر ایولن کیمرون سے میری شادی ہو جائیگی تو مجھ کو کیا رگی و خوشیاں حاصل ہوں گی۔ اول تو وہ خانگی راحت ہاتھ آئے گی جس سے میں اب تک نا آشنا تھا دوسرے اس دولت پر قابض ہوا جو کچا جسکی مجھ کو ضرورت ہے۔ گو میں ایولن سے عموماً غلط رہتا ہوں لیکن مجھ کو اسکی استعداد نہ محبت میں اسلا شک نہیں ہے۔ اور

سب سے بڑی بات یہ ہو کہ اسکو اپنی عزت کا بڑا پاس ہو۔

اسکے بعد اسنے اپنے مامون کی اس خواہش کا ذکر کیا جو اسنے اپنے مرتے وقت ظاہر کی تھی اور کہا کہ میرے مامون کی آخری وصیت کے موافق ایولن اخلاقی طور پر مجبور ہو کہ مجھے شادی کرے۔ لارڈس تو جب سے سنایا لیکن کچھ نہ بولا۔

وارگریف (سلسلہ تقریر جاری رکھ کر)۔ اور اگر ان اخلاقی مجبور یوں پر غور کیا گیا تو میں خیال کرتا ہوں کہ اگر میرے قریب بھی ہوں تو مجھ کو اسنے اس بات کا ڈیٹین کہ وہ میرے تعلقات کو شرفیاءہ طور پر شکست کر سکتے ہیں۔

لارڈس۔ صرف اسی وقت تک ناجب تک تعلقات موجود ہیں۔ اگر فرض میں سے کوئی تعلقات کی پابندی سے انکار کرے تو دونوں آزاد ہیں لیکن میں اُمید کرتا ہوں کہ اس تعلقات میں محبت بھی شامل ہوگی۔

وارگریف۔ واقعی۔

اسکے بعد لارڈ وارگریف نے ”ہیلی“ کی تعریف کی اور ادھر ادھر کا ذکر کر کے آخر کا چلتا ہوا لارڈس چھڑھلنے لگا اور اپنے دل میں خیال کیا کہ جب ایولن لارڈ وارگریف کے لیے مخصوص ہوگئی ہو تو میں کیوں اسکو اس دولت کے ناقابل سمجھوں۔ مجھے۔ سے تیشخ ان سے تو وہ ہر جہاں ہوتا۔ دوسرے اسکو یہ بھی یقین ہو کہ ایولن اسکو چاہتی ہو؟۔ ہا۔ یہ اسدائہ در دیکسام۔ کیا اب بھی مصیبت اور تکلیف سہو گئی جوانی کا یہ وہ دو خط میرے ہاتھ کا رواج ہے دور نہیں ہوا جیف صد جیف۔ یہ میری ایک تازہ بیوتوفی ہو۔

## فصل چہارم

### پہلا باب

لارڈس اور وارگریف کی ملاقات کے بعد مسٹر کلیو لینڈ تشریف لائے۔ ان دنوں

انکی طبیعت اچھی تھی اور سابق کی طرح نہایت خندہ مزاج اور خوش طبع نظر آتے تھے۔ برلی کی رونق اور باغ کی آرائش کی دیکھ کر مسٹر کلیولینڈ کی آنکھیں کھل گئیں اور انھوں نے مسٹر مالٹریورس کے حسن مذاق کی خوب تعریف کی۔ مالٹریورس نے شکر بھرا دیا اور مسٹر کلیولینڈ اس طرح بمکلام ہوئے۔

کلیولینڈ پیارے ارنٹ۔ اب اس برلی کو ایک مالک کی اور ضرورت ہو۔ مالٹریورس۔ یہ بھی اضافہ ہوتا ممکن ہو لیکن ابھی تک میں نے یہ نہیں طو کیا کہ اس مکان کو سچے دل سے چھوڑنے دوں۔

کلیولینڈ۔ ارنٹ کیا اپنی ماں کی اس آخری یادگار کو بیچنے کا ارادہ ہے؟ ہوس مالٹریورس۔ جب میں بیان آیا تھا تو میں نے یہ ارادہ کر لیا تھا لیکن تھوڑے دنوں بعد میرا ارادہ بدل گیا اب پھر وہی قسم ہے۔

کلیولینڈ آ خر کیوں۔ خدا کے لیے کو کیا بات ہو۔

مالٹریورس۔ میری قدیم چینی محکو چرسا رہی ہو میرا ارادہ ہو کہ کہیں چلا جاؤں۔ کلیولینڈ میں تمہارا مطلب سمجھ گیا۔ لیکن تمکو کس بات کا ہو خدا کے فضل سے تم جوان ہو دو تہند ہو۔ ذہین ہو۔ تمکو چاہیے کہ دنیا کا رنگ دیکھو۔ لوگوں میں ٹوٹو اور ایک وفادار بی بی سے شادی کرلو۔

مالٹریورس نے اپنا سر ہلایا اور ایک آہ بھری۔

کلیولینڈ۔ (نہایت آواز سے)۔ میں یہ نہیں کہتا کہ تم کسی کم سن لڑکی سے شادی کرو۔ نہیں۔ بلکہ میں چاہتا ہوں کہ وہ ایک دلفریب عورت ہو جسے تمہاری طرح زندگی کے نشیب و فراز دیکھے ہوں اور دنیا کے رنج و غم برداشت کرنا اور قناعت سے رہنا جانتی ہو۔

مالٹریورس۔ بس جناب بس۔ میں ایسی جہانگیرہ عورت سے ضرور شادی کرنے لگا

میری نظروں میں سادگی اور کم سنی سے بڑھ کر اور کوئی چیز نہیں ہے۔ لیکن آپ کا رشا و فرما  
 بجا ہے۔ اب میری عمر مفقود زیادہ ہو گئی ہو کہ کم سن سے شادی کرنا موزوں نہیں ہے۔  
 کلیولینڈ۔ یہ میں نہیں کہتا کہ تمہاری عمر زیادہ ہو گئی ہے۔ بلکہ مرد و عورت کی عمروں میں  
 تفاوت اچھی نہیں ہے۔ اُس سے بعض اوقات رنجش پیدا ہو جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔ بہت  
 کم سن جسکے نزدیک دنیا ایک نئی چیز ہو صرت اپنے مکان پر قناعت نہیں کر سکتی اور تم مفقود  
 حلیم ہو کہ اسکی خواہشوں کو نہ روکے گے اور اگر سختی کر دے گے تو بھی ٹھیک نہیں۔  
 مالٹریورس۔ (اس لہجہ میں جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ کلیولینڈ کی تقریر کا اسپرٹ اثر  
 پڑا)۔ لیکن اس معاملہ پر بحث کو ذکر چھڑ گئی۔ میں نے تو ذکر بھی نہیں کیا تھا۔ خیر کوئی دوسرا  
 ذکر شروع کیجئے۔ مجھے شادی کا خیال بھی نہیں ہے۔ فلورنس لسل کار سچ آؤ دفعہ میری  
 آنکھوں کے سامنے کھینچا ہوا ہے۔

کلیولینڈ۔ بچاری فلورنس!۔ وہ اس زمانے میں تمہارے لیے موزوں تھی مگر اب  
 تم بڑے ہو گئے ہو اور تم کو ایک سنجیدہ اور تین بی بی کی ضرورت ہے۔  
 مالٹریورس۔ از براہ خدا اس ذکر کو چھوڑ دیجئے۔

کلیولینڈ نے یہ گفتگو بدل دی اور دوپہر کے وقت مسٹر مرٹن جنکو مسٹر کلیولینڈ کی آمد کا حال  
 معلوم ہو گیا تھا تجدید دوستی کی غرض سے ممبری میں آئے۔ انھوں نے انکو شام کے  
 وقت "ریکٹری" میں دعوت دی اور مسٹر کلیولینڈ نے اپنے میزبان اور اپنی طرف سے  
 دعوت قبول کی۔ لیکن جب شام ہوئی تو مالٹریورس کی ناسازی طبیعت کا بہانہ کر کے  
 بیٹھ رہا اور کلیولینڈ کو اکیلا جانا پڑا۔ جب بوڑھا جنٹلمین نصف شب کے قریب واپس آیا تو  
 اسنے مالٹریورس کو کتب خانہ میں انتظار کرتے ہوئے پایا اور چونکہ مسٹر مرٹن سے وہاں  
 کھیل کی کئی بازیاں جیتا ہوا تھا اسلئے بہت خوش تھا۔

کلیولینڈ۔ مالٹریورس۔ تم تو پورے ہو۔ مسٹر مرٹن بھی شکایت کرتے تھے کہ تم

انکے یہاں آنا جانا چھوڑ دیا ہو۔

مالٹریورس۔ تو یہ کیسے۔ پادری صاحب آپ کو بہت پسند ہیں۔  
کلیولینڈ۔ بیشک۔ لیکن والدہ وارگریف بھی بڑا زبردست کھلاڑی ہو۔  
مالٹریورس۔ کیا وہ ابھی تک وہیں موجود ہو۔

کلیولینڈ۔ اور کل بھی رہیگا کیونکہ اُس نے کل ہمارے ساتھ کھانا کھانے کا وعدہ کیا ہو عجیب آدمی ہو۔ کوئی تھوڑی دیر ہمارے ساتھ کھیلا ہوگا۔ اسکے بعد کیمرون کے باتین کرنے لگا۔ والدہ وہ بڑی ہی حسین اور شرمیلی لڑکی ہو۔ مین نے تو اپنی عمر میں ایسی دل فریب عورت نہیں دیکھی۔

مالٹریورس۔ یہ کیسے۔ حضرت وارگریف مس کیمرون سے باتین کر رہے تھے۔  
کلیولینڈ۔ تم تو جانتے ہو گئے انکی حال میں شادی ہونے والی ہو۔ مجھے تو میٹرٹن کہتے تھے۔ سنتے ہیں کہ وہ بڑی دولت مند ہو اور اس لحاظ سے بھی وارگریف بڑا خوش ہے۔ لیکن وارگریف اسکے قابل نہیں ہو اور معلوم ہوتا تھا کہ مس کیمرون کا بھی یہی خیال تھا مین نہیں جانتا کہ مجھے ایسا خیال کیوں ہو گیا کہ وہ اس خوش طبع لارڈ سے دور ہی رہنا چاہتی ہو لیکن یہ ہونا نہیں سکا۔ تم دس برس چھوٹے ہوئے یا مس کیمرون دس برس بڑی ہوتی تو بیشک موقع تھا کہ تم اپنے قدیم دوست کو میدان سے ہٹا دیتے۔  
مالٹریورس۔ تو آپ کا خیال یہ ہو کہ مین اس قدر سن ہوں کہ عاشق ہونے کے قابل نہیں رہا۔

کلیولینڈ۔ بیشک سترہ برس کی لڑکی کے لیے تمھاری عمر بہت ہو۔ معلوم ہوتا ہو کہ تم عمر کے لحاظ سے بڑے تنگ مزاج ہو۔  
مالٹریورس۔ (منسکر)۔ جی نہیں۔

مسٹر کلیولینڈ۔ خیر شکر ہو۔ وہاں ایک اور جوان بھی موجود تھا۔ وہ بیشک وارگریف کا

بڑا زبردست رقیب معلوم ہوتا ہے۔ اسکا نام کرمل لیگارڈ ہے۔ میں نے اپنی ساری عمر میں ایسا حسین شخص نہیں دیکھا۔ لیکن نہیں کہ جو ان عورت دیکھے اور اسکی شدید انہو جاے بڑا ہی خوش سلیقہ اور مہذب معلوم ہوتا ہے۔ میں یقین کرتا ہوں وہ ہمیشہ اچھے صحبتوں میں رہا ہے۔ ایک اُنکے دوست لارڈ ڈیٹمور بھی ہیں لیکن اُسکے سامنے وہ بھی ماند ہیں۔ مالٹریورس۔ ڈیٹمور اور لیگارڈ کوئی نئے شخص معلوم ہوتے ہیں۔ میں نے انکو کبھی نہیں دیکھا۔

کلیولینڈ۔ نہ دیکھا ہوگا۔ لیکن وہ ایڈمرل لیگارڈ کے بیان ٹھہرے ہوئے ہیں۔ مس مرٹن نے کنارسڈن میں اسنے ملاقات پیدا کی تھی۔ اور ایک بوڑھی لیڈی مجھے کہتی تھی کہ لارڈ ڈیٹمور کیرولائسن کے عشق میں بڑی بڑی طرح گرفتار ہیں ہاں میں یہ کہنا تو بھول ہی گیا کہ میں نے تمھارے لیے ایک جوان لیڈی پسند کی ہے وہ بڑی حسین اور ہوشیار ہے۔ مالٹریورس۔ آپ تو شادی کے نسخے بتا رہے ہیں۔ اور میں کیمرن۔ کلیولینڈ۔ اسکا ذکر نہ کرو۔ میں مجھے رات بھر نیند نہیں آئیگی۔ مجھے ایسے بڑا ہی رحم آتا ہے وارگریف کی نسبت تو یہی بہتر ہے کہ لیگارڈ سے اُسکی شادی ہو جاے اور دیکھنا اخیر میں یہی ہونا ہے اچھا۔ اب آرام کرو۔

### دوسرا باب

وارگریف نے حسب وعدہ دوسرے دن بُری تین دعوت کھائی۔ کلیولینڈ اور وارگریف میں خاصکر ہلکے امور پر گفتگو ہوتی رہی اور چونکہ دونوں کے خیالات ایک دوسرے کے برعکس تھے اور وارگریف کی رائے اور ارا دونوں سے حد درجہ خود غرضی پائی جاتی تھی ایسے اگر وہ کسی ایسے شخص کے روبرو ایسی گفتگو کرتا جسکو پوٹیکل خط ہوتا تو وہ اس سے ضرور ناراض ہو جاتا مگر کلیولینڈ سیدھے سادے آدمی تھے انھوں نے مطلق خیال نہ کیا مالٹریورس کو البتہ بڑا معلوم ہوا اور گو وارگریف سمجھا ہوا تھا کہ اس ملاقات سے دوستی کی

از سر نو قائم ہو جائیگی مگر اسکا خیال غلط نکلا۔ وہ مرٹن کی گاڑی پر سوار ہوا اور لارڈ ڈالیمور سے ملنے کے لیے چلا گیا۔

ملی کے جاتے ہی مسٹر کلیولینڈ خط کتابت میں مصروف ہو گئے اور مالٹورس نے چھڑی بیل بن دبا لی اور کتے کو ساتھ لیکر سیر کے لیے چلا گیا۔ وہ اپنے گانوں کی طرف جارہا تھا اور اپنی رعیت کو سابق کی نسبت خوشحال دیکھ کر اپنے دل میں خوش تھا کہ میں درحقیقت ایسا بیکار شخص نہیں ہوں جیسا میں اپنے کو خیال کیا کرتا تھا۔ اتنے میں تھوڑی دور آگے ایک بھیڑ نظر آئی مالٹورس جھپٹتا ہوا اس بھیڑ کے قریب آیا اور دیکھا کہ ایک شکستہ حال بوڑھی عورت بیوش پڑی ہوئی اسکی کنپٹی سے خون جاری ہو رہا ہے اور ایک اور ایک مزدور اسکو تھامے ہوئے ہے۔

مالٹورس۔ یہ کیا معاملہ ہے۔

اور سیر۔ حضور۔ یہ غریب عورت ایک خٹکین کی گاڑی سے کچل گئی ہے۔ آدھ گھنٹہ پہلے وہ میرے مکان پر گیا تھا اور مجھے کہا کہ ایک عورت شکر پر پڑی ہوئی ہے اور اسے لیے جھک دس روپیہ بھی دے گیا ہوں اکیلا تو بیچاری کو نہیں اٹھا سکتا اسلئے مجبوراً نام کو بھی بلا لایا ہوں۔

مالٹورس۔ کنپٹی کو دیکھ کر جہان سے خون گل رہا تھا۔ وہ اپنی اس حرکت کے نتائج دیکھنے کے لیے کچھ دیر ٹھہرا بھی تھا یا نہیں۔

گانوں کا چودھری۔ مالٹورس کی آواز سنکر۔ حضور وہ کہتا تھا کہ مجھے جلدی بہت ہو اسلئے میں ٹھہرا۔ میں سمجھتا ہوں کہ شخص باڈیوں کا ہمارا ہو کیلئے کہ گاڑی میں مسٹر مرٹن کا گھوڑا متجا ہوا تھا۔

مالٹورس۔ (روا کر ریت کی خود غرضی پر افسوس کر کے)۔ یہ بیچاری کمان رہتی ہے۔

چودھری۔ حضور۔ معلوم نہیں کمان رہتی ہے۔ کوئی فقیر معلوم ہوتی ہے۔



مالٹریورس "اسکو" ہال میں پہنچا دینا چاہیے۔ یہاں تکلیف پائیگی۔  
 اور سیر حضور ہال بہان سے دور بھی نہیں ہو سادو چوٹ زیادہ آگئی ہو۔ (آدمیوں  
 سے) ایک ڈولی لاؤ اور اس پر چٹائی رکھ کر اسکو لے چلو۔  
 انھوں نے غریب عورت کو سڑک کی بنیل میں ہونٹاری سے لٹا دیا اور جبکہ اور لوگ  
 ڈولی اور چٹائی لینے چلے گئے مالٹریورس اس کے سر کو تھلے میٹھا رہا۔

### تیسرا باب

سٹرکلیولینڈ ابھی خطوط نویسی سے فارغ ہوئے تھے اور کتب خانے میں مالٹریورس  
 کی چند نئی تصنیفات دیکھ رہے تھے کہ پادری مرٹن تشریف لائے اور نہایت خلق سے  
 معافی طلب کر کے کہنے لگے کہ میرے ہمراہ ایڈمرل لیگارڈ وغیرہ آئے ہیں اور "بلی"  
 کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ میں نے سنا کہ سٹرکلیولینڈ تو باہر گئے ہوئے ہیں۔ امید ہے  
 کہ آپ انکو مکان دیکھنے کی اجازت دیں گے وہ سب "ہال میں جمع ہیں۔"

سٹرکلیولینڈ ہمیشہ سے بڑے خلیق اور طنسار تھے نہایت موزون الفاظ میں  
 جواب دیا اور سٹرمرٹن کے ہمراہ ہال میں گئے جہاں کیرولائٹن اور اسکی چھوٹی بہنیں ایون  
 لارڈ ڈالیمور ایڈمرل اور کرنل لیگارڈ جمع تھے۔

کلیولینڈ۔ میں بہت مشکور ہوں کہ آپ لوگوں نے قدم رنجہ فرمایا۔ اور ابھی ایک گھنٹہ  
 ہوا لارڈ وارگریف بھی تشریف لائے تھے اور جلتے وقت فرما گئے تھے کہ میں ایڈمرل  
 لیگارڈ کے یہاں لارڈ ڈالیمور سے ملنے جاتا ہوں۔

ایڈمرل۔ یہ ہماری بڑی بد قسمتی ہو کہ لارڈ وارگریف ہکوار استہ میں بھی نہیں ملے  
 محکو تو سٹرمرٹن سے معلوم ہوا تھا کہ وہ تشریف لائے ہیں۔

کرنل لیگارڈ۔ نہایت خوش الحانی سے)۔ چچا صاحب آپ کو یاد نہیں ہے۔ ہم  
 سیل کا چکر کاٹ کر سڑک آئے ہیں اور لارڈ وارگریف لینکلینڈ سے ہو کر آپ کے یہاں

گئے ہونگے۔ (سٹر کلیولینڈ سے)۔ میرے چچا صاحب کو برٹش چینل کی طرح چوڑی سڑک چاہیے۔ اُنے تو تنگ راستوں میں تو چلا ہی نہیں جاتا۔  
ایڈمرل لیگارڈ۔ (اپنے خوبصورت بھتیجے کی طرف دیکھ کر)۔ اگر تم ہوتے میرے ساتھ سمندر میں ہوتے تو تنگ سڑک اور چوڑی سڑک کا حال معلوم ہوتا۔  
کرل لیگارڈ ہنسنے اور پیچھے مڑ کر ایولن سے گفتگو کرنے لگے۔  
اب سٹر کلیولینڈ باری کو مکان دکھانے کے لیے لے گئے اور سب کے سب مالٹورس کے مکان کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔  
ایڈمرل لیگارڈ۔ میں سمجھتا ہوں کہ میں مالٹورس سے زیادہ اور کسی کی عزت نہیں کرتا اس مرتبہ وہ جب سے آئے ہیں۔ انھوں نے ہم لوگوں کے لیے ایک اچھی نظیر قائم کی ہے۔  
سرجان سے انکی خوب چھینگی۔  
کلیولینڈ۔ آپ لوگ مالٹورس کو یہیں ٹھہرنے کی ترغیب دیجیے۔ اُنے۔ ”برلی“ فروخت کرنے کا کچھ کچھ ارادہ کر لیا ہے۔  
ایولن۔ (کرل لیگارڈ سے ملحدہ ہو کر جسکی گفتگو میں اب تک محو تھی)۔ ”برلی“ فروخت کرنے کا۔  
کلیولینڈ۔ جسوقت مالٹورس نے برلی فروخت کرنے کا نام لیا تھا تو مجھ کو بھی بڑے تعجب معلوم ہوا تھا۔  
لارڈ ڈالیمور۔ اچھا ہی بیچا اے۔ سر کیرولائن کی طرف دیکھ کر)۔ میں اس مکان کو ضرور خرید لوں گا۔ کیونکہ کیرولائن اسکی کیا قیمت ہوگی۔  
ایڈمرل۔ کیا باتیں کرتے ہیں۔ مجھے یہ نہیں دیکھا جاتا کہ کوئی شخص اپنے قدیم مکان کو فروخت کر ڈالے اور اپنی ”برلی“ خرید نیلے۔ کیا اُنکے پاس اپنا ذاتی مکان نہیں ہے۔ وہیں جا کر کیون نہیں رہتے اور مالٹورس کو بھی اپنے ساتھ کیون نہیں لے جاتے

کہ آپ انکی نظیر سے فائدہ اٹھائیں۔

لارڈ بہت شرمندہ ہوئے اور کرنل لیگارڈ کے کان میں کہا: ”تھو سچا بھی بڑے رخصت انداز میں“

کرنل لیگارڈ کچھ آزرہ نظر آیا مگر اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔

کیرولائن۔ (اپنے عاشق کی شرمٹانے کے لیے)۔ لیکن اگر سٹرالٹریوس اپنا مکان بیچینگے تو اس میں آپ سے اچھا کون رہنے والا ہوگا۔

ایڈمرل۔ وہ مکان نہیں فروخت کریگا۔ اگر وہ ایسا کرے تو سخت بدنامی ہو۔ اسکے بعد وہ کتب خانے میں گئے اور ایڈمرل لیگارڈ نے سٹرکلیو لینڈ سے دریافت کر لیا کہ یوں صاحب یہ تصویر کیسی ہو چسپس احتیاط سے خلاف لپٹا ہوا ہو۔

کلیو لینڈ۔ یہ انسٹ کی والدہ مرحومہ کی تصویر ہے۔ مائٹریوس اس تصویر کو غیر دون کو دکھانا نہیں پسند کرتا۔

ایولن نے اس تصویر کی طرف بھر دیکھا اور اسکو مائٹریوس کی پہلی ملاقات کا خیال آیا تھا کہ کرنل لیگارڈ نے اسکے کان میں کچھ کہا اور اسکا خیال جاتا رہا۔

کلیو لینڈ نے کرنل لیگارڈ کی طرف دیکھا اور اپنے دل میں کہنے لگے کہ ”اب وارگرین کی دال نہیں گلیگی۔ رقیب نے اپنا گھر کر لیا ہو۔“

جب یہ لوگ ”برلی“ کے کل کمرہ کی سیر کر چکے تو کیرولائن نے جبکو گھوڑوں کا بڑا شوق تھا اسطبل دیکھنے کی فرمائش کی۔ لارڈ ڈالیمپور نے لیگارڈ کا بازو پکڑا اور گھوڑے

دیکھنے کے لیے اپنے ہمراہ لیا اور کیرولائن۔ اسکا باپ اور ایڈمرل نے انکی پیروی کی سٹرکلیو لینڈ ایولن سے باتیں کر رہے تھے اور چونکہ انکو کام ہو جانے کا اندیشہ تھا

اس لیے انکے ہمراہ باہر نہیں گئے اور ایولن کو کلیو لینڈ کی باتوں سے اسقدر دلچسپی معلوم ہوئی کہ وہ بھی نہیں گئی۔ بوڑھا جنٹلمین خوش ہوا اور اس نے ایولن کے اس برتاؤ کو اس کے

حسن تربیت پر محمول کیا۔

کلیولینڈ۔ تعجب کی جگہ ہو کہ بعض خاندانی علما تین نسلا بعد نسل باقی رہتی ہیں وہ دیکھو سر کنلیم کی تصویر ہو۔ مالٹورس کی پیشانی اسکی پیشانی سے کس قدر مشابہ ہو میں کمبرون۔ اس مالٹورس میں بڑی عمدہ خاصیتیں ہیں۔ میں اسکو اسکی پیدائش سے جانتا ہوں کاش اسکا کوئی ایسا تعلق ہو جاتا تو اسکو انگلستان سے باہر نہ جانے دیتا تو اس سے ملک اوپلکا بڑا فیض پہنچتا۔ مس کمبرون۔ اتنے وہ تصویر تو دیکھی ہوگی جو داخلہ کے ہال میں آویزاں ہو یہ بھی مسٹر مالٹورس کے ایک بزرگ کی تصویر ہو گو وہ امتداد زمانہ اور سلین کی وجہ سے بگڑ گئی لیکن جس شخص کی تصویر ہو وہ بڑا نامی گرامی شخص ہی۔ صاحب لارڈ فاکلینڈ آف کلازنگ کھلاتے تھے۔ چلو دیکھو کسی اچھی تصویر ہو۔

بوڑھا کلیولینڈ ایولن کو یہ تصویر دکھا کر باہر کے ہال میں لگیا۔ وہاں ایک بوڑھا دربان اور ایک خادمہ ایک معمولی قسم کے کوچ کے قریب جیسر ایک بوڑھی عورت (جسکا بابا بہن میں ذکر ہوا تھا)۔ لیٹی ہوئی تھی کھڑے تھے۔ مالٹورس اور وہ اور شخص بھی وہاں موجود تھے اسوقت بوڑھی عورت کی حالت اچھی تھی۔ دروین بہت تخفیف تھی اور وہ مالٹورس کی اس دعانت کی بڑی شکور تھی۔ مالٹورس اسکو جھکا ہوا دیکھ رہا تھا اور اپنے نوکر و نوکری کو اسکی خبر گیری رکھنے کی ہدایت کر رہا تھا۔ جبوقت ایولن اس ڈولی کو دیکھ کر تعجب کی وجہ سے یکایک ٹھٹک گئی تو مدینہ نے اپنا ایک ہاتھ اوپر اٹھا یا اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر گھورنے لگی اسکے بعد اسے کچھ کہا اور پھر بیہوش ہو کر لیٹ گئی۔

### چوتھا باب

ہال خالی کیا گیا۔ مریضہ کو اس کمرے میں لے آئے اور مالٹورس کلیولینڈ اور ایولن کے ساتھ اکیلا رہ گیا۔ اسنے صبح کا واقعہ خلاصہ طرز پر بیان کیا مگر یہ نہیں ذکر کیا کہ دارگریٹ کے سبب سے بوڑھی عورت کے چوٹ آگئی ہو۔ ایولن مالٹورس کی اس انسانی مہدروئی

دیکھ کر بہت موثر ہوئی۔ لیکن مالٹریورس اس سچی ہمدردی سے اور زیادہ موثر ہوا جوں سے غریب آفت زدہ عورت کے ساتھ ظاہر کی۔ انسوقت ایولن مالٹریورس کو بھی بھول گئی اور نہایت ہمدردی سے بوڑھی عورت کو مچھکی ہوئی دیکھنے لگی۔ اور مالٹریورس کو خیال ہوا کہ ایولن اس سے قبل اس قدر دلفریب اور خوبصورت نظر نہیں آتی تھی۔ سچ ہو ہمدردی کی وجہ سے عورت کا حسن دوبالا ہو جاتا ہے۔

جسوقت مالٹریورس اپنی مختصر کہانی بیان کر چکا ایولن اس محبت سے مالٹریورس کو دیکھنے لگی کہ اس کے دل میں اسکی جگہ کھب گئی۔

مالٹریورس۔ مس کیمرون۔ تم کو اور تمہارے ساتھیوں کو آگے کتنا عرصہ ہوا۔

ایولن۔ جناب ہم پھر مغل ہوئے لیکن اس مرتبہ میرا قصور نہ تھا۔

کلیولینڈ۔ لو۔ مالٹریورس۔ مس کیمرون تمہارے لیے۔ ”برلی“ کا ایک خریدار

لے آئی ہیں۔ بولو۔ اب کیا ارادہ ہو یقین مانوس کیمرون کو بھی اس بات پر سخت تعجب معلوم

ہوا تھا۔ کیون ایولن ہی بات ہونا۔

ایولن۔ مگر میں یہ نہیں یقین کرتی کہ آپ ”برلی“ فروخت کر ڈالینگے۔

مالٹریورس۔ مجھے اپنے دل کا حل خود نہیں معلوم ہو۔

کلیولینڈ۔ لو۔ تمہارے گاہک بھی آگئے۔ لارڈ ڈالیمور لیجیے۔ میں آپ کو مالٹریورس

سے معرفی کرتا ہوں۔

لارڈ ڈالیمور۔ سر وقد مجھے اور کہا۔ ”سٹر مالٹریورس۔ ہلوگ آپ کا اسطبل

دیکھ رہے تھے دامت آپ کا مشکلی گھوڑا بڑا ہی اچھا ہے۔ کیون صاحب آپ نے کہاں

خرید کیا تھا۔

مالٹریورس۔ یہ گھوڑا مجھ کو عرب کے ایک سردار نے عطا کیا تھا۔ اگر اسکو کوئی

ٹاکھ روپیہ بھی دیتا تو وہ اس عزیز جان کو ہرگز جدا نہ کرتا مگر بچا پے سردار کے ایک ایسا

زخم لگا کہ وہ گھوڑے پر چڑھنے سے معذور ہو گیا اور اسے نہایت صدق عقیدت اور محبت سے گھوڑا بچاؤ بخندیا۔

لارڈ ڈالیمور بین مشرق کی سیر کو جانے والا ہوں۔ کیون صاحب۔ آپ اس سیاہ گھوڑے کو تونہ فروخت کریں گے۔

مالٹریورس۔ (اپنے دل میں ناراض ہو کر)۔ جی نہیں مجھ کو قیمت کی پروا نہیں جو جس گھوڑے نے مجھ کو ایک دفعہ پہچان لیا اس کو میں عمر بھر جدا نہیں کر سکتا۔ میں گھوڑا بیچنا ایک دوست کو بیچنے کے برابر سمجھتا ہوں۔

کلیولینڈ۔ (غصہ سے)۔ خرید و فروخت کی اس گفتگو سے مجھ کو یاد آ گیا کہ لارڈ ڈالیمور ہر چیز کے خریدار ہیں اگر آپ اپنے گھوڑے نہیں فروخت کرتے ہیں تو وہ آپ کا مکان خرید کریں گے۔

ڈالیمور۔ (نیک مزاجی سے)۔ جی نہیں میرا مطلب یہ ہو کہ اگر آپ ”برلی“ بیچنا چاہیں تو خریداری کے لیے میری بھی مرضی دریافت کر لیں۔

مالٹریورس۔ (بخیلیگی سے ہنس کر)۔ بہت اچھا۔ اگر فروخت کروں گا تو آپ کو یاد کر لوں گا لیکن فی الحال ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے۔

وہ یہ کہتے کہتے ایولن کی طرف رجوع ہو گیا اور اس کو ایک حسین جینٹلمین یعنی کرنل لیگارڈ کے قریب کھڑا پایا اگر اس وقت مالٹریورس لارڈ وائرگریف کے منصب پر ہوتا تو حسد کی آگ اس کے سینہ میں ضرور بجھ چکی ہوتی مگر وہ لارڈ وائرگریف کی طرح حاسد نہ تھا۔ اس وقت ایولن اور کرنل لیگارڈ ایک ساتھ کھڑے ہوئے ایسے خوبصورت نظر آتے تھے کہ اگر کوئی بیوقوف بھی ان کو دیکھتا تو وہ ضرور ایسی مشین گوئی کہ تاج لارڈ وائرگریف کی اُمیدوں کے خلاف ہوتی۔

جس طرح مالٹریورس کرنل لیگارڈ کو دیکھ کر تعجب ہوا تھا اسی طرح کرنل لیگارڈ مالٹریورس کو

دیکھ کر تعجب ہوا اتنے میں سٹر کلیو لینڈ آئے اور انھوں نے دونوں کو ایک دوسرے سے معرفی کرایا۔

کرنل لیگارڈ۔ مجھے خیال ہوتا ہے کہ میں نے آپ کو ووٹس میں دیکھا ہے۔

مالٹریوس نے اول نمائندگی سے سر ہلایا لیکن اسی وقت ایک دوسرے جذبہ سے متحرک ہو کر نہایت غلطی سے مصافحہ کے لیے اپنا ہاتھ بڑھایا۔

صوفی۔ سال میں آکر اور سٹر مٹن۔ ایڈمرل۔ کیرولائن اور سیلیا کو پیچھے چھوڑ کر۔  
آقاہ۔ سٹر ارلٹ۔ آپ کے کیسے مزاج ہیں۔

اتنے میں ایڈمرل لیگارڈ آئے اور مالٹریوس سے معرفی ہونے پر بہت خوشنودی ظاہر کی۔ تھوڑی دیر تک مختلف امور پر گفتگو ہوتی رہی اسکے بعد مہمان رخصت ہوئے۔  
جب وقت مہمان جانے لگے تو ایولن کرنل لیگارڈ کے انتظار میں رُک گئی اور ایڈمرل سٹر کلیو لینڈ سے باتیں کرنے لگے۔ اور جب وقت مالٹریوس زینے پر کھڑا ہوا تھا تو ایولن اسکے پاس آئی اور نہایت مہربانی سے اس طرح ہکلام ہوئی۔

ایولن۔ کیون جناب۔ اب تو آپ کی زیارت بھی نصیب نہیں ہوتی۔ عرب اور مصر کے قصبے بھی آپ کی زبان مبارک سے سننے میں نہیں آتے۔ آخر۔ ہلوگون نے کیا تصور کیا ہے کہ آپ اس قدر ناراض ہو گئے ہیں۔ ہم تو سمجھتے تھے کہ آپ نے ہمارے قصور معاف کر دیے ہوں گے۔ لیکن اب اب تک ناراض ہیں۔ اب آپ مجھے دل کھول کر لکھیں لیکن پھر دوستی کر لیں۔

مالٹریوس۔ ایولن۔ مجھے بڑھ کر تھا۔ کوئی وفا دار دوست نہیں ہے۔ میرے دل پر۔  
تجسے زیادہ اور کون اثر ڈالنے والا ہے۔

یہ تقریب سن کر ایولن کے چہرے کی رنگت بدل گئی اور وہ صرف یہ کہہ کر کہ اب آپ ہلوگون کا ساتھ نہ چھوڑینگے۔ اپنے ساتھیوں سے ملنے کے لیے زینے سے نیچے

آتر گئی۔

## پانچواں باب

پارٹی کو ریکٹری میں واپس آئے زیادہ دیر نہیں ہوئی تھی کہ لارڈ وائرگریٹ تشریف لائے  
آنکھوں نے پہلے تو اپنے سر پر پائے کا حال بیان کیا اسکے بعد کرنل لیگارڈ کو علیحدہ لیجا کر کہا  
”میرے پیارے کرنل حالانکہ لارڈ وائرگریٹ سے یہی کام تھا لیکن آج صبح میں آپ ہی سے  
ملنے گیا تھا میں چاہتا ہوں کہ آپ کی اعلیٰ قابلیتوں سے گورنمنٹ کو فائدہ پہنچے۔ جو کہ جا  
میں آرڈوینانس کے اسٹور کیسپر کی جگہ خالی ہوئی ہو اسلئے میں یہ عہدہ آپ کے نظر کرتا ہوں  
اور محکومین ہو کہ کچھ دنوں میں آپ کو پارلیمنٹ کی ممبری بھی مل جائیگی۔ لیکن آپ یہ کیجیے کہ فوراً ہی  
لندن کو روانہ ہو جائیے۔“

اگر ایک ہفتہ قبل اس سے کہا جاتا تو بھی اسکی آرزو پوری ہو جاتی مگر اب اسے پیش  
کیا اور کہا ”میں حضور کا بہت ممنون ہوں مگر۔“

وائرگریٹ۔ ”میرے پیارے لیگارڈ۔ آج نہیں توکل سہی۔“

لیگارڈ۔ ”بہت اچھا۔ لیکن میں اپنے چچا سے مشورہ کروں۔“

وائرگریٹ۔ ”میں انکی طرف سے جواب دیتا ہوں۔ آپ کیون پس ویش کرتے ہیں یہ  
ترقی کا بڑا عہدہ وسیلہ ہو کیا پارلیمنٹ کی ممبری ایسی ویسی ہو۔“

کرنل جیران تھا کہ کیا جواب دے۔ اور اسکو خیال ہوا کہ ”اکار“ اچھا نہیں جو چنانچہ  
وہ دس منٹ تک اس بات پر بخوبی غور کرتا رہا۔ اسکے بعد چند دن کی ہمت چاہی لارڈ وائرگریٹ  
نے ناخوشی سے درخواست منظور کی اور لیگارڈ اپنے چچا کی گاڑی میں بیٹھ چلتا ہوا۔

وائرگریٹ۔ ”خوش ہو کہ۔“ اہا ہا۔ اس قیامت کے ٹکڑے سے خوب چھٹکا رہا یا  
اب ایولن کی نظروں میں میرے سوا کون ہو۔“



## پچھٹا باب

دوسرے دن صبح کو ایڈمرل اور کرنل لیگارڈین اس عہدے کی نسبت خوب بحث ہوئی  
جو لارڈ وائرگریف کرنل لیگارڈ کو دینا چاہتے تھے۔

ایڈمرل۔ یہ تمہاری ویوانگی ہو کہ تم عہدہ نہ قبول کرو۔ بات یہ ہو کہ لارڈ وائرگریف تم سے  
حسد کرتے ہیں۔ لیکن وہ جب تک یہاں رہیں گے تمہاری دال نہیں گلیگی۔ جب وہ یہاں سے  
چلے جائیں تو ایسا انتظام ہو جائے گا کہ تمہاری بات نہیں ہو کہ تم ہمیشہ مس کیمرون کے قریب  
رہو گے۔ اسوقت یہ ناممکن ہو کہ مس کیمرون تمہاں جوں جوں چھوڑ کر وائرگریف کو پسند کرے  
کرنل۔ اب میں اسے کو جاتا ہوں۔ بارہ بجے تک اسے آؤنگا۔ وہاں ایک شخص  
دوبرو کس۔ نامے رہتا ہو۔ اسکے پاس ایک بہت خوبصورت اسپنل گتا ہو۔ چونکہ مس کیمرون  
کو کتوں کا بڑا شوق ہو اسلئے میرا ارادہ ہو کہ یہ گتا لیکر مس کیمرون کے پاس بھیجا دوں۔  
ایڈمرل ہنسنا اور اکی کر میں جھکی لی۔ کرنل لیگارڈ۔ بندگی عرض ہو کہ چلے گئے کہ ایڈمرل  
نے روکا۔ کہا۔ میں تم سے ایک بات دریافت کرنا بھول گیا۔ تم نے مجھے کبھی نہیں کہا کہ تم مالٹریس  
کو پہلے سے جانتے ہو۔ یہ شخص تو دوستی کے قابل ہو۔

کرنل۔ مجھے ویش میں ملاقات ہوئی تھی مگر میں اسکا نام نہیں جانتا تھا۔ آپ کا فرمانا  
صحیح ہو۔ اس سے ضرور دوستی ہونا چاہیے۔

کرنل جارج لیگارڈ تمیم تھے۔ اسکے والد یعنی ایڈمرل کے بڑے بھائی کی ریاست  
ایک اعلیٰ درجہ کی ریاست تھی۔ مگر وہ پرلے سرے کے فضا خوج اور شوقین تھے۔ انھوں  
نے ایک ڈیوک کی لڑکی سے شادی کی اور اپنی ریاست بچکر کئی برس تک بڑے آرام سے  
رہے۔ اسکے بعد انکا انتقال ہو گیا اور اپنی بیوہ اور خوبصورت بیچہ کو بالکل بے سرو سامان  
چھوڑ گئے۔ بیوی کے پاس صرف ایک ہزار پونڈ سالانہ مدنی کی ایک ریاست باقی رہ گئی  
اور یہ بات بھی انکی وفات کے بعد معلوم ہوئی۔ لیڈی لو مسالینی کرنل لیگارڈ کی مان نے

بھی اپنے شوہر کی وفات سے تھوڑے دن بعد قضا کی اور انکی آمدنی بھی انکے ساتھ ختم ہو گئی۔ بچہ نے اپنے نانا یعنی ڈیوک کے یہاں پرورش پائی۔ جب وہ بڑا ہوا تو بادشاہ کا ”پرنس“ (ایک چھوٹا عمدہ) مقرر ہوا اور اسکو علاوہ اپنی قلیل تنخواہ کے صرف دو سو پونڈ سالانہ اپنے نانا کے یہاں سے ملنے لگا۔ چونکہ وہ بڑا حسین تھا اور اسکی عادات اور اطوار اور تعلقات بہت اچھے تھے وہ بہت جلد مشہور ہو گیا۔ مگر غریبی بڑی شرمناک و سوت خوش قسمتی سے اسکا چچا ایڈمرل سمندر سے واپس آیا اور مستقل طور پر انگلستان میں رہنے لگا۔ اب تک اسکو جارج لیگارڈ کا کچھ خیال نہ تھا۔ اسنے خود ایک سوداگری زندگی سے شادی کی تھی اور دو بچے تھے جنسے وہ حد درجہ الفت رکھتا تھا۔ لیکن بد قسمتی سے اسکے دونوں بچے اور بی بی ایک ہی سال کے اندر مر گئے۔

اب وہ اپنے یتیم بھتیجے کی طرف رجوع ہوا اور تھوڑے ہی دنوں میں اپنے بچوں سے زیادہ اسکو چاہنے لگا۔ ہر چند ایڈمرل عیش و آرام سے رہتا تھا لیکن وہ دو تہہ نہ تھا۔ تاہم اسنے اسکی تعلیم و تربیت میں بہت سارے پیسے صرف کیا اور چار سو پونڈ سالانہ اسکے اخراجات کے لیے دیتا رہا۔ اسکے نانا نے ایڈمرل لیگارڈ کی فیاضی کا حال سنکر دو سو پونڈ سالانہ جو جارج لیگارڈ کو دیا کرتا تھا بند کر دیا۔ جارج لیگارڈ تو اپنے چچا کی آمدنی پر ادھار کھلے بیٹھا تھا۔ انکھ بند کر کے خرچ کرنا شروع کیا اور قرض کا بار اسقدر بڑھ گیا کہ اسپرٹس ہوئی۔ ایڈمرل لیگارڈ فوراً لندن پہنچے۔ لیگارڈ کے کل قرض ادا کیے اور اسکو خوب دھکایا گیا تاکہ نصف تنخواہ پر فوج سے جکا وہ ان دنوں کرنل تھا کنارہ کش ہونے اور کفایت سے رہنے کے لیے مجبور کیا۔

ایڈمرل میں کئی بڑے وصف تھے۔ وہ اول تو آزاد تھا اور دوسرے کفایت خواہ تیسرے اسکو قمار بازی سے قطعی نفرت تھی اور چوتھے اپنی بات کا بڑا پابند تھا۔ کرنل لیگارڈ قرض سے سبکدوش ہو گیا اور اسنے ایڈمرل لیگارڈ کی ہدایت کے

محبوب انگلستان چھوڑ دیا۔

گوکرٹل لیگارڈ کو شروع شروع میں بہت سی ناکامیوں سے مقابلہ کرنا پڑا تھا مگر اپنے اوصاف حمیدہ کی وجہ سے سوسائٹی کی جان تھا۔ اسکو تنکار۔ دہشت۔ بلیڈ۔ شہسواری غرض کل فنون میں جنہیں انسان کو کمال حاصل کرنا چاہیے اعلیٰ درجہ کی دستگاہ حاصل تھی جب وہ وینس میں تھا تو اُسے ایک سوسائٹی قائم کی تھی اس سوسائٹی میں ایک کمرہ کلب کے لیے مخصوص تھا اور دوسرے کمرے میں قمار بازی ہوتی تھی۔

لیگارڈ بھی قمار بازی میں شریک ہوتا تھا اور کبھی ہارتا اور کبھی جیتتا تھا۔ وہ ایک سات کو بہت بڑی رقم جیتا اور اُسکے بعد ایک دولت مند فرانسیسی سے کھیلنے لگا۔ چونکہ وہ بہت ہوشیاری سے کھیلتا تھا اور اُسکو امید تھی کہ میں ضرور جیتوں گا ایسے بڑی بڑی بازیوں بدنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد معلوم ہوا کہ فرانسیسی بھی بڑا اچھا کھیلنے والا ہوا اور سوچہ سے اور بھی جوش بڑھا۔ لیگارڈ بازی پر بازی ہارا یہاں تک کہ کئی سو پونڈ ہار گیا اور دوسرے دن دینے کا وعدہ کیا۔ اسوقت تا شاید یون کا بہت بڑا ہجوم تھا۔ انہیں ایک اگر یہی تھا مگر وہ صرف دیکھتا تھا۔ کھیل میں شریک نہ تھا یہ انگشٹین اسی ہوٹل میں ٹھہرا ہوا تھا جس میں لیگارڈ فروکش تھا۔ اور وینس میں صرف ایک روز کے لیے آیا تھا۔

جسوقت وہ اس زمین پر چڑھنے لگا جہاں سے اُسکے کمرے کا راستہ تھا تو اُسکے ایک دوسرے کمرے میں جبکا دروازہ کھلا ہوا تھا کسی کو آہن بھرتے سنا۔ وہ ٹھہر گیا اور سننے لگا اور یہ خیال کر کے کہ کوئی شخص مصیبت میں مبتلا ہوا ہستہ سے دروازہ کھولا اور لیگا رو کو ایک میز کے قریب دیکھا۔ وہ اسوقت دراز میں سے پستولوں کا ایک جوڑا نکال رہا تھا۔

اس انگریز نے لیگارڈ کو پہچان لیا اور اس حرکت کو ناگیا۔ جو اُسکی دیوانگی یا مایوسی سے ظاہر ہوتی تھی۔ لیگا رو نے دوسرے پستول اٹھائی اور ایک غیر مستقل ارادے کی حالت

میں رکھ دی تیسری مرتبہ وہ کڑا دل کر کے کھڑا ہوا تھا اور پستول کو شکل سے اپنے سر تک اٹھانے پایا تھا کہ انگریز جھپٹا اور ہتھیار کو اس کے ہاتھ سے چھین لیا۔

انگریز۔ (ایک ٹکٹا نہ لہجہ میں) "حضرت بیٹھ جائیے"  
لیگا رڈ متعجب اور شرمندہ ہو کر بیٹھ گیا اور اپنے وطن کی طرف دیکھنے لگا۔  
انگریز نے پستولوں کو ان کے خانون میں رکھا اور ریزین بند کر کے اسکی کچی اپنی جیب میں رکھ لی اسکے بعد اس طرح ہکلام ہوا۔

انگریز۔ تنے اپنا روپیہ کھو دیا اور یہ مصیبت ایک رات کے لیے کافی ہو۔ اگر تم جیت جاتے تو اپنے مخالف کو برباد کر دیتے۔ حد درجہ خوش ہوتے اور خیال کرتے کہ تمہاری قسمت یاورتھی۔ میرا خیال ہے کہ تمکو خدا کی بارگاہ میں شکر یہ ادا کرنا چاہیے کہ تم ہار گئے۔  
لیگا رڈ۔ (کچھ غصہ اور کچھ متعجب ہو کر)۔ جناب آپ میرے کاموں میں دخل دینے کیوں آئے ہیں؟ میں جانتا ہوں کہ آپ نے مجھ کو موت سے چھڑا لیا لیکن میری زندگی موت سے بدتر ہے۔  
انگریز۔ یہ بات نہیں ہو۔ زندگی بڑی نعمت ہو۔ اسکا راز وہ راز ہو جو کسی کے سمجھ میں نہیں آتا۔ کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ اگر آج کا دن بڑا ہی ٹوکل بھی ضرور بڑا ہو گا۔  
اور سنئے ایک قلیل رقم ہمارے کہ اپنی ایسی قیمتی جان کو اس بُری طرح ضائع کرنے کا ارادہ کر لیا تھا۔ تم جوان اور خوبصورت ہو۔ تمہاری ذات سے بہتوں کی امیدیں وابستہ ہیں کیا تمہارا کوئی عزیز یا رشتہ دار یا دوست نہیں ہو۔

لیگا رڈ اجنبی کی تقریر اور لہجہ سے ہمت موثر ہوا اور یہ جواب دیا۔  
لیگا رڈ مجھے روپیہ کے نقصان کا خیال نہیں ہو اپنی عزت کا خیال ہو۔ کل لوگ مجھے نفرت اور پرہیز کرتے تھے۔ میں ایک جھٹلین اور سپاہی ہوں۔ مجھے یہ توہین کیونکر برداشت ہوگی اور میرے پاس کوئی جواب نہیں ہو۔

انگلشین کچھ دیر تک سوچتا رہا اور کچھ نہ بولا۔ لیگا رڈ اپنے رنج اور جوش کی وجہ سے

نیچے ہٹ گیا اور سچن کی طرح رونے لگا۔ انگریز کا دل بھرا آیا اور اس سے کچھ دیر تک بولا  
تنگیا آخر وہ جواری کے پاس گیا اور اس کا ہاتھ کھینچ کر دریافت کیا ”تو تھکو کس قدر دینا ہے؟“  
لیگارڈ۔ کہنے سے کیا فائدہ۔ اس قدر دینا ہو کہ میں دے نہیں سکتا۔

انگریز۔ بتا دینے میں کوئی ہرج نہیں۔ کو کس قدر دینا ہے۔

لیگارڈ چونک پڑا کیونکہ اسپرحد درجہ شرم طاری تھی اور اُسے کہا ”اگر مجھ کو قرض ملتا  
تو میں بعد کو ادا کر سکتا“

انگریز۔ میں تمہیں ایک شرط پر قرض دے سکتا ہوں۔ تم کہتے ہو کہ تم ضلع میں اور سپاہی ہو  
وعدہ کرو کہ اگر تم دولت مند بھی ہو گئے تو بھی دس برس تک پاسہ کے ہاتھ نہ لگاؤ گے۔ اور اگر کرو کہ  
کسی قسم کا جو کسی حالت میں نہ کھیلو گے میں تمہاری بات کو دستاویز سمجھوں گا۔

لیگارڈ بہت خوش ہوا اور اپنے حواس مختل کیا کر کے وعدہ کیا کہ اب جو نہ کھیلوں گا۔

انگریز۔ اب تم آج رات امید اور آرام کے ساتھ سوؤ۔ اور اس واقعہ سے یہ عبرت  
حاصل کرو کہ انسان کو مایوس ہونا نہ چاہیے۔ ایک بات اور کہنی ہے۔ وہ یہ ہو کہ مجھ کو تمہارے  
شکریہ کی ضرورت نہیں ہو۔ تم کہتے ہو کہ مجھ کو یہ رقم ملا پس دو گے۔ خیر۔ اگر دیکھو اور میں ملوں  
تو دیدینا اور اگر نہ ملوں تو میری طرف سے غریبوں کو دیدینا۔ خدا حافظ۔

لیگارڈ۔ ٹھہریے صاحب۔ مہربانی فرما کر اپنا نام بتا دیجیے کیلے کہ آپ کی ذات سے  
میری جان بچی ہو میرا نام — — — ہے۔

انگریز۔ ناموں کے بتانے سے کیا حاصل ہے۔

یہ کہ اگر انگریز اپنے کمرے میں چلا گیا اور دروازے بند کر لیے۔

دوسرے روز جب لیگارڈ جاگا تو اُسے اپنی میز پر ایک پکیٹ پایا۔ اس پکیٹ میں  
ضرورت سے زیادہ روپیہ تھا اور لفافہ پر لکھا تھا ”وعدہ کرو یا در کھنا“

انگریز دینس سے چلا گیا۔ لیگارڈ نے قرض ادا کر دیا۔ اور اس واقعہ سے اس کی طبیعت میں





وہ غیروں کے روپر و اس قسم کی گفتگو کرتا تھا جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ اس میں اور ایولن میں بڑا سیل جول ہو اور ایولن کے ساتھ مودبانہ میں آتا تھا۔

ایولن کو کیرولائن پر بڑا اعتماد تھا اور اس سے اکثر مشورہ کیا کرتی تھی۔ مگر کیرولائن مٹی چھری تھی ایک دن جب ایولن کیرولائن کے کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی تو کہنے لگی یہ پیاری کیرولائن! میں نہیں جانتی کہ لارڈ وائرگریف سے کس قسم کا برتاؤ کروں مجھے خود بخود یقین ہوتا جاتا ہے کہ ہم میں تعلق پیدا ہونا مشکل ہو۔ میں تو اسے یہ بات کہو گی نہیں۔ بہتر ہو گا کہ تم اگر دوستے اُن سے ایسی دوستی بھی ہو۔

کیرولائن۔ مجھے اور اُن سے۔

ایولن۔ ہاں ہاں۔ تم سے۔ شرماتی کیوں ہو۔ لہذا ہم دونوں کو اس تکلیف سے نجات دلوا دو جو شادی ہونے کی حالت میں ایک نہ ایک دن ضرور اٹھانا پڑیگی۔

کیرولائن۔ لارڈ وائرگریف اس کام کے لیے کچھ میرے مشکور نہ ہوئے۔ دوسرے ایولن۔ خیال تو کرو۔ اب یہ نسبت کیونکر شکست ہو سکتی ہو۔

ایولن۔ اب کیا معنی؟

کیرولائن۔ ایک دنیا کا یہی خیال ہے کچھ میل ہی نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص تمہارے پاس بیٹھا ہوتا ہے تو دارگریف کو آتے دیکھ کر فوراً اٹھ جاتا ہے۔ یقین نہ آئے تو آؤ اور دیکھ لو۔ یہاں محلہ میں تم ہی دونوں کی شادی کا چرچا ہوتا ہے اور سب لوگ تمہاری قسمت کو اچھا بناتے ہیں ایولن۔ (غصہ سے اپنے ہاتھ ٹکرا)۔ اب میں یہاں نہیں بٹھروں گی۔ اپنے گھر چلی جاؤ گی مجھے یہ برداشت نہیں ہو سکتا۔

کیرولائن۔ تم کسی اور کو تو نہیں جانتی ہو۔ ہونو کنل لیگارڈ پر تمہارا دل ضرور لگ گیا ہے اور وہ ہونو کنل لیگارڈ کے نام سے شرماتی کیوں جانتی ہو۔ اچھا تم ہی کو۔ یہاں لیگارڈ کے اور کون ہے۔



ایولئس۔ تم ظلم کرتی ہو۔ مجھے بیکار رہتی ہو۔

یہ کہہ کر اسکی آنکھوں سے اشک ندامت ٹپک پڑے اور وہ اٹھ کر اپنے کمرے کو جانے لگا۔  
کیرو لائن۔ (اسکی دردناک صورت سے موثر ہو کر)۔ اچھی ایولئس دنیا میں اس سے بہتر  
کوئی تعلق نہیں ہو سکتا۔ آخر تم کس فکر میں ہو محبت جسکی ہم عورتوں کو اسقدر خواہش ہو کیا جو طرح  
اور سیکڑوں نیشن میں اسی طرح محبت بھی ایک نعمت ہو۔ لیکن دولت اور رتبہ باقی رہتا ہو محبت  
جلکہ راکھ ہو جاتی ہو۔ خیر جو تمہارے دل میں آئے کرو۔ میں نے تو اپنے لیے ایک شوہر  
تلاش کر لیا ہو۔

ایولئس۔ کون؟

کیرو لائن۔ لارڈ ڈائٹمور۔ میں سچ کہتی ہوں کہ ہم اور وہ جہد خوش رہیں گے اسقدر کوئی  
عاشق و معشوق کیا رہ سکتے ہیں۔

ایولئس نے اس گفتگو پر اعتبار نہ کیا اور دونوں آرام کرنے کے لیے اپنے اپنے کمروں  
میں چلی گئیں۔

کیرو لائن۔ (اپنے دل میں)۔ میری بھی عجیب قیمت ہو جس شخص کو میں چاہتی ہوں اور جو  
خود مجھے محبت کا اعتراف کرتا ہو وہی مجکو دوسرے کے ساتھ شادی کرنے کو کہتا ہو اور  
چاہتا ہو کہ میں اُسکے لیے اپنے سے زیادہ حسین اور کم سن سے اسکی وکالت کروں۔ خیر یہ  
تو ہو سکتا ہو کہ میں دوسرے سے شادی کروں لیکن دوسرا کام ایسا نزاری سے انجام نہیں دے سکتی  
لارڈ وارگریف نے بھی مجکو اچھا اپنے قابو میں کر لیا ہو۔ اور جب میں دنیا کے گرد نظر ڈالتی ہوں  
تو دیکھتی ہوں کہ اسکا خیال صحیح ہو۔

### نوائے باب

اس میں شک نہیں ہو کہ ایولئس کو مالٹوریس سے اسقدر محبت ہو گئی تھی کہ وہ اسکا اکثر خیال  
کیا کرتی تھی اگر کہیں مالٹوریس بھی اپنے اس جذبہ کو ظاہر کر دیتا جو اُسکے دل میں شعلہ کی طرح

بھڑکا ہوا تھا تو گمان غالب تھا کہ ایون بھی اپنا عشق ظاہر کرتی۔ مگر اسکا متواتر غائب ہونا اور حد درجہ تکلف سے پیش آنا جان لڑکی کے جذبات کو روک دینے کے لیے کافی تھا۔ پس اگر اب ایون کو مائٹریوس سے محبت بھی تھی تو وہ اس قسم کی نہ تھی کہ اس کے دل کے پار ہو گئی ہو اسکا ایک سبب یہ بھی تھا کہ ابھی ایون اسقدر کم سن اور نا تجربہ کار تھی کہ مائٹریوس کی ان باتوں کی پورے طور پر قدر نہیں کر سکتی تھی جو بہن دلکش اور محبت کے قابل تھیں۔

مائٹریوس نے ریکیٹری میں پھر رابطہ مضبوط کیا اور سابق کی طرح صبح و شام آنے لگا۔ لیگا رڈ چلا گیا کہ ڈاٹیمور شکار کھیلنے کی غرض سے ٹھہرا۔ ہا۔ مسٹر اور مسز مرٹن کو زمین کا مل تھا کہ مائٹریوس ان کی لڑکی کے ساتھ شادی نہیں کریگا۔ مگر خوش تھے کہ لارڈ ڈاٹیمور کیرولین کو چاہتے ہیں ایک روز شام کو۔ ”ریکیٹری“ پارٹی ملاقات کے کمرے میں جمع تھی کھیلنے مسز مرٹن۔ سر جان اور وارگریف دھست کھیلنے میں مصروف تھے۔ ایون کیرولین اور لارڈ ڈاٹیمور آتش دان کے قریب بیٹھے ہوئے تھے اور مسز مرٹن ایک کرسی پر ٹھکن تھیں آگ روشن تھی۔ پردے گرے ہوئے تھے اور بچے سو رہے تھے۔

اتنے میں مسٹر مائٹریوس کے آنے کی اطلاع ہوئی۔

کیرولین۔ (ہاتھ بڑھا کر)۔ میں بہت خوش ہوں کہ آپ تشریف لے آئے۔ مسٹر کھیولینٹ بھی آپ کے آنے کا سبب نہیں بنا سکتے۔ ہم لوگ بحث کر رہے ہیں کہ زندگی بسر کرنا سب سے اچھا طریقہ کیا ہو۔ مسٹر مائٹریوس آپ کی کیا رائے ہو۔

مائٹریوس۔ (ایک کرسی پر بیٹھ کر جو اتفاق سے ایون کے قریب خالی پڑی ہوئی تھی اور تنہا رہ گیا)۔

مسز مرٹن۔ میری تو یہ رائے ہو کہ لندن ہی میں رہے اور اچھے اچھے دوستوں کی صحبت میں زندگی بسر کرے۔

لارڈ ڈاٹیمور۔ مجھے مس مرٹن کی رائے سے اتفاق ہو لیکن میں پیری کو لندن پر

ترجیح دیتا ہوں۔

مس مرٹن۔ آہ۔ میں کبھی پیرس نہیں گئی۔ پیرس دیکھنے کو میرا دل بہت چاہتا ہے۔  
لارڈ ڈوالمیٹور۔ کیون مسٹر لارڈس۔ آپ کا کیا خیال ہے۔ پیرس اچھا ہے کہ لندن۔  
مالٹر لورس۔ کچھ دنوں کے بعد ٹھیک جواب دیکھو گا۔ میرا مسٹر کیولینڈ کے ساتھ پیرس جانے کا ارادہ  
کیرولائن۔ مجھے آپ پر شک آتا ہے۔ کیون صاحب۔ کیا یہ قصد بھی کیا ہے۔

مالٹر لورس۔ جی نہیں۔ پہلے سے ارادہ ہے۔

ڈوالمیٹور۔ اور کتنے دن ٹھہریے گا۔

مالٹر لورس۔ کچھ ٹھیک نہیں ہے۔

ڈوالمیٹور۔ تو کیا آپ برلی۔ کرایہ پر نہ دیا جائیگا۔

مالٹر لورس۔ نہیں۔ اگر وہ میرے ہاتھ سے ایک دفعہ محل چھینا تو ہمیشہ کے لیے

محل گیا۔

مالٹر لورس نے سنجیدگی سے جواب دیا اور دوسرا ذکر چھوڑ گیا۔

لارڈ ڈوالمیٹور۔ لارڈ دارگریٹ بڑے اچھے آدمی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ میں نے اس  
مہربان شخص کبھی نہیں دیکھا۔ اسے صرف مجھے خوش کرنے کے لیے لیکارڈ کو ایک عمدہ  
دلوادیا۔

کیرولائن۔ دیکھ لیجیے گا وہ انھیں چند دنوں میں وزیر اعظم ہونے والا ہے۔

ایولن۔ کیون صاحب کیا آپ درحقیقت بہو چھوڑ کر چلے جائیگے۔

مالٹر لورس۔ میں زیادہ دنوں نہیں ٹھہرے گا۔ اب مجھے برلی سے اتنی الفت  
ہو گئی ہے کہ اسکو چھوڑنے کا دل نہیں چاہتا۔ اور جگہ میرا دل نہیں گھٹا۔

ایولن۔ تعجب ہے کہ آپ کا دل نہ گھٹے۔ آپ کے توشل ہی ایسے ہیں کہ آپ کی  
صبحت بھلی رہے لیکن آپ ابھی تو نہیں چلے گئے۔

مالٹریورس۔ ابھی نہیں۔ (ایولن خوش ہو گئی) اتنے وہ کتاب پڑھی جو میں نے بھیجی تھی۔

ایولن۔ پڑھی تو ہے۔ مگر کجا وہ کجا آپ کی تصنیف۔ میرا دل تو آپ کی کتابوں میں بہت لگتا ہے۔ میری والدہ بھی آپ کی تصنیف بہت پسند کرتی ہیں۔ کاش آپ میری ماں کو جانتے ہوتے تو بہت خوب ہوتا میری ماں ہی نے مجھ کو آپ کی غزلیں گانا بتایا تھا۔ تھوڑی دیر بعد مالٹریورس اٹھ کر چلتا ہوا۔ لارڈ وارگریف اس کرسی پر اکڑ بیٹھ گئے جو مالٹریورس نے خالی کی تھی۔ مالٹریورس نے کلیولینڈ کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور کہا۔ چلیے گاڑی تیار ہے۔

### دسواں باب

گزشتہ باب سے ایک یا دو دن بعد ایولن اور کیرولائن لارڈ وارگریف اور سنرٹن کے ہمراہ سیر کو گئیں اور مکان کو واپس آتے وقت ”برلی“ سے گزریں۔ لارڈ وارگریف۔ میں سمجھتا ہوں کہ اب اس کو ٹی پر مالٹریورس کی نظر عنایت زیادہ مرنے وہ بیت المحنت اور غربا کے لیے اس قدر انصرام نہ کرتے۔

پاوری۔ عجیب داغ کا آدمی ہے جس کام میں ہمتہ لگاتا ہے اس عمدگی سے انجام دیتا ہے کہ مکہ چینوین کی وال نہیں گل سکتی

لارڈ وارگریف کو مالٹریورس کی تعریف بڑی معلوم ہوئی اور اسے کنا یا مالٹریورس کو ان لوگوں کی نظروں میں حقیر کرنا چاہا مگر ایولن کے جربہ جوابات نے اس کی زبان روک دی اور وہ بڑے تعجب سے اس کی طرف دیکھ کر کہنے لگا۔ میری پیاری محبوبہ۔ خدائے تم میں ایک نہ ایک نئی بات روز پیدا کر دیتا ہو۔

کیرولائن نے حمایت بیضری سے گھوڑے کو چکر دیا اور اسی وقت ایک چار پہنے حضرت مالٹریورس نظر پڑے۔ پا۔ ٹی ٹھہر گئی اور آج صبح سلام بندگی ہوئی۔

وارگریف میں سمجھتا ہوں۔ اب آپ پورے زمیندار ہو گئے۔ کیسے غلہ کا کیا حال ہے کاشت کے لیے موسم تو اچھا ہو۔ آپ لوگوں کی خوشی مانتا ہے بغیرات پر منحصر ہو۔ مالٹریورس۔ جی ہاں جس طرح آپ کی خوشی وزیر کے تبسم پر منحصر ہو۔ میں سمجھتا ہوں کہ دربار کا موسم قدرتی موسم سے زیادہ تلون مزاج ہو۔ ہر نوع ہم کاشتکار آپ لوگوں سے بہتر ہیں کہ جو بولتے ہیں وہی کاٹتے ہیں اور آپ بولتے کچھ نہیں کاٹتے کچھ ہیں۔ وارگریف۔ خیر سے آپ بڑے حاضر جواب ہو گئے ہیں۔ وائٹڈر شک معلوم تھا کہ اگر میں وارگریف نہ ہوتا تو مالٹریورس ہونے کا جی چاہتا۔

واقعہ یہ سن نہایت دلکش تھا۔ سبزہ لہلہا رہا تھا۔ جھوپڑوں میں کاشتکار۔ دن کے بچے کھیل رہے تھے۔ کھیتوں میں غلہ اگا ہوا تھا۔ وسط گاؤں میں قدیم بیل بٹاکے منارے آسمان سے باتیں کرتے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ غرض وہ دلہریب منظر تھا جس سے خاموشی و صبر کا سبق حاصل ہوتا تھا۔

پادری۔ یہ برلی۔ اپنی خاصیتوں میں عجیب و غریب جگہ ہے۔ انگلستان میں قدیم زمانے کے جو مکانات باقی رہ گئے ہیں وہ امر اور مشرق کے ہیں انہیں شاذ و نادر کوئی مکان ہومین ٹیوڈر زمانہ کی یادگار باقی ہوں۔

وارگریف۔ (ایڈلن سے)۔ چونکہ ماسون صاحب نے وصیت فرمائی تھی کہ تمہاری دولت خریداری اس فی مین لگائی جائیگی۔ اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ ”برلی“ خرید لینا اچھا ہوگا۔ مسٹر مالٹریورس آپ جب کبھی اسکے نیچے کا ارادہ کریں تو خیال رکھیں کہ مین لارڈ ڈالٹریورس سے زیادہ قیمت دینے کو تیار ہوں۔

مالٹریورس۔ (غصہ سے)۔ بس حضرت۔ معاف کیجیے۔

وارگریف۔ معاف کیا کریں ہمارے ساتھ نہ چلو گے

مالٹریورس۔ جی نہیں۔ آج معاف فرمائیے۔

دارگر لیت۔ اب آئندہ جمعرات کو لارڈری کے یہاں ملیں گے۔ وہاں آپ کی واپسی بہت  
 کی قریب مین ناچ دیا گیا جو ہم سب شریک ہونگے۔  
 مالٹریورس۔ (ایولن کی طرف دیکھ کر)۔ اچھا دیکھا جائیگا۔ والسلام۔  
 یہ کہ کر مالٹریورس نے گھوڑا موڑا اور اپنے مکان کی طرف روانہ ہوا جب مکان قریب  
 رہ گیا تو اس نے گھوڑے کی باگ اسکی گردن پر چھوڑ دی اور ایک جھوپڑے کے دروازے پر  
 جہاں وہ ان دنوں بلاناغہ آیا کرتا تھا رک گیا۔ اس جھوپڑے میں وہ عورت رہا کرتی تھی جسکا  
 حال باب ماسٹی میں ہو چکا ہو۔ اب اسکو چوڑے آرام تھا لیکن کمزوری باقی تھی۔ اسکے  
 اندرونی چوڑائی تھی اور سرجن نے مالٹریورس سے کہہ دیا تھا کہ وہ زیادہ دنوں تک زندہ  
 نہیں رہیگی۔ مالٹریورس نے اسکو اس جگہ ایک شخص کے مکان میں ٹھہرا دیا تھا اسکی بخوبی  
 تیمارداری ہوتی تھی اور ہر قسم کی مدد اور تسلی دیتی تھی۔ اس غریب عورت کا نام سارا ایلٹن تھا  
 اور اس سے مالٹریورس کو بڑی دلچسپی تھی۔ یہ عورت اچھے دن دیکھے ہوئے تھی اور اسکی  
 گفتگو سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ اسنے اپنی اوقات کے مقابلہ میں بہتر تعلیم پائی تھی۔ مالٹریورس کو  
 سب سے زیادہ رقت اسوجہ سے معلوم ہوتی تھی کہ وہ اسوقت بیوہ ہوئی تھی جب اسکی عمر  
 چالیس برس سے متجاوز تھی۔ جب اسکا گھوڑا اٹھرا۔ تو صاحب خانہ کی لڑکی نے دروازہ کھولا  
 اور اندر بلا لیکٹی۔ مسٹر ایلٹن اسکے استقبال کے لیے ہٹھکھڑی ہوئی مگر مالٹریورس نے اسکو  
 اصرار کے ساتھ بٹھا دیا۔ مالک مکان اور اسکی لڑکی باغ میں چلی گئی اور مسٹر ایلٹن نے انکو جلتے  
 دیکھ کر کہا: ”آج صبح آپ کو دیکھنے کو طبیعت بہت چاہتی تھی۔ کیون صاحب جسوقت میں  
 آپ کے ”ہال“ میں بیویں پڑی تھی۔ اسوقت آپ کے اور آپ کے ملازمن کے سوا کوئی  
 اور بھی موجود تھا۔“

مالٹریورس۔ (سوچ کر اور دلدازی کے ساتھ)۔ ہاں۔ ہاں۔ ایک لیڈی موجود تھی۔  
 مسٹر ایلٹن۔ جی ہاں۔ وہی تھی۔ وہی تھی۔ کچھ دن ہوئے وہ اس جھوپڑے کے قریب

گوری تھی اور اپنے خوبصورت چہرے سے نقاب ہٹا کر اس جھوٹے کی طرف دیکھا تھا۔  
کیوں صاحب اسکا کیا کام تھا مجھے خوب یاد ہے یہ وہی عورت تھی جسکے روئے آبرائی بھلا  
مجھے اسوقت پٹی تھی جب میں درد کے سبب سے کرا رہی تھی۔ لیکن میں خواب تو نہیں دیکھ  
رہی ہوں۔

مالٹریورس۔ ہوش میں آؤ۔ بھلا تم نے اسکو پہلے کہاں دیکھا ہو گا۔ اسکا نام کیمرون ہے۔  
سنٹرلیٹن۔ کیمرون!۔ (افسوس سے گردن ہلا کر)۔ نا۔ میں نے یہ نام کیمین نہیں سنا  
اور اسکی ماں!۔ کیوں صاحب وہ ذمہ ہو یا مرگئی۔

یہ کہہ کر اسکے چہرے پر افسردگی طاری ہو گئی اور تھوڑی دیر بھر کر پھر کہا۔ تو صاحب  
میری آنکھیں مجھکو دھوکا دے رہی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے میرا مانع چکر کھا۔ پابو سا اور میرے حواس  
ٹھیک نہیں ہیں مگر کیا کون۔ صورت ایسی ملتی ہو کہ۔

مالٹریورس۔ صورت ملنے سے کیا ہوتا ہے۔ صورتیں بہتوں کی لمبائی ہیں اور اُن سے  
بعض اوقات دھوکا ہو جاتا ہے۔ خیر۔ یہ کہو میں کیمرون کی صورت کس سے ملتی ہے۔  
سنٹرلیٹن۔ اُس سے ملتی ہے جسکو مرے ہوئے اب ایک زمانہ گزر گیا۔ اسکا قصہ  
بہت طویل طویل ہے اور میرے دل پر بوجھ سا رکھا ہوا معلوم ہوتا ہے اگر آپ اجازت دینگے  
تو کسی دن آپ سے کہو گی۔

مالٹریورس۔ میں تمھاری خدمت کے لیے حاضر ہوں۔ اگر تمھیں اپنی اولاد و دوست  
یا عزیز سے ملنا ہو تو کہ دو۔ میں انھیں بلوا دوں۔

سنٹرلیٹن۔ میرے کوئی بچہ نہیں رہا۔ صرف ایک بچہ میرے خاص بطن سے تھا وہ  
بھی پردیس میں مر گیا۔

مالٹریورس۔ اور کوئی رشتہ دار نہیں ہے۔

سنٹرلیٹن۔ کوئی نہیں۔ میری تاریخ نہایت مختصر اور سادی ہے۔ میں اپنے والدین

کی کھوتی بیٹی تھی۔ میری بہت اچھی طرح پرورش ہوئی۔ میرا باپ ایک غریب کسان تھا۔ جب میں سولہ برس کی ہوئی تو وہ مر گیا اور میں نے ایک بوڑھی لیڈی اور اسکی لڑکی کے یہاں ملازمت کر لی۔ وہ میرے ساتھ بہت اچھا برتاؤ کرتی تھیں اور اپنا ساتھی سمجھتی تھیں۔ اس زمانہ میں میں ایک بیوقوف سادہ لوح لڑکی تھی۔ ایک جوان شخص جو ہمسایہ کے ایک کسان کا بیٹا تھا مجھ کو ہانتا تھا اور جھگڑی اس سے بڑی الفت ہو گئی۔ لیکن ہم میں سے دونوں کے پاس روپیہ نہ تھا اور اسکے والدین ہماری شادی پر رضامند نہ تھے۔ میں نے بیوقوفی سے خیال کیا کہ اگر ولیم یعنی میرے شوہر کو مجھے محبت ہوگی تو وہ سب باتیں برداشت کرے گا۔ پس میں نے اس شخص کے ساتھ شادی کر لی جس سے مجھ کو محبت نہ تھی۔ مجھ کو اسکی پوری منزل انگلی کیونکہ شخص میرے ساتھ بہت بڑا سلوک کرتا تھا اور شرابخواری کا عادی تھا۔ میں اس سے بچنے کے لیے اپنی نوکری پر بھرا گئی کیلئے کہ میرے محل تھا اور اسکے ظلم کے سبب سے میری زندگی خطرے میں پڑی ہوئی تھی وہ یکایک مر گیا مگر مقروض تھا۔ اسکے بعد ایک دو لاکھ لکھنے والے نے جسکی میں نے ایک خدمت کی تھی (مجھے اس خدمت کا افسوس تھا) مطلب سمجھ جائے) مجھ کو روپیہ دیا اور اسقدر مال کر دیا کہ میں نے اپنے پہلے عاشق سے شادی کر لی اور میں ولیم امریکا کو گئے۔ ہم اپنی محدود آمدنی پر کئی برس تک بہت اطمینان کے ساتھ نیویارک میں رہے۔ مجھے اول سرنج یہ ہوا کہ میرا بچہ جو پہلے شوہر سے پیدا ہوا تھا مر گیا لیکن مجھ کو ایک اور بچہ دو انگیر ہوا۔ جب طرح امریکا میں اور بہت سے لوگ صرف امید پر اپنا روپیہ لگاتے ہیں۔ ولیم نے بھی لگایا اور سب کھو دیا اور اسقدر کمزور ہو گیا کہ کام نہ کر سکا۔ آخر وہ ایک جہاز میں جو نیویارک سے یورپول کو آیا کرتا تھا خانہ سامان مقرر ہو گیا اور میں بھی نوکر رکھ لی گئی۔ ہم لوگ لندن آنا چاہتے تھے کیونکہ مجھ کو اس بات کا گمان تھا کہ میرا قدیم محسن مجھ کو بددیگا مگر غریب ولیم جہاز میں رہا ہو گیا اور خشکی میں آکر مر گیا۔

اس موقع پر مسز ملیٹن کے آسنوئل آئے مگر انے اپنے آسنو خشک کر کے پھر اپنی کہانی



شروع کی۔

میں خود رنج و غم کی وجہ سے ایسی لاغر ہو گئی کہ مجھے کوئی کام نہیں ہو سکتا تھا اور میری تندرستی میں روز بروز فرق آتا جاتا تھا۔ میں لورپول میں چھوڑ دی گئی اور بھیک مانگ کر عسراوقات کرتی رہی جب میرے پاس کچھ روپیہ جمع ہو گیا تو میں لندن پہنچی مگر وہاں سنا کہ میرے قدیم محسن کو مرے ہوئے بہت عرصہ گزر گیا۔ جب میں انگلستان سے روانہ ہوئی تھی تو اپنا ایک رشتہ دار ایک شمالی قصبہ میں چھوڑ گئی تھی۔ میں نے یہ دیکھ کر کہ اب کوئی امید باقی نہیں رہی اس عزیز کے بیان آگئی مگر یہ بھی مر گیا تھا۔ میرا ہارسا روپیہ بھی ختم ہو گیا اور میں بھیک مانگنے لگی اور چند روز میں مرجاتی لیکن حسن اتفاق سے مجھ کو ایک مہربان لکھیا۔ یہ میری زندگی کی تاریخ ہے لیکن ابھی ایک بات نہیں کہی ہے وہ اس وقت کہو گی جب مجھ میں ذرا طاقت آئیگی۔ اس وقت معاف فرمائیے۔

مالٹریورس اب تم آرام سے تو ہو۔ کوئی تکلیف تو نہیں ہو۔

مسٹر ملیٹن۔ آپ کی جان و مال کو دعائیں دیا کرتی ہوں۔ خدا آپ کو خوش رکھے۔

مالٹریورس اپنے گھوڑے پر پھر سوار ہوا اور اپنے گھر کی طرف روانہ ہوا۔ اس وقت مالٹریورس خوش تھا مگر شام کو جب کلیولینڈ نے فارگریف کی خوش قسمتی اور ایولین کی دلہنری کا ذکر کیا تو اس کے زخم پھر ہرے ہو گئے۔

مالٹریورس۔ چند روز ہوئے مسٹر مانیٹن کے پاس سے خط آیا تھا انھوں نے مجھ کو بلایا ہے اگر آپ میرے ساتھ پیرس تشریف لے چلیں تو بہت اچھا ہے۔ کیا آپ نے برلی جھوڑو نے کا قصد کر لیا ہے۔

کلیولینڈ۔ ہاں یہی قصد ہے۔ گو ایک دن قبل لاٹری کے بیان ناچ میں شریک ہونا چاہتا تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ جب تم پیرس کو واپس آؤ گے تو تمھاری طبیعت لگی رہے گی کیونکہ تمھارے بہت دو حباب سب چاہتے ہیں کہ جب تم واپس آؤ تو کوئی طرف سے پارلیمنٹ میں نشست کرو

مالٹریورس۔ سب ملکی امور سے جھکو کوئی دلچسپی نہیں رہی مجھے خاموشی پسند ہو۔  
کلیولینڈ۔ (ہنسکر)۔ پیرس سے ایک بی بی لے آؤ۔ پھر تمہیں خاموشی کا حال  
معلوم ہوگا۔

## فصل پنجم

### پہلا باب

برگ گرین کا پادری اپنے دروازے کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔ صبح کا وقت تھا۔  
تازہ تازہ ہوا چل رہی تھی اور آفتاب نکل آیا تھا۔ ہر چند پادری آبرے کی عمر سقد زیادہ  
ہو گئی تھی کہ زندگی کا کوئی لطف باقی نہیں رہتا اور سوا اللہ اور خاموشی کے اور کوئی چیز  
پسند نہیں ہوتی مگر یہ بوڑھا جوانوں سے زیادہ زندہ دل تھا۔

جسوقت وہ اس طرح بیٹھا ہوا تھا چھوٹا بچا تک جہان سے گر جا گھر کا راستہ تھا آہستہ  
کھلا اور لیڈی وارگریف داخل ہوئیں۔

وہ دونوں ایک پنج پر بیٹھ گئے اور لیڈی وارگریف ہکلام ہوئیں۔ مین حسب معمول آپ  
مشورہ لینے آئی ہوں اور یہ مشورہ بھی حسب معمول ایولن کے بارے میں لینا ہو۔

پادری۔ کیا آج صبح کوئی خط آ رہا ہے۔

لیڈی۔ جی ہاں ایک خط آیا ہے اور اس سے وہی تشویش پیدا ہوتی ہے جو آپ نے  
ایک مرتبہ مجھے بیان کی ہے۔ اسے اول تو لارڈ وارگریف کی نسبت بہت کم لکھا ہے اور جو کچھ  
لکھا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اس سے کوسوں دور بھاگنا چاہتی ہے۔ اسکا تو اندیشہ  
نہیں ہے کہ لارڈ متونی خود ایک تحریر چھوڑ گئے ہیں کہ اگر ایولن وارگریف سے شادی کرنا  
نہ چاہے تو اسکو اختیار ہے۔ مگر مین آپ کے ملاحظہ کے لیے اسکا خط لیتی آؤں مین دیکھتی ہوں  
کہ مالٹریورس نے اس کے دل میں اپنا گھر کر لیا ہے اور اس کے خیال میں حد درجہ محفوظ آتی ہے۔

دیکھیے۔ پھر پھر اسی کا ذکر کھا ہو۔

پادری نے عنیک لگانی اور خط لے لیا۔ یہ ایک عجیب بات تھی کہ بوڑھا پادری ایک جوان لڑکی کے رازین اس قدر چسپی ظاہر کرتا تھا!۔ جب وہ خط پڑھ چکا تو اُسے جواب دیا۔

لیڈی وارگریٹ۔ اول تو مجھ کو ایسا معلوم ہوتا ہو کہ گولارڈ و اگر لیٹ ریکٹری میں موجود رہتے ہیں مگر انھوں نے کچھ ایسا انتظام کر رکھا ہو کہ بچاری ایولن اس معاملہ کو نہ بیٹھ سکتی۔ دوسرا ایولن نے کرٹل لیگارڈ کا صرف ایک دو جگہ حال لکھا ہو لیکن مالٹریوس کا بہت ذکر کیا ہو اور تسلیم کرتی ہو کہ مالٹریوس نے اسکے دل پر بہت بڑا اثر پیدا کر رکھا ہو۔ اب مشکل یہ ہو کہ ہم میں سے دونوں اس عجیب شخص یعنی مالٹریوس سے ناواقف ہیں۔ اور ایولن ابھی اس قدر کم سن اور سادہ مزاج ہو کہ اسکے چال و چلن۔ مزاج اور اصول کو بخوبی نہیں سمجھ سکتی۔ مگر اسکے خط سے ایک بات اچھی پائی جاتی ہو وہ یہ ہو کہ مالٹریوس اسکے پاس سے غائب رہتا ہو اس سے ظاہر ہوتا ہو کہ ایک ایسا نڈر اور قائم مزاج شخص کو ایسا ہی کرنا چاہیے تھا۔

لیڈی۔ اگر وہ اسکے عشق میں مبتلا ہو تو۔

پادری۔ تو بھی اسی وقت تک علیحدگی مناسب ہو جب تک ایولن کا تعلق دوسرے سے قائم ہو۔

لیڈی۔ یہ تو سچ ہو لیکن اگر ایولن ہی اُسکو چاہتی ہو۔

پادری۔ تو بہتر یہ ہو کہ وہ یہاں چلی آئے۔ یہ تو معلوم ہو جائیگا کہ اسکی طبیعت کس طرف مائل ہو۔

لیڈی۔ تو کیسے تو میں جا کر بلاؤں۔ مگر مجھے تو غیروں سے ملتے ہوئے عار معلوم ہوتا ہو سن تو۔

پادری اسکا مطلب سمجھ گیا اور اسکا دل بھڑایا۔

پادری۔ پاری لیڈی۔ تم یہ کام میرے سپرد کر دو۔ میں سب معاملہ ٹھیک کر دوں گا۔

مین ایولن کے مزاج سے بخوبی واقف ہوں اور وہ بھی مجھ پر بھروسہ رکھتی ہو۔ مین وہاں جاؤ گا اور خاموشی سے یہ بات دریافت کر لو گا آیا یہ شخص اس کے قابل ہو یا نہیں۔ لیڈی۔ مین آپ کی عنایتوں کی ہمیشہ مشکور ہوں۔ آپ نے مجھ پر بڑے احسان کیے ہیں آپ نے۔

پادری۔ مین نے کوئی احسان نہیں کیا۔ تمہارے نیک ارادے خود تمہارے مددگار ہیں۔ لیڈی۔ معلوم ہوتا ہو کہ ایولن مالٹریوس کی لیاقت اور ذہانت نے بھی اثر کیا ہو۔ مین دیکھتا ہوں کہ بعض اوقات اسکی تصانیف کا تجربہ بھی اثر پڑتا تھا۔ لیڈی۔ کیلئے کہ اسکی نظم سے مجھ کو اپنے محبوب کی پُرانی باتیں یاد آ جاتی ہیں۔ ساگر یا لٹریوس اور لحاظ سے بھی اچھا ہو تو مین اُمید کرتی ہوں کہ ایولن اُس سے خوش رہے گی۔

پادری۔ اور کیون لیڈی وارگریٹ۔ اگر اس حالت میں جبکہ تم آزاد ہو تمہارا محبوب تم سے بچائے اور وہ جتنی القدر اپنی گزشتہ غلطیوں کا کفارہ کرے۔ کاش زمانہ کے انقلاب سے ایسا ظہور پذیر ہو تو۔

پادری۔ رک گیا کیونکہ وہ لیڈی کے چہرے کی زردی اور اس کے نازک جسم میں لرزہ دیکھ کر سخت موثر ہوا۔

لیڈی۔ (دھیمی آواز میں)۔ کاش ایسا ہو کہ ہم وہ مجاہدین تو مین نہیں جانتی کہ جھگڑا کیا راحت اور خوشی حاصل ہوگی لیکن میری زندگی میں یہ ہونا نہیں۔ یہ کہہ کر اُس نے آسمان کی طرف دیکھا اور دونوں خاموش ہو گئے۔

## دوسرا باب

لڈ ٹری انگلستان کے ایک بڑے دولت مند اور معزز رئیس تھے۔ ان کے مزاج میں حدود و قیاسی تھی اور ہر شخص کے ساتھ بہت اخلاق سے پیش آتے تھے۔ حاکم کو وہ پولیسک معاملات میں

زیادہ لچھی نہیں رکھتے تھے اور کما کرتے تھے کہ میرے اسامی راے دیتے وقت اپنی ہی مرضی کو کام میں لاتے ہیں لیکن آج تک یہ کبھی نہیں ہوا کہ کسی اسامی نے انکی خواہش کے خلاف راے دی ہو۔ چونکہ وہ کل مقاصد اور فوائد کا پورا خیال رکھتے تھے اور کوئی کے گلے میں لار کو اپنی راے سے متفق کر رکھا تھا ایسے انکے ساتھیوں اور دوستوں میں سے کوئی شخص کم ہوا بلکہ انکی تعداد روز بروز بڑھتی گئی۔ سر جان مرٹن کے ساتھی لارڈ نیلتھروپ کو جو تین فقرے صحیح نہیں کہہ سکتے تھے دوبارہ منتخب ہونے کا کوئی موقع نہ تھا۔ لارڈ نیلتھروپ کے والد لارڈ مینوارنگ ایک نئے لارڈ تھے اور لارڈ ری کے بعد کوئی بن سب سے دو تہ تھے چونکہ لارڈ ری اور لارڈ مین وارنگ ایک ہی پارلیمنٹ کے تھے ایسے لارڈ ری لارڈ مینوارنگ سے نفرت کرتے تھے اور آپس میں ایک دوسرے سے حسد رکھتے تھے۔

لارڈ ری خوش تھے کہ لارڈ نیلتھروپ ممبری سے خارج ہو گئے۔ کیلئے کہ وہ اس بات سے بخوبی واقف تھے کہ اسکے خارج ہونے سے مینوارنگ کے فوائد کو صدہا پہنچ گیا پارٹی کو ایک جدید امیدوار کی ضرورت تھی اور مالٹریوس کا اکثر چرچا ہوتا تھا۔

اس میں شک نہیں کہ چند برس قبل جب مالٹریوس پارلیمنٹ میں تھا تو اسکی پارلیمنٹ لارڈ ری اور انکے گروہ والوں کی پارلیمنٹ کے خلاف تھی۔ مگر حال میں اسنے نہ تو پارلیمنٹ میں کوئی حصہ لیا تھا اور نہ کوئی پولیٹیکل رائے ظاہر کی تھیں ایسے عام طور پر یہ سمجھا جاتا تھا کہ اب مالٹریوس عقلمند ہو گیا اور انے اپنے خیالات بدل دیے ہیں۔ لارڈ ری اور انکی پارٹی نے خیال کیا کہ اگر مالٹریوس ہمارے ہاتھ آجائے تو ہمارا مقصد پورا کرنے کے لیے اس سے بہتر کوئی شخص نہیں ہو۔ لارڈ ری مالٹریوس کے ساتھ نہایت خلق اور خوشامد سے پیش آتے تھے اور انھوں نے مالٹریوس کی واپسی کی خوشی میں ایک جلسہ کیا حالانکہ انکی خاص غرض یہ تھی کہ اسکو کوئی بین میں نہ لیں اور پارلیمنٹ کا ممبر نامزد نہ کریں۔ لارڈ وارگریف اپنے قیام مرٹن ریکسٹری میں کئی مرتبہ کنارٹن کوٹ گئے اور مارکوٹس سے کئی مرتبہ غلیہ میں گفتگو کی۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ لارڈ ری اور وارگریف کے

ارادہ دل اور فرائد میں ایک فربہ قلع پیدا ہو گیا۔

کنارہ سڈن کے جلسوں نے لارڈ ریبی کو ان نامی گرامی لوگوں کو اپنے مکان پر بلوانے کا موقع دیا جو لارڈ وائرگرفین کے ہجیال تھے اور تجویز یہ بٹھری کہ ایک پوپٹ جلسہ میں آئندہ سٹن (نشست) کی کارروائی پر نہایت سختی سے بحث ہو تاکہ بعد کو کوئی شک باقی نہ رہے اور جو باتیں تجویز ہو جائیں ان پر عمل درآمد ہو۔

جس دن کنارہ سڈن میں ناچ ہونے والا تھا لارڈ وائرگرفین مرٹن پارٹی سے قبل ہی پہنچ گئے کیونکہ انکو مہمانوں کے ساتھ دعوت کھانی تھی کنارہ سڈن پہنچ کر لارڈ لیلی نے لارڈ اسکینگھام اور دیگر ٹیڈیشنوں کو جو ایک دن قبل آگئے تھے موجود پایا اور لارڈ ریبی بھی تشریف رکھتے تھے اول گھنٹی پر باقی مہمان چلے گئے مگر لارڈ وائرگرفین کمرے میں ٹھہرا رہا اور لارڈ ریبی سے اس طرح ہکلام ہوا۔

لارڈ وائرگرفین میرے پیارے لارڈ کو مجھے زیادہ اور کسی کو اس بات کی خوشی نہو گی کہ مالٹریوس ہماری پارٹی میں شریک ہو جائے مگر معلوم ہوتا ہے کہ اسکو پارلیمنٹ اور بالکل سے کلیہ نفرت ہو گئی ہو۔ دوسرے مجھے یہ بھی خیال ہوتا ہے کہ گو یہ خبر میں بالکل بے بنیاد نہیں ہیں کہ مالٹریوس نے اپنے خیالات بدل دیے ہیں مگر اس میں شک نہیں ہے کہ ان خبروں میں بڑی بڑی رنگ آمیزی کی گئی ہے۔ ان سب باتوں کو چھوڑ کر اسکے حق میں انصاف کی بات یہ ہے کہ اسکو اپنی پارٹی میں لانا مصلحت نہیں ہے اور گو آپ اپنی طرف لانے میں بہت سی مصیبتیں برداشت بھی کرینگے لیکن یاد رکھیے ”چڑیا اٹھ سے نکل جائیگی“۔

لارڈ ریبی یہ چونکہ آپ اسنے میری بہ نسبت بہتر طور پر واقف ہیں اسلئے ممکن ہے کہ ایسا ہی لیکن اس معاملہ میں کئی فائدے مد نظر رکھے گئے ہیں جو آپ کی سمجھ میں نہ آئینگے سادہ اول تو اس بات یہ ہے کہ نیلوتھوپ کو ذلیل کرنا ہو دوسرے اگر مالٹریوس نے اسکا رکیا تو بھی ہکو بہت سے اسید وار ملجائیگے۔

لارڈ وارگریف آپ کا خیال صحیح ہے۔

لارڈ ریسی۔ وارگریف۔ تم بڑے خوش قسمت ہو۔ میں نے سنا ہے کہ مس کیمرون بڑی حسین ہیں کیسے آپ کی شادی کی کیا ٹھہری۔

وارگریف۔ آپ کو نہیں خبر۔ یہ تو ایک مشہور بات ہے۔ آپ سے چھپانا بیجا رہے۔  
ریسی۔ میں سمجھ گیا۔

وارگریف۔ معاف کیجیے گا۔ میں نے آپ کو بہت دیر روک رکھا۔

لارڈ ریسی۔ (اپنے دل میں) جبکہ یہ بات مشہور ہو اسی قدر میرے حق میں مفید نہ دیکھوں تو ایولن میرے بچے سے کیونکر گل جاتی ہے۔

جولوگ دعوت میں شریک ہونے والے تھے ملاقات کے کرے میں جمع تھے اتنے میں مالٹریورس اور کلیو لینڈ جو دعوت میں مدعو کیے گئے تھے تشریف لائے۔ لارڈ ریسی نے مالٹریورس کا بڑے تپاک سے استقبال کیا اور کل ہمانون سے جو اس وقت جمع تھے اسکو معرفی کرایا۔ ابھی وہ کل ہمانون سے نہیں مل چکا تھا کہ اُس نے ایک بوڑھے شخص کو تنہا بیٹھے ہوئے پایا۔ یہ صاحب لارڈ سیکنگھام تھے اور اُس نے اور مالٹریورس سے آخری مرتبہ اس کرے میں ملاقات ہوئی تھی جہن لیڈی فلورنس نے انتقال کیا تھا۔ مالٹریورس کو دیکھ کر لارڈ سیکنگھام کو وزارت کا خیال بھی جاتا رہا اور اپنی اکلوتی لڑکی یاد آگئی۔ انہیں اور مالٹریورس میں خاموشی سے مصافحہ ہوا اور وارگریف، جو ان دونوں کو مکمل کی باز بھے دیکھ رہا تھا اور جسکی وجہ سے پچاری فلورنس کی جان گئی تھی ذرا بھی متاسف نہوا۔

جب ہمان دعوت کھا چکے تو سر جان مرٹن نے مس کیمرون اور لارڈ وارگریف کا ذکر پھیر دیا اور اسی معاملہ پر بڑی ویر تک گفتگو ہوتی رہی۔ اس کے بعد لیڈیان علی گنہیں اور مرد بیٹھے رہے۔ لارڈ ریسی نے پوئیکل ذکر چھیڑ دیا اور کہا۔

لارڈ ریسی۔ سر جان۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ آپ کے ساتھیوں میں سے

کوئی بھی آپ کے قابل نہیں ہو سکتا تو جلوس میں شریک بھی نہیں ہوتا۔  
سرجان - یہ میں نہیں کہتا کہ وہ بڑے ہوشیار ممبر ہیں مگر چونکہ ابھی کم سن ہیں ایسے  
معافی کے قابل ہیں۔

لارڈ ریبی - جناب اب وہ وقت نہیں رہا کہ شخص فرائض منصبی سے متواتر بے پڑائی  
کرے وہ معاف کر دیا جائے۔ اکی نشست میں بڑی چیدگیان واقع ہو گئی۔  
ایک فریہ اندام جینٹلمین - جی ہاں یہ صحیح ہو۔ حضرت نیلتھر وپ صرف مسئلہ "مالٹ"  
کے وقت غیر حاضر نہ تھے بلکہ وہ ایسے بے پروا ہیں کہ انھوں نے کینسل کینی کے متعلق ہر  
خط کا بھی کبھی جواب نہیں دیا۔

لارڈ ریبی - (عجب سے ہاتھ اور آنکھیں اوپر اٹھا کر) - خط کا بھی جواب نہیں دیا یا معاذ اللہ  
کس قماش کا آدمی ہو۔ مسٹر مالٹورس - آپ ہمارے قابل ہیں!۔

فریہ اندام جینٹلمین - درحقیقت - درحقیقت -  
وارگریف نے یہ دیکھ کر کہ ہر شخص لارڈ ریبی کا طرفدار ہو خود بھی تعریف کے نعرے بلند کیے  
اور اسکی آواز سارے ہال میں گونج اٹھی۔

لارڈ ریبی - (دراٹھ کر جینٹلمین) - اپنے معزز ہمسایہ مسٹر مالٹورس کا جام صحت نوش  
فرمائیے۔

حاضرین جلسہ بہت خوش ہوئے۔ اور مالٹورس کا جام صحت نوش کیا گیا مالٹورس  
نے لارڈ ریبی اور معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور ایک مختصر تقریر میں اس بات کا اشارہ کیا  
کہ میں چند برس بلکہ ہمیشہ کے لیے پولیٹیکل زندگی سے کنارہ کش ہو گیا ہوں۔  
لارڈ وارگریف لارڈ ریبی کو دیکھ کر ہنسے مگر مالٹورس جو مختلف پارٹیوں کی تکراروں  
کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا تھا خاموش رہا۔ اتنے میں ڈون پارٹی برخواست ہوئی اور ناچ  
کے کمرے میں آئی۔



## تیسرا باب

ایولن کو کنارٹن کے ناچ میں شریک ہونے کا معمول سے زیادہ شوق تھا۔ یہ کتنا مشکل ہو کہ اسکو مالٹریورس کا عشق تھا یا نہیں لیکن اس میں شک نہیں ہو کہ مالٹریورس اُسکے دل پر بہت حاوی تھا۔ اسکو مالٹریورس کی بہبود اور کامرانی میں سچی دلچسپی تھی اور اس بات کا بہت رنج تھا کہ وہ مالٹریورس سے جدا ہونے والی ہو۔

آج ایولن کو دوبانوں کی خوشی تھی اول تو یہ کہ مالٹریورس سے ملاقات ہوگی دوسرے پادری آبرے کے پاس سے ایک خط آیا تھا جس میں انھوں نے دوسرے دن اپنے آنے کی اطلاع دی تھی۔

اس اُسید اور خوشی میں مس کیرولائن آہستہ سے کیرولائن کے کمرے میں داخل ہوئی کیرولائن کیا چلنے کا وقت گیا!۔ مس ایولن آج تو تیر نور برس رہا ہو۔ تم دھتقت بڑی خوبصورت ہو۔

ایولن نے کوئی جواب نہیں دیا اور شرم سے گردن جھکالی۔

کیرولائن۔ پیاری ایولن۔ ایمان سے کہنا تھیں ”ڈیون سائر“ پسند ہو یا یہاں کے نچ و رنگ اور جلسے اور سوسائٹی سے دلچسپی ہو۔

ایولن۔ (راشک آلود آنکھوں سے اور جوش کے ساتھ) میں سمجھتی ہوں کہ اپنی ماں کے ساتھ ایک گھنٹہ رہنا ان سب سوسائٹیوں جلوسوں ناچ اور رنگ سے بہتر ہو۔

کیرولائن۔ واہ ایولن۔ وا۔ میں سمجھتی تھی تمہارے خیالات اچھے ہونگے مگر تمہارے خیالات تو بالکل پھر ہیں۔ چلو۔ چلو۔ آبا جان زینے پر کچھ کہ رہے ہیں۔

مالٹریورس نچ گھر میں ایک دیوار کے سہارے کھڑا ہوا کچھ سوچ رہا تھا اور حسین لیڈیان زیورات سے لدی اسکے قریب سے گزر رہی تھیں۔ یوں تو مالٹریورس اپنے

خیالات میں متفرق تھا اور کسی لیبی کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتا تھا لیکن مجمع میں یکایک کاناجھوکی ہوئے لگی اور مالٹریورس نے چونک کر اوپر نظر کی۔ دیکھا تو ایولن کی میروں نظر پڑی۔  
یہ پہلا ہی موقع تھا کہ مالٹریورس نے اس حسینہ دلنوا کو اس شان میں دیکھا تھا جو اسکے رتبے اور مرتبے کے لحاظ سے موزوں تھی۔ اس وقت جتنے ہمان ہال میں جمع تھے مس کیمرن کو دیکھ کر مجسم حیرت بنے ہوئے تھے اور سب ایولن ہی کا چہرہ چاکر رہے تھے۔ مسمرٹن (ایولن سے جو اسکے ہمراہ تھی)۔ میری پیاری ایولن چلو تم کو اپنے نیا دل سے معرفی کرو۔

مسمرٹن ایولن اور دیگر لیڈیان اس کمرے میں گئیں جہیں لیڈی ری بی تشریف رکھتی تھیں تھوڑی دیر میں مالٹریورس نے ایولن کو لیڈی ری بی کے ساتھ دیکھا اور لارڈ وارگریف بھی اسکے قریب تھا۔

ایک ہمان (لارڈ وارگریف اور ایولن کو غلطہ دیکھ کر)۔ والدہ کس قدر حسین لڑکی کی پری معلوم ہوتی ہو۔ کیا یہ سچ ہو کہ لارڈ وارگریف سے اسکی شادی ہوگی۔ اس بوڑھے سے نف۔ نف۔

دوسرا۔ لارڈ وارگریف کیا بڑے ہیں۔ لیکن یہ فرمائیے کیا بات طو ہو گئی ہو۔  
پہلا۔ جی ہاں۔ خود لارڈ ری فرماتے تھے۔ اور جلد ہی ہونے والی ہو۔  
دوسرا۔ کیوں صاحب آپ کو معلوم ہو۔ اس حسینہ کی مان کون ہو۔  
پہلا۔ معلوم نہیں کون ہو۔ آپ تو جانتے ہونگے لارڈ وارگریف متوفی ابھی نسل کے نہ تھے میں یقین کرتا ہوں انکی بیوہ اسی رتبہ کی ہوگی وہ کہیں نہیں آتی جاتی ہو۔  
اتنے میں مسمرٹن (ایولن سے) اور اپنی معمولی کرخت آواز میں کہا۔ مسٹر مالٹریورس۔ کیسے مزاج ہیں کیا عمدہ ناچ دیا ہو۔ لارڈ ری سا شوقین کوئی نہیں ہو۔ کیا آپ ناچ میں شریک نہونگے۔

مالٹریورس۔ جی نہیں۔

مسنر میز۔ میں نے سنا ہے کہ آپ لارڈ ڈیلمور کو بری کرایہ پر دینے والے ہیں کیا یہ سچ ہو۔ لوگ عجیب عجیب خبریں مشہور کرتے ہیں۔ لارڈ ڈیلمور بھی خوب آدمی ہیں کیا مس کیرولائٹن کی ہزلارڈ شپ سے شادی ہونے والی ہو۔ جوڑا تو بہت اچھا ہو۔ ہاں۔ اور یہ تو فرمائیے۔ لارڈ وارگریٹ کی کیا عمر ہوگی۔

مالٹریورس نے اس بات کو عورت کی باتوں کا کچھ خیال نہ کیا اور ہٹ کر علیحدہ چلا گیا مگر ایک مصیبت سے بچھا نہ چھڑانے پایا تھا کہ دوسری مصیبت پڑ گئی۔ حالانکہ لارڈ وارگریٹ کو ناپچ سے نفرت تھی تاہم اسے ایولن کے ساتھ ناچنا قرین مصلحت سمجھا اور ایولن بھی ایسی حالت میں انکار نہ کر سکی مالٹریورس بہت بیصری کے ساتھ اس جگہ سے مڑا اور اس کے دل کو اس قدر صدمہ پہونچا جبکہ حال صرف رقیب ہی جان سکتے تھے۔ مالٹریورس چاہتا تھا کہ یہاں سے چلا جائے مگر دوتا تھا کہ چلا جانا مناسب نہیں ہو۔ وہ دوسرے کمرے میں چلا گیا جہاں صرف چار شخص بیٹھے ہوئے تھے اور ان میں ایک مسٹر کلیو لینڈ تھے جو وہٹ (ایک قسم کا تاش کا کھیل) کھیلنے میں مصروف تھے یہاں پہونچکر وہ ایک کرسی پر بیٹھ گیا اور اپنے دل سے بحث کرتا رہا۔ اس میں شک نہیں ہو کہ مالٹریورس پر ایولن کے حُسن کا اس قدر اثر کبھی نہیں ہوا تھا۔ گھنٹوں گزر گئے مگر مالٹریورس اپنی جگہ سے نہ ہلا۔ آخر اس نے اپنے نزدیک ایک آواز سنی اور پیچھے مڑ کر دیکھا تو کیرولائٹن اور ایولن کو ایک دوسرے کے قریب بیٹھے ہوئے پایا۔

کیرولائٹن۔ (دھیمی آواز میں)۔ ایولن۔ معاف کرنا۔ میں اتنے سے ایک بات کہنا چاہتی تھی۔ اس لیے یہاں بلالائی ہوں۔ اب کیا کروں۔ لارڈ ڈیلمور نے شادی کا پیغام دیا تھا۔ میں نے منظور کر لیا۔ افسوس اب طبیعت میں آتا ہے کہ انکار کروں۔

ایولن۔ پیاری کیرولائٹن۔ خدا کے لیے مصیبت بہت عمل ہو۔ تمہیں کس چیز کی ضرورت ہے

دولت کی؟ کیا تم میری دوست نہیں ہو؟ کیا میری دولت اس قدر کافی نہیں ہو کہ ہمارے  
 ہتھارے دونوں کے لیے کافی ہو؟ پیاری کیرولائٹن۔ جگہ ستلخ یا مغرور نہ سمجھنا۔ لیکن  
 یہ بات ہو کہ اس تکلیف کا کوئی نعم البدل نہیں ملتا جو فریقین میں محبت ہونے کے سبب سے  
 ہوتی ہو میں جانتی ہوں کہ جب میرے دل کا یہ حال ہو تو تمہارے دل کا کیا ہوگا۔

کیرولائٹن نے فطوحش سے ایولن کا ہاتھ دبا دیا اور کہا: ایولن۔ تم اچھی مشیر نہیں ہو  
 میری ماں اور میرے والد دوسرا ہی اصول بتاتے ہیں۔ یہ میری یہ توقعی ہو کہ اب میں اس  
 چیز کو پا کر افسوس کرتی ہوں جسکے پانے کی جگہ تباہی۔ بیچارہ ڈاٹھیٹور! وہ مزاج دان بھی  
 یہاں کیرولائٹن رک گئی اور زبردستی گئی۔ اسکے بعد اس نے پھر کہا: لیکن ایولن تمہاری  
 قسمت تو میری سی ہو۔ ہم تم ملکر برداشت کریں گے۔

ایولن۔ نہیں۔ نہیں۔ ایسا خیال نہ کرو۔ میں جس سے شادی کرونگی اسی کو اپنا دل  
 نذر کر دوں گی۔

اس موقع پر مالٹوریوس نے آہستہ سے کمر سیدھی کی اور زور سے ایک آہ بھری  
 کیرولائٹن نے ایولن کو چپ کر دیا اور مسٹر کلیولینڈ کھیل سے فارغ ہو کر مالٹوریوس کے  
 پاس آئے۔

کلیولینڈ۔ مالٹوریوس۔ میں لارڈ سیکنگھام کے پاس جاتا ہوں تم مجھے دوسرے  
 کمرے میں ملنا۔

یہ کہ کمرے میں کلیولینڈ چلے گئے اور مس مرٹن نے اٹھ کر مالٹوریوس سے کہا: کیون  
 صاحب آپ بھی ناچ گھر سے غائب تھے؟

مالٹوریوس۔ میری طبیعت اچھی نہ تھی۔ لیکن تم اٹھ کر کہاں چلین۔  
 کیرولائٹن۔ جاتی ہوں۔ وہ دیکھیے لارڈ ڈاٹھیٹور آگئے۔

لارڈ ڈاٹھیٹور۔ میں نے تمہیں سب جگہ تلاش کر لیا اور تم یہاں بیٹھی ہو چلا بہت

دیر ہو گئی۔

لارڈ ڈالٹون وکیلر لائن کا ہاتھ پکڑ کر ناپ گھر میں چلے گئے۔ اوس کیمرون اور مالٹریوس اس کمرے میں اکیلے رہ گئے۔

مالٹریوس میں کیمرون۔ میں تھیں زیادہ دیر نہیں ٹھہرانا چاہتا۔ صرف ایک بات کہنی تو کہنے میرے دل میں بڑی دلچسپی پیدا کر دی ہو اور میں خیال کرتا ہوں کہ میں کسی کے حق سے اس قدر موثر نہیں ہوا تھا۔ شاید اسکا یہ سبب ہو کہ تمہاری آواز تمہارے طریقے تمہاری گفتگو اور تمہارے انداز سے مجھ کو اس محبوبہ کا خیال آتا ہو جسکو میں نے اپنے شباب میں دیکھا تھا۔ وہ تمہاری طرح دولت مند تعلیم یافتہ اور اچھے خاندان کی نہ تھی مگر اس پر خدا مہربان تھا وہ ایک لمحہ کے لیے ٹھہر گیا۔ اسکے بعد پھر تقریر شروع کی۔ مس ایولن۔ تم ہر طریقے سے ہوشیار اور سمجھدار ہو۔ جب تمہاری شادی ہو جائے تو یہ نہ خیال کرنا کہ تم زندگی کی فکر دن اور مصیبتوں سے رہا ہو گئی۔ دنیا کو اپنا عزیز نہ سمجھو۔ تمہارے سیکڑوں چاہنے والے ہوں لیکن خوشامدی سے ہمیشہ پرہیز رکھنا۔ میں نے تمہاری طرح بہت سی صاف باطن اور دلفریب عورتیں دیکھی ہیں جنکے حسن و محبت ہی نے انکو تباہ کر ڈالا۔ میری باتوں کو ایک بھائی کی بات کی طرح مانو۔ اور مجھ کو ایک ملاح سمجھو جو ان سمندرون کو طے کر چکا ہو جس میں اب تمہارا اجاز اترنے والا ہو میری اس عجیب گستاخی کو معاف کرنا۔ لیکن بات یہ ہو کہ میرا دل بھرا ہوا تھا۔ میں نے اپنے خیالات ظاہر کر دیے میں کیمرون۔ اب تمکو میرا آخری سلام مالٹریوس نے مصافحہ کے لیے اپنا ہاتھ بڑھایا اور ایولن نے بے اختیار اسکا ہاتھ پکڑ لیا گویا اس بات کی یقینی تھی کہ جب تک میں جواب سوچوں تم میرے پاس سے نہ جاؤ۔ وہ جواب دینے کو تھی کہ کایک لارڈ وارگریف کی آواز سنائی دی۔ جادو ٹوٹ گیا۔ مالٹریوس چلا گیا۔ ایولن اکیلی رہ گئی۔ مہمانوں کا مجمع دعوت گھر کی طرف بڑھا اور لارڈ وارگریف پھر ایولن کے قریب آ گیا۔

## چوتھا باب

جسوقت مالٹریورس اور مسٹر کلیولینڈ گھر آ رہے تھے تو مالٹریورس ہنگام ہوا۔  
مالٹریورس۔ (بے تامل)۔ حضرت سلامت۔ اب مجھے ”برلی“ کی صورت بھی بُری  
معلوم ہوئی ہو خدا کے لیے کسی طور پر کل چلے بیجے۔ اگر آپ کو تھکاوٹ معلوم ہوگی تو وہ ایک  
منزل کے بعد ٹھہر جائیگی۔

کلیولینڈ۔ تم تو بڑے ہمان نواز ہو۔ آخر جلدی کیا ہو۔  
مالٹریورس۔ جناب۔ آپ سے چھپا ناپیکار ہو۔ بات یہ ہو کہ مین ایولن کیرون کو چاہتا ہوں  
اور وہ دوسرے سے منسوب ہو۔

مسٹر کلیولینڈ سخت تعجب ہوئے کیونکہ مالٹریورس نے اب تک یہ راز نہیں بتایا تھا۔  
آنھوں نے مالٹریورس کو تسلی اور دلاسا دینے کی کوشش کی مگر مالٹریورس نے پھر کہا ”اگر  
میں بیان رہو گا تو مجھ کو ایک لمحہ چین نہ آئیگا اور میری حالت اور زیادہ اتر ہو جائیگی۔  
کلیولینڈ۔ اچھی بات ہو کل روانہ ہو جائیگی۔ گھبراؤ نہیں۔“

دوسرے روز مالٹریورس اور کلیولینڈ ”برلی“ سے روانہ ہو گئے۔ جسوقت گاڑی گاؤن  
میں ہو کر گزری تو مسٹر ایٹن نے اپنی کھلی ہوئی کھڑکی سے دیکھا۔ مگر اسکا مربی اسوقت اپنے خیانت  
میں اسقدر محو تھا کہ اسکو اسکا مطلق خیال نہ رہا۔ قدرت کے بھی عجیب و غریب کرشمے ہیں  
یہ وہ عورت تھی جسکے سینے میں ایک ایسا پوشیدہ راز تھا جو مالٹریورس کے لیے نہایت  
مفید ہو۔

مسٹر ایٹن۔ (مالک مکان سے)۔ کیوں صاحب۔ ہمارے آقا کمان جاتے ہیں۔  
مالک مکان۔ وہ کچھ دنوں کے لیے باہر جاتے ہیں۔ مگر بڑے دن میں واپس  
آ جائیگی۔

مسٹر ایٹن۔ اسوقت تک میری زندگی کا کیا ٹھکانا۔ مگر اس سے اسکو یا کسی اور کو کیا

مطلب ہو۔

مالٹورس اور کلیولینڈ نے پہلی منزل پر کچھ دیر تک قیام کیا تو وجہ یہ تھی کہ گھوڑوں کا انتظام تھا اور ڈاک گاڑی کے مالک نے اُمید دلائی تھی کہ چار گھوڑے تھوڑی دیر میں آنے والے ہیں چنانچہ دونوں مسافر ایک چھوٹے کمرے میں چلے گئے اور یہاں ایک بوڑھے ستین شخص کو بیٹھے دیکھ کر پتہ چلا کہ مسافر داخل ہوئے تو یہ بوڑھا اپنی جگہ سے اُٹھا اور دونوں سے بہت تپاک کے ساتھ ملا۔

کلیولینڈ - افوہ - آج بڑی سردی ہو۔

بوڑھا - صحیح ہو۔ مجکو بھی سردی معلوم ہوتی ہو۔ میں جس جگہ سے آتا ہوں۔ وہاں کی آب و ہوا بڑی معتدل ہو۔ (راخبار کو ایک کلیولینڈ کی طرف بڑھا کر)۔ اس اجیار میں گھاس کہ پالیمینٹ برخواست ہونے والی ہو اور سٹر مالٹورس کو نئی کی طرف سے اُمیدوار ہونے کیون صاحب آپ جانتے ہیں۔ یہ سٹر مالٹورس کون ہیں۔

کلیولینڈ - (ہنسکر)۔ کچھ کچھ جانتا ہوں۔

بوڑھا - مجکو ان صاحب سے ملنے کا بڑا اشتیاق ہو اسی لیے میں آیا ہوں۔ کلیولینڈ - تو اب آپ وہیں جائیے۔

بوڑھا - جی ہاں۔ فی الحال مرٹن ریکٹری کو جانوٹھا۔

کلیولینڈ - تو کیا آپ سٹر مرٹن سے واقف ہیں۔

بوڑھا - انکو تو نہیں جانتا ہوں۔ مگر اُنکے خاندان میں سے دو ایک آدمیوں کو جانتا ہوں لیکن ریکٹری جانے سے خاص غرض یہ ہو کہ وہاں ایک لیڈی مس کیمرون ٹھہری ہوئی ہو اس سے ملنا ہو۔

مالٹورس نے ایک آہ بھری اور بوڑھے جھٹکیں نے اسکی طرف بڑے تعجب سے دیکھا۔

یہ کیون صاحب آپ بھی مس کیمرون کو جانتے ہیں؟

کلیولینڈ۔ جی ہان مجھ کو بھی اسکی ملاقات کا فرما لیں۔

بوٹرہا جنٹلمین بہت خوش ہوا اور مالٹریورس اسکے اور نزدیک بیٹھ گیا۔

کلیولینڈ۔ کیون جناب آپس کیمرون کو کب سے جانتے ہیں۔

بوٹرہا۔ میں اسوقت سے جانتا ہوں جب وہ بالکل بچہ تھی۔ اسکی ماں لیڈی وارگریف

سیری بڑی دوست ہیں۔

مالٹریورس۔ جس ماں کے ایسی بیٹی ہو وہ بڑی خوش قسمت ہو۔

مالٹریورس اس ڈر سے کہ شاید قلعی کھل جائے اور کچھ نہ بولا اور مکرے سے باہر نکلا

بوٹرہا۔ اس جنٹلمین کی گفتگو سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بڑا منصف نہاج ہے۔ اگر علم قیافہ

غلط نہیں ہے تو میرا خیال ہے کہ وہ بڑا لائق شخص ہے۔ کیون صاحب انکا نام کیا ہے۔

کلیولینڈ۔ مالٹریورس۔

پادری۔ (متعجب ہو کر)۔ ابھی وہ کونٹی سے کہیں جانے والے تو نہیں ہیں۔

کلیولینڈ۔ جی ہان۔ چند مہینے کے لیے جائینگے۔

اسوقت مالک مکان داخل ہوا چارون گھوڑے جبکا انتظار تھا احاطہ میں آگئے۔

مالک مکان نے چاہا کہ دو گھوڑے بوٹرے جنٹلمین کے لیے چھوڑ دیے جائیں اور مالٹریورس

نے منظور کر لیا۔

بوٹرہا۔ کیون صاحب ابھی لارڈ وارگریف سٹرمرٹن ہی کے یہاں ٹھہرے

ہوئے ہیں۔

کلیولینڈ۔ جی ہان مجھے بھی خیال ہے۔ میں نے سنا ہے کہ اُن سے کیمرون کی حالت

میں شادی ہونے والی ہے۔

بوٹرہا۔ مجھے نہیں معلوم ہے۔ کیون صاحب آپ لارڈ وارگریف کو جانتے ہیں۔

کلیولینڈ۔ بخوبی جانتا ہوں۔



بوڑھا۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ لارڈ وارگر یف مس کیمرون کے قابل ہیں۔  
 کلیولینڈ۔ اسکا تصفیہ مس کیمرون ہی کر سکتی ہیں۔ اچھا صاحب گھوڑے تیار ہو گئے  
 خدا حافظ مگر مہربانی سے مس کیمرون سے یہ کہہ دیجئے گا کہ مجھے ایک بوڑھا خٹکین ملا تھا  
 جو کمکودعائیں دیتا تھا۔ اوساگر وہ نام پوچھے تو یہ کلیولینڈ بتا دیجئے گا۔  
 یہ کہ کرسٹر کلیولینڈ نے بوڑھے خٹکین سے مصافحہ کیا اور گاڑی میں بیٹھ گیا۔ مگر مالٹورس  
 کو نہ پایا اصل حقیقت یہ تھی کہ وہ پشت کے راستہ سے اسی کمرے میں جہیں بوڑھا خٹکین  
 بیٹھا تھا چلا آیا تھا۔

مالٹورس میرا خیال ہو کہ آپ وہی سٹرا برے ہیں جسکا مس کیمرون اکثر ذکر کیا کرتی  
 تھیں یقین کیجئے۔ مجھے بڑا افسوس ہو کہ مجھے پیشتر سے آپ کی زیارت نصیب نہیں ہوئی۔  
 جہوت پادری آبرے نے یہ تقریریں اور اسکی بلند پیشانی اور متین چہرے کی طرف کیا  
 تو اپنے دل میں کہنے لگا یہ کوئی تعجب کی جگہ نہیں ہو کہ مس کیمرون کے دل پر اسکا اس قدر  
 اثر ہو۔

پادری۔ میں امید کرتا ہوں کہ تھوڑے دنوں میں آپ سے پھر ملاقات ہوگی۔ (منسکرا)  
 کیون صاحب کیا آپ مس کیمرون کے ساتھ ڈیون شائر نہ چلیں گے۔  
 مالٹورس نے اپنی گردن ہلائی اور خدا حافظ کہہ کر کمرے سے چلا گیا۔ پادری نے  
 گاڑی کے پیون کی گھر گھرا ہٹ سنی اور اسی وقت مالک مکان نے آکر اطلاع دی کہ آپ  
 کی گاڑی بھی تیار ہو۔

پادری۔ (اپنے دل میں)۔ کوئی بات ضرور ہو جو میری سمجھ میں نہیں آتی ہو۔ اسکے  
 طرز گفتگو اور لہجہ سے معلوم ہوتا ہو کہ وہ اپنے جذبات ظاہر کرنا نہیں چاہتا۔ کیا لارڈ وارگر  
 کا مطلب نکل آیا۔ کیا اب یولن آزاد نہیں رہی؟

## پانچواں باب

لارڈ وارگریف رات بھر کنارسڈن میں رہے اور دوسرے دن دوپہر کے قریب مرنٹن کو واپس آئے۔ وہ آج خلات معمول بہت خوش تھے کیلئے کہ انھوں نے کنارسڈن کی پارٹی کو اپنا فدا بنا لیا تھا اور سمجھتے تھے کہ اگر اس موقع پر روپیہ ہاتھ آجائے تو میری کل آرزو میں برآئیں۔ تاہم انھیں ایولن کی ذات سے ڈر تھا۔ وہ اپنے دل میں کہنے لگے کہ اگر میں کچھ کم سن ہوتا اور اپنے موجودہ منصب پر نہ ہوتا تو دغا یا دھکی کو کام میں لا کر اس سے شادی کر لیتا کچھ نہیں تو بھگتا ہی لیجنا مگر اب تو مصیبت یہ ہو کہ میری عمر اس بات کی تقاضا نہیں کرتی اور اگر ایسا کروں بھی تو اخبارات نے ڈالیں۔ بہر حال کوشش شرط ہو دیکھا جائیگا ڈیوڈ ایٹمور تو اپنا ہی ہو کیرولائن اسکو قابو میں رکھیں گی اور میں کیرولائن کو قابو میں رکھوں گا۔ حالانکہ وہ بچوں کی لیکن اہلی دولت اور سامے کام آئیں گی۔

جسوقت حضرت وارگریف نے مرنٹن ریکیٹری میں قدم رکھا کیرولائن سے ملاقات ہوئی۔

وارگریف۔ خوب وقت پر آئیں!۔ اسوقت دل بھی چاہتا تھا کہ تھوڑی دیر نہ رہے کے گرد سیر کریں۔

کیرولائن۔ وارگریف کے بازو میں ہاتھ ڈالیں۔ آئیے چلیے۔ اسوقت آپ کو دیکھ کر محکومت خوشی ہوئی۔

وارگریف۔ مبارک ہو۔ لارڈ ڈیوڈ ایٹمور تم پر کچھ ایسے فدا ہیں کہ بھولے نہیں سماتے۔ کیرولائن۔ کیون صاحب یہ کہتے ہوئے آپ کا دل بھی نہیں دھکتا۔

وارگریف۔ یقین رکھو۔ گو لارڈ ڈیوڈ ایٹمور سے تمہاری شادی ہوگی لیکن میں تمکو ہمیشہ اپنے دل سے چاہوں گا۔ یہ تو میں نے تمہارا دل خوش کرنے کے لیے کہہ دیا تھا۔ ورنہ یہ نہ سمجھنا کہ میں خوش ہوں!۔

کیرولائن نے چند انگوٹھے لے کر وارگریف کی خوشامد اور بناوٹ کی باتوں نے اسکا دل  
چرچہ کر دیا

وارگریف - اور یولن کہاں ہے؟ کل تو چڑیل کچھ دیوانی معلوم ہوتی تھی۔ بات بات  
میں جواب دیتی تھی۔ تھیں معلوم ہوتی ہو اسکو کیا ہو گیا تھا۔

کیرولائن - اسکو سنکر بڑا افسوس ہوا تھا کہ میں اس شخص سے شادی کرنے والی ہوں  
جسکو میں نہیں چاہتی۔ وارگریف - اسکا دل سے زیادہ نرم ہو۔

وارگریف - (خوف ظاہر کر کے) لیکن اسکو یہ تو خیال نہیں ہو کہ میں تمکو چاہتا ہوں؟  
عورتیں بڑی رازدار ہوتی ہیں۔

کیرولائن - جی نہیں۔ اسکو نام کو شبہ نہیں ہو معلوم ہوتا ہو کہ اسکی ماں وغیرہ کی  
نسبت کچھ گفتگو ہو رہی تھی۔ اسے اسکو ناراض کر دیا۔ کیون صاحب آپ کو معلوم ہو یہ  
لیڈی وارگریف کون تھیں۔

وارگریف - میرے چچا نے مجھے صرف یہ کہا تھا کہ وہ بڑے خاندان یا رہبر کی  
نہ تھی باقی حال نہیں معلوم وہ اب بھی بڑی حسین ہو۔ یولن سے کم نہیں۔

کیرولائن - اس سے معلوم ہوتا ہو کہ اسکا چال چلن بھی اچھا ہوگا۔

وارگریف - ضرور ہوگا۔ لیکن موسیقی کے سوا اسے کسی اور چیز میں اچھی تعلیم نہیں ملنی تھی  
میرا ارادہ قصبہ سی - کو جانے کا ہو۔ وہاں میرے ماموں رہا کرتے تھے۔ اگر میں کوشش  
کر دوں گا تو اور زیادہ حالات معلوم ہو جائیں گے۔

کیرولائن - کیا سابق لارڈ وارگریف نے قصبہ سی - میں شادی کی تھی۔

وارگریف - ڈیون شائر میں شادی کی تھی۔

کیرولائن - آپ کو یہ جاننے کا شوق تو ضرور ہوگا کہ آپ کی منگیتر کا باپ کون تھا۔

وارگریف - اسکا چندان شوق نہیں ہو۔ میں سمجھتا ہوں بتھاری مافی اور برگ گرین کا

بوڑھا پاوری سب حال جانتا ہے۔

کیرولائسن۔ میں بھی کسی باگل ہوں۔ آپ سے کہنا ہی بھول گئی۔ پاوری آبرے آئے ہوئے ہیں۔

وارگریٹ۔ یہ بوڑھا کون آیا ہے۔

کیرولائسن۔ خدا جانے۔ آپ کے پاس سے یہ خط آیا تھا جہین اُس نے آج آئے کو لکھا تھا شاید لیڈی وارگریٹ نے ایولن کو بلوایا ہو۔

وارگریٹ۔ (فکر سے)۔ اب کیا کروں؟۔ کہو تو پھر کون۔

کیرولائسن۔ بیکار ہی۔ اب آپ مایوس ہو جائیے۔

وارگریٹ۔ اور برباد جاؤں؟۔ سنو کیرولائسن وہ انکار بھی کر دے لیکن میں مایوس نہیں ہونگا۔ کسی نہ کسی طرح اُس سے ضرور شادی کرونگا۔ کچھ روپیہ بھی نہیں بلکہ انتقام بھی بھگو مجبور کرتا ہوں۔ اس نے تو میری زندگی کا لطف خاک میں ملا دیا۔ ایک تو میری دولت پر قابض ہو گئی دوسرے میرے ارادوں کو پس پا کر نے کی فکر میں ہے۔ لیکن یہاں ایک خون سواہ ہے کہ میں جاے میں پچھا نہیں چھوڑونگا۔

کیرولائسن۔ آپ تو بھکھو ڈرائے مارتے ہیں۔ حضرت وہ زمانہ نہیں کہ زبردستی وارگریٹ۔ میں اس وقت پشین گوئی کرتا ہوں کہ ایولن کو میرے ماموں کی خواہش پوری کرنا ہوگی۔

جب لارڈ وارگریٹ واپس آئے تو اُنکے نوکر نے اُنکو ایک خط دیا جو صبح آیا تھا۔ خط سٹرگٹاوس ڈاوس نے بھیجا تھا۔

فلیٹ اسٹریٹ۔ ۲۰۔ سلسلہ

میرے لارڈ۔ میں آپ کو سلف اور کمپنی کی طرف سے نہایت افسوس کے ساتھ مطلع کرتا ہوں کہ نرخ زندگی موجودہ حالت میں ہم ہر لارڈ شپ کا نمک تعدادی دس ہزار پونڈ

جسکی میعاد ۲۰ ماہ کو ختم ہوگی نہیں بدل سکیں گے۔ اس درخواست کی طرف ہزار ٹیڈ شپ کی توجہ نہایت ادب سے مائل کرائی جاتی ہو۔

آپ کا خادم۔ گٹاوس ڈاوس۔

اس خط سے لارڈ وارگریف کا فکر اور بڑھ گیا اور وہ سخت چین چین ہو گئے۔

### چھٹا باب

پادری آبرے بڑی دیر تک ایولن سے تنہائی میں گفتگو کرتا رہا اور اسی سے ایولن کو مالٹریوس کی روانگی کا حال معلوم ہوا۔ ایولن کو یہ خبر وحشت اثر سنکر بڑا افسوس ہوا۔ وہ اپنے دل میں کہنے لگی۔ ”سچ ہو وہ مجھ سے کیون مجت کرتا۔ وہ ایک عالم متحیرین ایک نا تجربہ کار کم سن لڑکی۔ اسکو خدا نے ذہانت اور لیاقت دی تھی۔ میں ایک جاہل مطلق۔ میری محبت سے اسکو کیا سروکار تھا اور اگر ہوتا بھی تو میرے پاس سے کیون چلا جاتا؟۔ غرض اسی خیال نے ایولن کے دماغ کو تہہ بالا کر دیا اور اسکو اتنی جرأت نہوئی کہ پارٹی سے نیچے آکر ملتی۔ پادری آبرے اسکو اپنے کمرے میں تنہا چھوڑ کر چلا گیا اور مسٹر مٹن کو اسکے عذرات سنا دیے۔

مسٹر مٹن۔ کیرولائن۔ جاؤ۔ میں ایولن سے پوچھ آؤ وہ کیا کھا ئینگے۔ یہاں نہیں آتی ہیں تو کھانا وہیں بھیج دیا جائے۔

مسٹر مٹن۔ میری بیاری تم بھی کیرولائن کے ساتھ چلی جاؤ۔

پادری۔ آج ایولن کی طبیعت اچھی نہیں ہو۔ میری رائے میں فی الحال نہ جائے۔

گو مسٹر مٹن کمرے سے چلی گئی تھیں اور کیرولائن بھی اُنکے ہمراہ ہوئی تھی۔

صوفی۔ آہ۔ ایولن کو دیکھئے ہم بھی جائیں گے۔

مسٹر مٹن۔ تم بہت شور مچاتی ہو۔ اب چپ چاپ بیٹھ جاؤ۔ سٹر آبرے۔ یہ لڑکی بڑی گستاخ ہو گئی ہیں۔

پادری نے انکی طرف بڑی محبت سے دیکھا اور اپنے قریب بٹولا تے میں لارڈ وارگریف

کرے مین داخل ہوئے۔

پادری کو دیکھ کر اسکا چہرہ تعجب اور خوشی سے روشن ہو گیا۔ وہ جلدی سے اُسکی طرف بڑھا اور مصافحہ کر کے لیڈی وارگریف کا فریج دریافت کیا۔ تھوڑی دیر میں مسٹر مٹن اور کیرولائن واپس آئیں اور مس کیمرون کی علالت کا حال سنا پا جس سے لارڈ وارگریف کو کمال افسوس ہوا کچھ دیر بعد جب کھانے سے فراغت ہو چکی تو بچے اور دونوں لیڈیاں کمرے سے چلی گئیں اور پادری آبرے بھی ایولن کے پاس جانے کے لیے اُٹھے۔

وارگریف۔ کیا آپ مس کیمرون کے پاس جاتے ہیں۔ اگر جانیے تو کہہ دیجیے گا کہ لارڈ وارگریف بھاری علالت کا حال تکڑا محسوس کرتے تھے۔ یہ آگورے لیتے جانیے۔ دیر ہیجے گا۔ میرے خیال میں کچھ نقصان نہ کریں گے۔

جب پادری چلا گیا تو مسٹر مٹن نے وارگریف سے دریافت کیا۔ مین یقین کرتا ہوں کہ لیڈی وارگریف اور مس کیمرون اس بوڑھے کو بہت چاہتی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس میں عقل بہت کم نہیں ہیں ورنہ وہ اس عمر میں معمولی پادری نہوتا۔

وارگریف۔ صحیح ہے۔ اگر آدمی مین لیاقت ہو تو پادری کے پیشہ میں بھی کامیابی ہو سکتی ہے۔

### ساتواں باب

پادری آبرے نے ایولن کی گفتگو سے تاڑ لیا کہ لارڈ وارگریف کی اُمیدیں پوری نہیں ہو سکتیں کیلئے کہ ایولن نے اس سے صاف طور پر بیان کر دیا کہ محکوم کسی طرح لارڈ وارگریف سے نجات دلوائیے۔

اب چونکہ یہ بات طو ہو گئی تھی کہ وہ آبرے کے ساتھ ہر گزین کو واپس جانے لگی اسلئے یہ نہایت ضروری تھا کہ اسکے منگیترے بھی اس گفتگو کا تصفیہ ہو جائے جو مدتوں سے پھرتی تھی۔ ایولن ڈرتی تھی کہ مین اپنا ارادہ وارگریف سے خود نہ ظاہر کر سکو مگر چنانچہ

پادری آبرے نے یہ کام بھی اپنے ذمہ لیا اور ایولین اس وعدہ پر اسقدر خوش ہوئی جس طرح کوئی غلام قید سے رہا ہو جانے پر خوش ہوتا ہو۔

ناشتہ کے وقت مسٹر آبرے نے مرٹن والون سے ایولین کا اپنے مکان پر گریٹ کو جانے کا ارادہ ظاہر کیا۔ لارڈ وارگریٹ یہ سنکر چونک پڑے۔ اپنے لب کاٹیلے اور کچھ نہ بولے۔

مسٹر مرٹن۔ یہ ناممکن ہے۔ مسٹر آبرے میں کیمرون کے رتبے کا تو خیال کیجیے۔ ایک عورت کے نہ تو اسکا کوئی ملازم ساتھ ہو۔ اور نہ گاڑی ہو۔ کیمین اتنی دور ڈاک گاڑی میں چلنا ٹھیک ہوگا۔ لارڈ وارگریٹ میں یقین کرتا ہوں کہ آپ تو ہرگز منظور نہ کریں گے۔ وارگریٹ۔ بیشک یہ سفر اعتراض کے قابل ہے۔

آبرے (ملاٹ)۔۔۔ معاف کیجیے گا۔ میں اس کیمرون کے رتبے اور منصب سے واقف ہوں۔ لیڈی وارگریٹ کی گاڑی میں بیٹھ کر میں آیا تھا انکی لڑکی کے لیے ناموزون نہیں ہے اور مجھ کو یہ بھی خیال ہے کہ اس کیمرون کے مزاج میں اسقدر فتور نہیں آگیا ہو کہ میرے ساتھ دو دن کا سفر نہ اختیار کر سکے۔

مسٹر مرٹن۔ ہمارا مطلب تو یہ ہے کہ ابھی اس ایولین بیان سے نہ جائیں بلکہ میں سمجھتا تھا کہ آپ بھی کم از کم ایک ہفتہ قیام کریں گے۔

پادری آبرے مسٹر مرٹن کی فلسفیانہ گفتگو سے بہت خوش ہوئے اور جواب دینے کو تھے کہ ایک نوکر نے کتابوں کا ایک پارسل اور ایک خط مسٹر مرٹن کو لا کر دیا۔ مسٹر مرٹن پارسل کھولنے لگیں اور مسٹر مرٹن نے خط پڑھا۔ یہ خط مالٹریوس کے پاس سے آیا تھا جس میں لکھا تھا کہ ”میں غلات اُمید دو دن پہلے چلا گیا اور آپ سے مل نہ سکا۔“

کیرولائن۔ مجھے تو کل رات مسٹر جنکسن نے کہا تھا کہ وہ کلیولینڈ کے ساتھ پیس چلے گئے۔

وارگر لیت بھی اپنے نام کے خطوط کھولنے میں مصروف تھا کہ آخر کار ایک خط پڑھ کر اسکی باچھین کھل گئیں۔

وارگر لیت: ”وڈ سر میں شاہی دعوت ہو“ میں بھی آج ہی چلا جاؤں گا۔

مسٹر مرٹن: کیا بادشاہ صاحب نے لکھا ہو۔ ذرا میں بھی دکھیوں۔

وارگر لیت: (مسٹر مرٹن کو خط دیکر) ”گو انکے ہاتھ کا لکھا ہوا نہیں ہو۔ لیکن مطلب ہی ہے“

یہ کہہ کر وارگر لیت نے باقی خطوط اپنی جیب میں رکھ لیے اور ہاتھ کرکھڑکی کی طرف چلا۔

پادری آبرے بھی اٹھ کر کھڑا ہوا اور درخواست کی کہ مجھ کو آپ سے کچھ کہنا ہو۔

وارگر لیت: آئیے۔ بسم اللہ۔ اس کمرے میں تشریف لے چلیے۔

### آٹھواں باب

پادری: میرے لارڈ۔ آپ کو یہ تو معلوم ہو گا کہ جب آپ کے ماموں جان نے

انتقال کیا تھا تو مس کیمرون اور آپ کی نسبت کیا ارشاد کیا تھا۔ نیز مجھ کو یہ کہنے کی ضرورت

نہیں ہو کہ از روئے وصیت شادی کے اقرار کی صرف اس حالت میں پابندی ہو سکتی ہو کہ

اس شادی سے جس شخص کی راحت متصور ہو وہ وقت مناسب پر اقرار کرے۔

وارگر لیت: (بے صبری سے اپنا ہاتھ جھٹک کر) میں نہیں جانتا کہ آپ کو ان باتوں

سے کیا تعلق ہو۔ آپ اصل مطلب بیان کیجیے۔

پادری: گوارش یہ ہو کہ مس کیمرون میری معرفت آپ سے یہ عرض کرنا چاہتی ہیں

کہ وہ حضور کی زوجہ بننے کا غرض حاصل کرنا نہیں چاہتیں لیکن ازراہ ادب و دوستی اپنی جاننا

میں سے ایک حصہ دینے کو تیار ہیں۔

وارگر لیت: (چونک کر) میں نہیں جانتا کہ اس اطلاع کے لیے آپ کا کس زبان

سے شکریہ ادا کروں لیکن میرے اوبرس کیمرون کے درمیان کسی سفیر کی ضرورت نہیں ہو

میرا تہ میری محبت میرا تعلق۔ اور میری حیثیت یہ بابتیں اس بات کی مقتضی ہیں کہ میں



خود میری درخواست نامنظور کرین۔

پادری۔ اسہن شک نہیں ہو کہ میں آپ سے ملاقات کرنے میں عذر نہیں کر سکتا لیکن معاف کیجیے گا۔ میں سمجھتا تھا کہ اگر تیسرا شخص قصیفہ کرادے تو دونوں میں سے کسی کو رنج نہ پہونچے۔ بہر حال میں کفارہ کرنے کو تیار ہوں۔

وارگریٹ۔ میں نے کئی برس امید اور انتظار میں بسر کیے میری جوانی ایک خیالی خواب کے پیچھے برباد ہو گئی۔ ان نقصانوں کا کیا کفارہ ہو سکتا ہو۔ کفارہ کا ذکر بچوں سے کیجیے میں آپ کے روبرو بطور اس شخص کے کھڑا ہوں جسکی خانگی رحمت پر پانی پھر گیا۔ جسکی سبک امیدوں پر تاریکی چھا گئی جسکی زندگی برباد ہو گئی۔ دولت تباہ ہو گئی اور جسکی وہ تدبیریں بھی خاک میں مل گئیں جو صرف ایک امید پر جائز طریقہ سے مبنی تھیں۔ ایسے شخص سے آپ کفارہ کا ذکر کرتے ہیں۔

پادری۔ (موثر ہو کر)۔ میرے لارڈ۔ اسہن شک نہیں ہو کہ آپ نے کچھ فتنہ مٹا دیا لیکن افسوس!۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہو کہ آئندہ کی امیدوں پر بھروسہ نہیں کیا جاسکتا اسکے مامون نے بد قسمتی سے وہ شرائط لکھے ہیں جسکو محبت اور زندگی کے انقلاب جب چاہیں تو ردین۔ اسہن شک نہیں کہ لارڈ وارگریٹ متوفی چاہتے تھے کہ اس شادی کے ذریعہ سے اپنے خطاب اور رتبہ کو خاندان سے باہر جانے نہ دیں لیکن اسکے ارادوں کو ایولن کی راحت بھی نہ دل سے منظور نہ تھی۔ آپ کو یاد ہو گا کہ انھوں نے وصیت نامہ میں ایولن کو آپ سے شادی کرنے پر پابند نہیں کر دیا تھا بلکہ شرط لکھ دی تھی کہ اگر ایولن انکار کرے تو آپ اسکی جائداد میں سے ایک مقررہ رقم لے سکتے ہیں پس اگر آپ ان سب باتوں پر لحاظ فرمائیں تو آپ کو یقین ہو سکتا ہو کہ آپ کے مامون جان کو آپ کی بہتری بھی بہت ملحوظ خاطر تھی۔

وارگریٹ ہنسا کر کچھ جواب نہیں دیا۔

پادری۔ اور اگر آپ کو اس بات کا شک ہو تو ان کے نیک ارادوں کے اور صاف ثبوت بھی دیکھتا ہوں۔ انکو لیڈی وارگریف کی ذات پر ہتھ بھروسہ تھا کہ اپنی وفات کے قبل ان کے نام ایک خط چھوڑ گئے ہیں جو میں حضور کے ملاحظہ کے لیے پیش کرتا ہوں حضور غور فرمائیے کہ انھوں نے لیڈی وارگریف کی مرضی پر کئی باتیں مختصر رکھی ہیں اور کچھ دیا ہو کہ ایولن اور آپ کے ساتھ کس قسم کا برتاؤ کرنا چاہیے۔ دیکھیے وہ فقرہ یہ ہے۔ لارڈ وارگریف نے جلد ہی سے خط پر نظر ڈالی اور یہ فقرہ پڑھا۔

اور اگر ایولن سن شعور کو پہونچکر مللی سے شادی کرنے پر انکار کرے تو اسکو اختیار ہو کہ کسی حالت میں اسکی راحت میں فرق لانا نہیں چاہتا۔ لیکن میری مرضی ہو کہ مللی کو اپنے وعاوی پیش کرنے کے پورے موقع دیے جائیں اور ایولن کو ایسی تعلیم دینی چاہیے کہ وہ مللی وارگریف کو اپنا آئندہ شوہر سمجھنے لگے۔

آبرے۔ (خط واپس لیکر)۔ یہ دیکھیے یہ خط بھی اسی تاریخ کا لکھا ہوا ہے جس دن آپ کے ناموں نے وصیت لکھی تھی جو کچھ انھوں نے چاہا تھا۔ اسکی تعمیل کی گئی اب آپ خود انصاف کیجیے کہ اس میں ہم لوگوں کا کیا قصور ہو۔

وارگریف۔ کیا میں یہ سمجھ لوں کہ مجکوباب یا آئندہ ایولن کی محبت حاصل کرنے کا کوئی موقع نہیں ملے گا؟۔ مگر آبرے۔ آپ سے مجھے یہ اُمید نہیں ہو کہ آپ ایولن کو اس معاملے میں حوصلہ دینگے اس عمر میں کل لڑکیوں کی یہی کیفیت ہوتی ہو۔ اور مجکوباب بھی پوری اُمید ہو کہ ایک دن میں آپ کو آپ کی ترقی پر اور آپ مجکوباب کی شادی پر مبارکباد دینگے وارگریف نے مسکرا کر تقریر کی مگر اسکے لہجہ سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ مذاق میں اپنا مطلب ظاہر کرنا چاہتا ہے ہر چند پادری آبرے بڑا مسکین شخص تھا لیکن اسکو یہ سنکر بہت بُرا معلوم ہوا کہ وارگریف ترقی کی لالچ دیکر اپنا کام یوں کر کرنا چاہتا ہو۔ پادری آبرے کو اس تقریر پر بڑا غصہ معلوم ہوا مگر اسنے ضبط کر کے جواب دیا۔ ”مضور“ آپ معاف فرمائیں مجکوباب کچھ کہنا تھا میں کہ چکا۔ اب آپ

خود میری درخواست نامنظور کر دیں۔

پادری۔ اسمین شک نہیں ہو کہ میں کیمرون آپ سے ملاقات کرنے میں عذر نہیں کر سکتی  
لیکن معاف کیجیے گا۔ میں سمجھتا تھا کہ اگر تیسرا شخص تصفیہ کرادے تو دونوں میں سے کسی کو  
ریج نہ ہو پٹھے۔ بہر حال میں کفارہ کرنے کو تیار ہوں۔

وارگر لیت۔ میں نے کئی برس امید اور انتظار میں بسر کیے میری جوانی ایک خیالی  
خواب کے پیچھے برباد ہو گئی۔ ان نقصانوں کا کیا کفارہ ہو سکتا ہو۔ کفارہ کا ذکر بچوں سے  
کیجیے میں آپ کے رویہ و بطور اس شخص کے کھڑا ہوں جسکی خانگی رحت پر پانی پھر گیا۔  
جسکی پلک امیدوں پر تاریکی چھا گئی جسکی زندگی برباد ہو گئی۔ دولت تباہ ہو گئی اور جسکی وہ  
تدبیریں بھی خاک میں مل گئیں جو صرف ایک امید پر جائز طریقہ سے مبنی تھیں۔ ایسے  
شخص سے آپ کفارہ کا ذکر کرتے ہیں۔

پادری۔ (موثر ہو کر) میرے لارڈ۔ اسمین شک نہیں ہو کہ آپ نے کچھ فتنہ  
صحیح ہو لیکن افسوس!۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہو کہ آئندہ کی امیدوں پر بھروسہ نہیں  
کیا جاسکتا اسکے مامون نے بدتمتی سے وہ شرائط لکھے ہیں جسکو محبت اور زندگی کے انقلاب  
جب چاہیں تو ردین۔ اسمین شک نہیں کہ لارڈ وارگر رین متوفی چاہتے تھے کہ اس شادی  
کے ذریعہ سے اپنے خطاب اور رتبہ کو خاندان سے باہر جانے نہ دیں لیکن اسکے مامون  
کو ایولن کی راحت بھی نہ دل سے منظور نہ تھی۔ آپ کو یاد ہو گا کہ انھوں نے وصیت نامہ  
میں ایولن کو آپ سے شادی کرنے پر پابند نہیں کر دیا تھا بلکہ شرط لکھ دی تھی کہ اگر ایولن انکار  
کرے تو آپ اسکی جائداد میں سے ایک مقررہ رقم لے سکتے ہیں پس اگر آپ ان سب  
باتوں پر لحاظ فرمائیں تو آپ کو یقین ہو سکتا ہو کہ آپ کے مامون جان کو آپ کی بہتری بھی  
بہت ملحوظ خاطر تھی۔

وارگر رین ہنسنا کر کچھ جواب نہیں دیا۔

پادری۔ اور اگر آپ کو اس بات کا شک ہو تو ان کے نیک ارادوں کے اور صاف ثبوت بھی دیکھنا ہوں۔ انکو لیڈی وارگریف کی ذات پر ہندو بھروسہ تھا کہ اپنی وفات کے قبل ان کے نام ایک خط چھوڑ گئے ہیں جو میں حضور کے ملاحظہ کے لیے پیش کرتا ہوں حضور غور فرمائیے کہ انھوں نے لیڈی وارگریف کی مرضی پر کئی باتیں مختصر رکھی ہیں اور کچھ دیا ہے کہ ایولن اور آپ کے ساتھ کس قسم کا برتاؤ کرنا چاہیے۔ دیکھیے وہ فقرہ یہ ہے۔ لارڈ وارگریف نے جلد ہی سے خط پر نظر ڈالی اور یہ فقرہ پڑھا۔

اور اگر ایولن سن شعور کو پہنچکر مللی سے شادی کرنے پر انکار کرے تو اسکو اختیار ہے کہ کسی حالت میں اسکی راحت میں فرق لانا نہیں چاہتا۔ لیکن میری مرضی یہ کہ مللی کو اپنے دعاوی میں کرنے کے پورے موقع دیے جائیں اور ایولن کو ایسی تعلیم دینی چاہیے کہ وہ مللی وارگریف کو اپنا آئندہ شوہر سمجھنے لگے۔

آبرے۔ (خط واپس لیکر)۔ یہ دیکھیے یہ خط بھی اسی تاریخ کا لکھا ہوا ہے جس دن آپ کے ناموں نے وصیت لکھی تھی جو کچھ انھوں نے چاہا تھا۔ اسکی تعمیل کی گئی اب آپ خود انصاف کیجیے کہ اس میں ہم لوگوں کا کیا قصور ہے۔

وارگریف۔ کیا میں یہ سمجھ لوں کہ مجھ کو اب یا آئندہ ایولن کی محبت حاصل کرنے کا کوئی موقع نہیں ملے گا؟۔ مسٹر آبرے۔ آپ سے مجھے یہ اُمید نہیں ہے کہ آپ ایولن کو اس معاملے میں حوصلہ دینگے اس عمر میں کل لڑکیوں کی یہی کیفیت ہوتی ہے۔ اور مجھ کو بھی پوری اُمید ہے کہ ایک دن میں آپ کو آپ کی ترقی پر اور آپ مجھ کو میری شادی پر مبارکباد دینگے وارگریف نے شکر اکر تقریر کی مگر اسکے لہجہ سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ مذاق میں اپنا مطلب ظاہر کرنا چاہتا ہے ہر چند پادری آبرے بڑا مسکین شخص تھا لیکن اسکو یہ شکر بہت بڑا معلوم ہوا کہ وارگریف ترقی ملی لایچ دیکر اپنا کام پورا کرنا چاہتا ہے۔ پادری آبرے کو اس تقریر پر بڑا غصہ معلوم ہوا مگر اس نے ضبط کر کے جواب دیا۔ حضور۔ آپ معاف فرمائیں مجھ کو کچھ کہنا تھا میں کہ چکا۔ اب آپ

میں ایولن سے تصفیہ کر لیں۔

خیر۔ اب ایولن سے عرض کر دیجیے گا کہ مجھ کو اپنی آخری اور الوداعی طاقت سے سرفراز فرمائیں۔

وارگریف اپنی کرسی پر بیٹھ گیا اور پادری آبرے چلا گیا۔

### نوائے باب

وارگریف نے یہ دیکھ کر کہ دھمکی۔ طعنہ اور شکایت سے کام نہیں چلیگا۔ بڑی خوشامد اور چالاکی سے کام لیا۔

وارگریف۔ (ریخ آلود و لہجہ میں)۔ بس ایولن میرے لیے اتنا ہی کافی ہو گیا کہ تم مجھ کو نہیں چاہتیں اور میں تم کو خوش نہیں رکھ سکتا۔ خیر۔ اب تم آزاد ہو خوش رہو۔

ایولن۔ (رو کر اور اپنی طفلی کی ہزاروں باتیں یاد کر کے)۔ آہ۔ لارڈ وارگریف۔ آہ۔ جلی۔ جب تک میں کسی نہ کسی طور پر یہ ثابت کر دیتی کہ میں آپ کے احسانات کی بڑی مشکور ہوں مجھ کو چین نہ لیگا۔ آہ۔ یہ دولت جسکی مجھ کو خواہش نہیں ہے اس وقت میرے قبضہ میں ہوتی تو اچھا تھا۔ لیکن خیر حبدن میں اسکی مالک ہو گئی آپ کے نذر کردہ دنگی۔ اس میں کوئی میرا احسان نہیں ہو گا۔ انصاف کی بات یہ ہو کہ آپ متوفی کے قریبی رشتہ دار تھے مجھ کو آپر سو محبت کے اور کوئی استحقاق نہ تھا۔ ہائے محبت!۔ اور پھر زامانی!۔

اس تقریر سے وارگریف اپنے دل ہی دل میں بہت خوش ہوا مگر ظاہر نہایت ہی ریخ آلود صورت بنائی اور رومال کو اپنی آنکھ پر رکھ کر کہنے لگا۔ میری پیاری ایولن۔ ایسی باتیں نہ کرو۔ مجھے مطلق ریخ نہیں ہے۔ مجھ کو امید سے زیادہ اطمینان حاصل ہو گیا۔ لیکن صرف اپنا محافظ اور شیر سمجھو۔ میں اسی استحقاق کو دنیا کی کل نعمتوں سے بہتر سمجھتا ہوں لارڈ وارگریف کو اس بات کا کچھ کچھ شک ضرور ہو گیا تھا کہ لیگا رڈ نے ایولن کے دل میں ایک بے اندازہ دھچپی پیدا کر دی ہے اور مالٹریو بس بڑا اسکوڈرنہ تھا کیونکہ وہ

خیال کرتا تھا کہ اگر ایولن اور مالٹیورس میں محبت ہوتی تو مالٹیورس کیوں چلا جاتا۔  
 وارگریف اور ایولن میں کچھ دیر اور گفتگو ہوئی۔ اسکے بعد ایولن چلی گئی مگر اسی لمحہ سے  
 جب وارگریف نے اس سے کہا۔ لو اب تم آزاد ہو خوش رہو۔ ایولن کیمرون کو عزت کی  
 نظر سے دیکھنے لگی۔ اسے اسکی مایوسی پر رحم کھایا اور اسکی فیاضانہ طبیعت اور ہر دہاری کی  
 بڑی مشکور ہوئی۔

اس اثنا میں وارگریف ایولن سے جدا ہو کر اپنے کمرے کو گیا اور وہاں جب آکر  
 ڈاک گاڑی کا انتظار کیا جب گاڑی آگئی تو وہ ملاقات کے کمرے میں آیا اور سٹراؤسٹرٹن  
 کی ہان نوازی کا شکریہ ادا کر کے کیرولائن کے پاس گیا۔

وارگریف کیرولائن میں آئندہ مشکل ہی مشکل دیکھتا ہوں۔ لیکن میں مایوس نہیں ہوں  
 اب تک میں نے تمہاری خدمت کی۔ اب تم میری خدمت کرنا۔ والسلام۔

اتنے میں ڈاک گاڑی دروازے کے قریب آکر کھڑی ہو گئی وارگریف نے دیکھا کہ  
 کیرولائن نہایت سنجیدہ کھڑی ہوئی ہو۔ وہ اسکے قریب گیا اور ہاتھ کو بوسہ دیکر لاڈلہ طور سے  
 ملنے گیا۔